عالمی میڈیا انٹرنیٹ
کے ذریعہ ایک
دلچسپ مناظرہ

مناظر اسلام فیضیاب فیضان اعلیٰ حضرت
مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی
(صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری ممبئی)

المتوطن
رضانگر چھپیا بازار، پوسٹ سمراچندرولی، ضلع مہراج گنج یوپی (انڈیا)

نام کتاب : عالمی میڈیا انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک دل چسپ مناظرہ
مناظر اہل سنت : حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی
مرتب : حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم مجددی
معاون : حضرت علامہ ومولانا احمد رضا صاحب
کمپوزنگ وسیٹنگ : محمد ارشاد احمد مصباحی ممبئی۔ 9833844851
پروف ریڈنگ : حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صاحب مجددی
حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد ندیم صاحب مصباحی
ناشر : مجدد الف ثانی دارالاشاعت اوشیورہ جوگیشوری
سال اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ۔ مئی ۲۰۱۶ء
صفحات : ۱۸۴
تقسیم کار : غوث الوریٰ اکیڈمی
باہتمام : الجامعۃ الرضویہ بیل بازار، کلیان، مہاراشٹر

ملنے کے پتے

(۱) دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج، جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی۔۱۰۲
موبائل نمبر:9773497935 فون نمبر:022-26788628

فہرست

شرف انتساب

بنام

سیدالمرسلین، فخراولین وآخرین شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین

حضوراحمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

اورآپ کے جملہ اہل بیت اطہار جن کی محبت جانِ ایمان ہے۔

گرقبول افتدزہے عزوشرف

محمداختر رضاخان مصباحی مجددی

خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری

۱۱/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۹/اپریل ۲۰۱۶ء بروزمنگل

تعارف مناظر اہل سنت

نام	:	محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی
والد کا نام	:	حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خان چترویدی
مکمل پتہ	:	مقام چھپیا بازار، پوسٹ سمرا چندرولی، ضلع مہراج گنج یوپی (انڈیا)
ولادت	:	۲۹/اپریل ۱۹۷۹ء بروز اتوار بمقام چھپیا بازار پوسٹ سمرا چندرولی، ضلع مہراج گنج یوپی (انڈیا)
ابتدائی تعلیم	:	دارالعلوم گلشن رضا چھپیا بازار، سمرا چندرولی، مہراج گنج
اعلیٰ تعلیم	:	درجہ ثانیہ تا درجۂ فضیلت ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۹ء الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)
فراغت	:	یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۰/ستمبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار، بموقع عرس حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی (انڈیا)
اسنادیں	:	منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل ادب، فاضل دینیات فاضل طب، عربی فارسی بورڈ لکھنؤ اتر پردیش ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی عالمیت وفضیلت، جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
تدریسی سفر	:	۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۵ء تک پہلی فارسی سے بخاری شریف

تک دارالعلوم مظہر العلوم گرسہائے گنج، ضلع قنوج، یوپی ۲۰۰۶ء سے ۲۰۰۷ء تک مسلسل دو سال معین المدرسین کی حیثیت سے اعدادیہ تا سادسہ مادر علمی باغ فردوس الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی (انڈیا) ۲۰۰۹ء سے اب تک دارالعلوم مخدومیہ، اوشیورہ برج جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی۔۱۰۲، بحیثیت صدر شعبۂ افتا وشیخ الحدیث، اعدادیہ تا فضیلت

بحیثیت مناظر : پہلا مناظرہ ۱۹۹۶ء میں مفتی صاحب قبلہ نے اس وقت کیا جب کہ آپ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں جماعت خامسہ کے طالب علم تھے۔ آپ کے گھر سے تھوڑے سے فاصلے پر ایک علاقہ ہے جس کا نام پرتاول چوک ہے جو ضلع مہراج گنج میں واقع ہے۔ پرتاول چوک کے چوراہے کی مسجد میں دیوبندیوں نے ایک بہت بڑا اجتماع کیا تھا۔ جس میں دیوبندی مولویوں نے اپنی باطنی خباثت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تقریروں میں عقائد ومعمولات اہل سنت کو نشانہ بنایا۔ اتفاق کی بات ہے کہ مفتی صاحب قبلہ اس وقت گھر پر ہی تھے۔ جب آپ کو خبر لگی تو فوراً آپ اس اجتماع گاہ میں پہونچے اور ان بد باطن مولویوں کو للکارتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اپنی حقانیت کا اتنا ہی زعم ہے تو آؤ میدان مناظرہ میں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے چمن ''باغ فردوس'' میں پروان چڑھنے والے اس جماعت خامسہ کے طالب علم نے جب ان کے اکابرین کی

کفریات کو حوالوں کے ساتھ سامعین کے سامنے پیش کرنا شروع کیا تو دیوبندی
مولویوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ پانچ منٹ سے زیادہ کوئی بھی مولوی
بحث نہ کرسکا۔ بالآخر اپنے آقاؤں کو پکارتے ہوئے ''یا پولیس المدد'' کا نعرہ بلند
کیا اور یکے بعد دیگرے سارے دیوبندی مولوی فرار ہوگئے۔ اس طرح بفضلہٖ
تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ الاعلیٰ مفتی صاحب قبلہ کامیاب وکامران ہوکر گھر لوٹے۔

دوسرا مناظرہ : مفتی صاحب قبلہ کا دوسرا مناظرہ وہابیوں کے مشہور
مولوی غیاث الدین سلفی سے ۱۹۹۹ء میں ۲۷/ رمضان المبارک کو ہوا۔ اس
مناظرے میں مسلسل دو گھنٹے کی بحث کے بعد اس وہابی ملا کو مفتی صاحب قبلہ سے
مناظرہ کرنے کی غلطی کا زبردست احساس ہوا۔ برملا اس نے اپنی شکست کا
اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ میں کوئی مناظر نہیں ہوں آپ مجھے اپنا موبائل نمبر دیں
میں اپنی جماعت کے کسی بڑے مناظر سے بات کرکے آپ کو فون کروں گا۔ وہ
خبیث سلفی ذلیل وخوار ہوکر بھاگا۔ پھر اسے آج تک فون کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

تیسرا مناظرہ : گلشن نگر جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی کے غیر مقلدین
نے کافی آتنک مچا رکھا تھا۔ اپنے خیال خام میں کہ سنیوں میں فی الحال ہمارے
علاقے میں کوئی مناظر نہیں ہے، اس لئے اہل سنت والجماعت کے مسلمہ عقائد و
معمولات کے خلاف خوب بکواسیں رہے تھے۔ رمضان المبارک ۲۰۱۴ء میں ان
غیر مقلدوں کے بد باطن علماء نے میدان خالی دیکھ کر سنیوں کو مناظرے کا چیلنج
دے ڈالا۔ مگر ان خبیثوں کو شاید شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پتہ نہیں تھا:

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست   شاید پلنگے خفتہ باشد

عوام وعلمائے اہل سنت والجماعت نے مناظرہ کرنے کے لئے مفتی صاحب قبلہ کو
نامزد کیا۔ جب غیر مقلدوں کو معلوم ہوا کہ شیر رضا مناظر اسلام حضرت علامہ
ومولانا مفتی اختر رضا صاحب قبلہ ہماری سرکوبی کیلئے آرہے ہیں تو انہوں نے ٹال
مٹول شروع کردیا اور مناظرے سے پہلو تہی کرنے لگے۔ اپنی بے غیرتی اور بے
چارگی کو چھپانے کے لئے میٹنگ پر میٹنگ کرتے رہے۔ چار پانچ میٹنگیں ہوئیں
مگر کسی بھی میٹنگ میں مناظرہ کا چیلنج دینے کے بعد بھی وہ بے غیرت مناظرے
کے لئے تیار نہ ہوئے۔

آخری میٹنگ میں مفتی صاحب قبلہ نے ان کے سامنے مناظرے کی چار
صورتیں رکھیں کہ جس صورت کو بھی قبول کرلو، ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ (۱)
مجمع عام میں مناظرہ کیا جائے۔ (۲) مخصوص افراد کی موجودگی میں بند کمرے میں
مناظرہ کرو۔ (۳) صرف پانچ پانچ افراد کی موجودگی میں مناظرہ کرلو۔ (۴)
مناظرہ نہ سہی افہام وتفہیم بصورت مباحثہ کرلو۔ مگر ان کا مناظر کسی بھی صورت میں
تیار نہ ہوا اور یہ کہا کہ ہم تاریخ بتائیں گیا اور وہ آج تک تاریخ ہی طے کررہے ہیں۔

چوتھا مناظرہ : اکّی آلور کرناٹک میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے موقع پر وہاں کے غیر مقلدوں نے اہل سنت والجماعت کے خلاف جلوس وعید
میلاد النبی وغیرہ کے حوالے سے طرح طرح کی خوب بکواسیں کرتے ہوئے
مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ علمائے اہل سنت نے چیلنج مناظرہ کو قبول کرلیا اور شرائط
مناظرہ طے کرنے کے لئے ۱۸/ اپریل ۲۰۱۵ء کی تاریخ متعین ہوئی۔ کرناٹک
کے علمائے اہل سنت نے مفتی صاحب قبلہ سے رابطہ کیا، آپ نے فوراً حامی بھرتے

ہوئے شرائط مناظرہ کی میٹنگ میں متعینہ وقت سے پہلے پہونچنے کی یقین دہانی کرائی۔ چونکہ آپ مذہب وملت کا درد رکھتے ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسبانی کا جذبۂ بے کراں بھی۔ اس لئے آپ ایک دن پہلے ہی پہونچ گئے۔ حالات کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے وہاں کے علماء اہل سنت اور ذمہ داران کو کئی بیش قیمتی آرا سے نوازا جنھیں انھوں نے بطیب خاطر قبول کرلیا۔

۱۸/اپریل ۲۰۱۵ء کو علماء حق اور علماء سوشرائط مناظرہ کی میٹنگ میں حاضر ہوئے۔ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے کی گفتگو کے باوجود (بے غیرت اور ذلیل وخوار غیر مقلد علماء طرح طرح کی بکواسیں، بلند بانگ دعوے اور چیلنج مناظرہ کرنے کے باوجود) مناظرے سے پہلوتہی کرتے رہے۔ علمائے اہل سنت نے ان کی بزدلانہ اور شکست خوردہ ذہنیت کو بھانپتے ہوئے انھیں کسی کروٹ چین سے بیٹھنے نہ دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ ان کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھونک دی جائے تاکہ ان کی بے غیرتی کا جنازہ پوری دنیا دیکھ لے۔ جب انھیں کامل یقین ہوگیا کہ علمائے اہل سنت کسی بھی صورت میں چھوڑنے والے نہیں ہیں بلکہ مناظرہ کرکے ہی دم لیں گے۔ تب آخر میں جمعیت علمائے اہل حدیث کرناٹک کا صدر جلال الدین سلفی نے تحریری طور پر معافی مانگی اور لکھ کر دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرسکتے۔ اس شکست نامہ کو اخبارات اور سوشل میڈیا نے خوب زینت بخشی۔ اس طرح مفتی صاحب قبلہ کے کلیدی کردار اور علمائے اہل سنت کی محنتوں اور کوششوں کی بدولت ان وہابیوں اور غیر مقلدوں کی ذلت ورسوائی کا چرچا ہر سو عام ہوا۔

پانچواں مناظرہ : ۲۰۱۵ء میں گورے گاؤں، ممبئی کے ایک دیوبندی

مولوی سلیم مظاہری نے سر ابھارا۔ اپنی خرافاتی تقریروں کے ذریعہ اکثر عوام اہل سنت کو پریشان کرتا تھا اور اس بے غیرت مولوی نے نداء یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مناظرہ کا اعلان کر دیا تھا۔ اس علاقے کے سنی نوجوانوں نے مفتی صاحب قبلہ کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی آپ اس کی سرکوبی کے لئے پہونچ گئے۔ دو دن مناظرہ ہوا۔ ان دو دنوں میں مفتی صاحب قبلہ نے دلائل قاہرہ کے ذریعہ اپنے مدعا کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا اور تیسرے دن شکست خوردہ ہو کر مولوی سلیم مظاہری نے اعتراف کرلیا کہ اس مسئلے میں علمائے اہل سنت واقعی حق پر ہیں اور یارسول اللہ ﷺ دور سے یا قریب سے پکارنا جائز ہے۔ فللہ الحمد

چھٹا مناظرہ : انٹرنیٹ کی ایک سائٹ Youtube کے ذریعہ پاکستان کے بدنام زمانہ دیوبندی گروپ مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی نے حسام الحرمین پر مناظرہ کا چیلنج کیا جسے مفتی صاحب نے قبول کرکے اس گروپ کو کیفر کردار تک پہونچایا۔ اس کی پوری روداد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ اس کی پوری تفصیل کو یوٹیوب پر بھی mufti akhtar raza misbahi سرچ کرکے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

شرف بیعت واجازت وخلافت: از عارف باللہ شیخ المشایخ حضرت العلام احمد رضا خان صاحب قبلہ کمال پوری بنارسی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ خیریہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس یوپی۔

ارشاد احمد مصباحی

استاذ دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری ممبئی

احوالِ واقعی

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد!

قال اللہ عز وجل فی القرآن المجید

"جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

مارچ ۲۰۱۵ء کے آخری عشرے کی بات ہے کہ مالونی ملاڈ کے کچھ احباب اہل سنت میرے موبائل پر مولوی ابوایوب دیوبندی پاکستانی کا ایک ویڈیو کلپ ارسال کیا مگر میں کچھ دینی کاموں میں اس قدر مصروف تھا کہ تین چار دن تک اس طرف توجہ نہ کر سکا۔ پھر ان لوگوں کا فون آیا اور ویڈیو کلپ دیکھنے کا اصرار کیا۔ بہرحال موقع نکال کر جب میں نے اس ویڈیو کلپ کو دیکھا تو اس کی نہایت ہی بازاروانداز میں گندی زبان اور نہایت ہی پھوہڑ طرز بیان کو سن کر اس بات کا یقین آ گیا کہ یہ بھی واٹس ایپ کے چند سر پھرے پاگلوں میں سے کوئی ایک ہے جو "بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا" کے مصداق، اپنی جاہلانہ بیان بازیوں اور بزدلانہ چیلنج کے ذریعہ سستی شہرت بٹورنے کو ہی بڑی کامیابی اور زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں۔

اس لئے کوئی خاص توجہ نہ دی مگر احباب اہل سنت نے پھر فون کیا اور بتایا کہ حضور! سچ تو یہی ہے کہ یہ شخص منھ لگانے کے لائق نہیں مگر آج کل Youtube پر اہل سنت

والجماعت کے خلاف اپنے چند گمراہ کن ویڈیوز Upload کر کے بزعم خویش، اپنے آپ کو بڑا اسورما سمجھتا ہے۔ اور دیوبندیوں کے درمیان اس کی پوزیشن اندھوں میں کنوا راجا کی ہو چلی ہے۔ اس لئے اس کو سبق سکھانا ضروری ہے۔

دیوبندی حضرات اس کے بیانات سن کر پھولے نہیں سماتے اور سنیوں کو ارسال کر کے جواب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ گویا کہ اندھوں کے ہاتھ بٹیر لگ گئی ہے۔ تب میں نے کچھ توجہ سے اس ویڈیو کو دوبارہ سنا اور صرف احقاق حق وابطال باطل کے جذبے سے سرشار ہو کر مولوی ابوایوب دیوبندی اور اس کے گروپ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جوابِ چیلنج کا آڈیو تیار کر کے Youtube پر Upload کر دیا۔

جوابِ چیلنج Upload ہونے کے بعد تقریباً دو ماہ تک پاکستان کے دیوبندیوں پر موت کا سناٹا چھایا رہا۔ پھر اپنی قوم کے غیرت دلانے پر مجبور ہو کر مولوی ابوایوب دیوبندی خود تو سامنے نہ آ سکا مگر اپنے ایک رفیق جانی مولوی مجاہد دیوبندی کو سامنے کر دیا۔

سخت افسوس ہے! ان دیوبندی مولویوں پر کہ جس موضوع پر مناظرہ کرنے کے لئے یہ لوگ گلا پھاڑ پھاڑ کر چیلنج کر رہے تھے، اس پر ایک لفظ بھی بولنے کی بجائے ہمارے چند اکابرین کی عبارتوں پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر ایک اور ویڈیو کلپ Upload کر دیا۔ اس ناچیز نے ان کی اس بزدلانہ حرکت کا دندان شکن جواب دیتے ہوئے اپنا دوسرا آڈیو کلپ Upload کر کے ان کے جملہ پھسپھسے اعتراضات کی قلعی کھول کر رکھ دی اور ان کی علمی بے چارگی کا بھرپور محاسبہ بھی کیا۔

میرے دوسرے آڈیو کلپ کے اپلوڈ ہوتے ہی انھیں دن میں تارے نظر آنے لگے اور "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے طریقے پر انھوں نے پھر اپنا تیسرا ویڈیو کلپ اپلوڈ

کیا جو جھوٹ ،فراڈ،عیاری،مکاری اور مغلطات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ان کی بدترین جہالت کی آئینہ دار بھی ہے۔اور اس میں بھی اصل موضوع پر کوئی بھی بات کرنے کی بجائے چند مزید بے بنیاد اعتراضات کر کے اپنی قوم کو بے وقوف بنا کر اپنا بھرم رکھنے کی ناکام کوشش کی۔اس کے جواب میں اس فقیر نے تین گھنٹے تین منٹ پر مشتمل اپنا تیسرا آڈیو کلپ اپلوڈ کر کے ان کے سارے اعتراضات کا جنازہ نکال دیا اور بقول ''جس کا جوتا اسی کے سر'' ان پر پلٹوار کرتے ہوئے انھیں کے گھر کی مستند کتابوں کے ناقابل تردید حوالوں سے ان کے خلاف ایسے ایرادات قاہرہ قائم کئے ہیں جس کے جواب سے یہ آج تک عاجز ہیں اور ان شاء اللہ قیامت کی صبح تک عاجز ہی رہیں گے۔فللہ الحمد

کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ورق گردانی کیجئے اور دلچسپ مناظرہ کا لطف اٹھایئے۔

اب اخیر میں ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' کے تحت یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مناظرہ Youtube پر ہوا تھا۔اور Youtube پر ہی رہ جاتا اگر مندرجہ ذیل حضرات کی بے لوث کاوشیں شاملِ حال نہ ہوتیں۔

اس لئے ہم صمیم قلب سے شکر گزار ہیں:(١) مجاہد سنیت حضرت علامہ ومولانا احمد رضا صاحب قبلہ سلطان پوری کا جنھوں نے ہر قدم پر بھرپور تعاون کیا اور ہر موڑ پر مخلصانہ رہنمائی فرمائی۔اور(٢) جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب قبلہ نوری کا جو ہماری کامل سرپرستی فرماتے ہوئے مفید آرا سے نوازا۔اور(٣) عالم باعمل حضرت مولانا مفتی عبدالعلیم صاحب قبلہ مصباحی مجددی کا جنھوں نے بڑی عرق ریزی سے Youtube سے ایک ایک لفظ کو ضبط تحریر کر کے کتابی شکل میں تبدیل

کیا۔اور(٤) حضرت مولانا محمد ارشاد احمد مصباحی برکاتی دارالعلوم مخدومیہ کا جنھوں نے بڑی محنت اور لگن سے کمپوزنگ اور کتاب کے سیٹنگ کی ذمہ داری نبھائی اور ان علمائے اہل سنت کا بھی تہِ دل میں ممنون ہوں جنھوں نے اپنی بے پناہ مصروفات کے باوجود اپنا قیمتی وقت صرف کر کے تقریظات وتاثرات سے اس کتاب کا وزن بڑھایا اور جملہ احباب اہل سنت اور مخلص معاونین کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے اپنی دینی حمیت کے پیشِ نظر بھرپور تعاون فرمایا۔فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔

احقر العباد

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی

خادم التدریس والافتاء دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری

١١/رجب المرجب ١٤٣٧ھ مطابق ١٩/اپریل ٢٠١٦ء بروز منگل

کلمۂ تحسین

جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ
مفتی **عبدالحکیم** نوری مصباحی
علامہ فضل حق اکیڈمی سدھارتھ نگر یوپی (انڈیا)

بہتر گمراہ فرقوں میں دیوبندی فرقہ عجیب وغریب کشمکش کا شکار ہے۔اس کی بیچارگی کا یہ عالم ہے کہ جسے وہ اپنا ہمنوا بنانا چاہتا ہے وہ اسے دھتکار دیتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ اکابر دیوبند کے مرشد گرامی حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے ''**فیصلہ ہفت مسئلہ**'' تحریر فرما کر فاتحہ، نیاز، سلام وقیام وغیرہ کو مستحسن قرار دیا اور بعض اکابر دیوبند وہابیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب اور خصوصی اختیارات کے عقیدے کو شرک وکفر قرار دیا۔ جب کہ ان کے اہم شاگردوں نے اپنے اساتذہ کے لئے علم غیب اور ان اختیارات کو ثابت کرنے کی سعی پیہم کی جن پر ان کے اساتذہ شرک وکفر کا فتویٰ صادر کر چکے تھے۔

دونوں طرح کی عبارتوں کو یکجا کر کے علامہ ارشدالقادری نے زلزلہ برپا کر دیا۔

چوں کہ یہ کتابیں اردو میں تھیں۔کافی دنوں تک سعودی نجدی وہابیوں کو علمائے دیوبند دھوکہ دینے میں کامیاب رہے۔مگر پاکستانی وہابیوں کو جب ہوش آیا تو فوراً زلزلہ اور فیصلہ ہفت مسئلہ کے وہ مضامین جو وہابی مذہب کے خلاف ہیں، ترتیب دے کر عربی زبان میں منتقل کرنے کے بعد ''**الدیوبندیۃ تعریفھا و عقائدھا**'' شائع کر

دیا۔اب سعودیوں کی نظر میں دیوبندی علماء بدعتی، کافر وملحد ہیں۔ ہاں دیوبندیوں کا معمولی طبقہ جسے ''ندوی'' کہا جاتا ہے، کچھ حد تک اپنی ریاکاری میں کامیابی کے ساتھ ریال اکٹھا کرنے میں کامیاب ہے۔طریقۂ کار یہ رہا کہ 'تقویۃ الایمان' کو عربی میں منتقل کرنے کے بعد اپنے نصاب میں داخل کر کے یہ دھوکہ دینے میں کامیاب رہے کہ ہم ابن عبدالوہاب نجدی کے مذہب ومسلک پر سختی سے قائم اور اس کے مروّج ہیں۔ چوں کہ ابن عبدالوہاب مذہب حنبلی کو چھوڑ کر غیر مقلدیت کا جامہ زیب تن کر لیا تھا، یوں ہی اسماعیل دہلوی حنفیت کو چھوڑ کر غیر مقلد ہو گیا تھا۔ جب کہ علمائے دیوبند حنفیت کا دم بھرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کو اپنا امام ومقتدیٰ سمجھتے ہیں، جس کے باعث سنی حنفی علماء، دیوبندیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ جب کہ وہابی علماء دیوبندیوں کو بدعتی، قبر کا پجاری، کافر، مشرک قرار دیتے ہیں۔

بلاشبہ دیوبندی جماعت محروم القسمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیوبندی علماء وعوام بہت تیزی کے ساتھ غیر مقلدیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں پاکستان کے مولوی ابوایوب قادری دیوبندی نے ''حسام الحرمین'' پر چیلنج مناظرہ کے ذریعہ اپنی جماعت کی عزت کو نیلام کیا ہے، وہ بھی انٹرنیٹ سے۔ نہ اسے جھٹلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی مٹایا جاسکتا ہے۔سخت حیرت کی بات ہے کہ جہالت وسفاہت کے باوجود انٹرنیٹ سے ''چیلنج مناظرہ'' کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

بلاشبہ ریال کی لالچ نے اسے عقل وخرد سے بیگانہ کر دیا ہے ورنہ اپنے اکابر کی دھجیاں اڑانے کا کام نہ کرتا۔ ہر باشعور اچھی طرح جانتا ہے کہ ''حسام الحرمین'' حرمین شریفین کے علماء وائمہ کی تصدیقات کا مجموعہ ہے۔اس پر مناظرہ کا چیلنج ایک صدی قبل

کے حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی ائمہ کرام وعلمائے عظام کو چیلنج کرنا ہے۔ بلاشبہ یہ چیلنج ان کے اشارۂ ابرو پر ہے جو تقلیدِ ائمہ کو شرک وکفر سے تعبیر کرتے ہیں۔ مولوی ابوایوب اپنے ساتھ چندریالی دیوبندی مولویوں کو لے کر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت وہ کارہائے نمایاں انجام دینے کی کوشش کی ہے جس سے حنفیت داغدار ہوجائے۔ مگر:

ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اگر چیلنج مناظرہ کرنا تھا تو مولوی قاسم نانوتوی کی تصنیف ''تحذیر الناس'' کی عبارت ملعونہ پر کرتا۔ ''بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا''۔

یوں ہی اگر مناظرہ کا چیلنج کرنا تھا تو مولوی اشرف علی تھانوی کے رسالہ ''حفظ الایمان'' کی عبارت ملعونہ پر کرتا۔ ''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعضِ علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمر بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے''۔

اگر مناظرہ کا چیلنج کرنا تھا تو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تصنیف ''براہین قاطعہ'' جس کی تصدیق مولوی رشید احمد گنگوہی نے کی ہے، اس کی عبارت ملعونہ پر کرتا۔ ''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی

ہے''۔

مولوی ابوایوب نے مذکورہ عبارت ملعونہ پر اس لئے چیلنج مناظرہ نہ کیا کہ اگر ایسا کرتا تو جنھیں معلوم نہیں کہ مولوی قاسم نانوتوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی کے وجود کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جنھیں معلوم نہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ پاک کو بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جنھیں معلوم نہیں کہ مولوی خلیل احمد، مولوی رشید احمد گنگوہی شیطان وملک الموت کے علم محیط زمین کو نصِ قطعی سے ثابت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسی علم کو شرک قرار دیتے ہیں۔

اگر ناواقف دیوبندی بوقت مناظرہ واقف ہوجائیں گے تو اپنے مناظر اور اس کے ہمنواؤں کو جوتے چپل سے نوازنے کے ساتھ اپنی جماعت کے مولویوں پر لعنت بھیجتے ہوئے اہلِ حق کے دامن سے وابستہ ہونے میں اپنی نجات کا باعث سمجھیں گے۔

مولوی ابوایوب کا ''حسام الحرمین'' پر چیلنج مناظرہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جناب والا کو ''حسام الحرمین'' کی زیارت اور اس کے مطالعہ کی توفیق نہ ہوئی ورنہ اس پر مناظرہ کا چیلنج نہ کرتے۔ اس لئے کہ چیلنج کا مطلب یہ ہے کہ 'حسام الحرمین' کے مشمولات ان کے نزدیک باطل ہیں۔ جب کہ 'حسام الحرمین' میں اولاً غلام احمد قادیانی کے باطل عقائد کی وضاحت کے بعد کفر وارتداد کا فتویٰ ہے۔ ثانیاً امیر احسن سہسوانی، جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا چھ مثل کا عقیدۂ باطلہ پیش کیا تھا، اس پر بھی کفر وارتداد کا فتویٰ ہے۔

اگر مولوی ابوایوب کے نزدیک یہ فتاوے باطل ہیں تو قادیانی اور سہسوانی اس کے

نزدیک مومن ومسلم۔لگتا ہے کہ عبدالماجد دریابادی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مولوی ابو ایوب قادیانیت کے حامی ومددگار ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ دیوبندیت کی آخری کڑی قادیانیت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کے امکان کا شوشہ مولوی اسماعیل دہلوی نے چھوڑا تو امیر حسن سہسوانی نے کہہ دیا کہ ایک نہیں چھ ہیں۔قاسم نانوتوی سے نہ رہا گیا تو کہہ دیا اگر پیدا ہوجائے تو کوئی فرق نہ پڑے گا۔فوراً قادیانی نے کہہ دیا کہ جب فرق نہیں پڑے گا تو میں نبی ہوں۔**لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

مولوی ابوایوب کو چیلنج مناظرہ کے لئے پاکستان کا کوئی ایسا گاؤں راس نہیں آیا جس گاؤں میں کوئی سنی عالم نہ ہو۔اگر کسی شہر میں بھی چیلنج مناظرہ کے بعد شکست خوردہ ہوتے تو بھی چند دنوں تک رسوائی کے بعد اپنے اکابر کی طرح فتح مناظرہ کی روداد شائع کردیتے۔دیوبندی قوم بے خبر رہتی۔مگر انٹرنیٹ کے ذریعہ مناظرہ اپنی قوم کے ساتھ غداری کے سوا کچھ بھی نہیں۔بلاشبہ مولوی ابوایوب نے غیر مقلدوں کے اشاروں پر اپنی قوم کو رسوا کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔

چیلنج مناظرہ کو قبول کرنے والے نوجوان محقق ومناظر حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی نے جب اپنی تحقیقات کا جلوہ دکھایا تو مولوی ابوایوب پردہ نشین ہو کر ایک چیلہ کے ذریعہ دیوبندیت کو رسوا کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھا۔خود سامنے نہ آنا اور گیدڑوں کو شیرِ ببر کے مقابلے میں پیش کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔

مناظر اہل سنت مفتی اختر رضا خان نے سنجیدگی ومتانت کے ساتھ ابوایوب اینڈ کمپنی کو کسی پل چین سے رہنے نہ دیا۔بوکھلاہٹ میں پوری کمپنی کھسیانی بلی کھمبا نوچے کا

مصداق نظر آئی۔یہی وجہ ہے کہ غلاظت سے پر الفاظ کا استعمال اپنا شیوہ بنالیا اور الزام و اتہام کا بازار برپا کردیا۔مگر جب مناظر اہل سنت دیوبندی اکابر کی بے راہ روی حوالوں سے پیش کرتے تو دیوبندیوں کی چیخ نکل جاتی۔اور جنون میں وہ بکتے جوان کے مذہب ومسلک کے خلاف ہوتا۔انٹرنیٹ سے آپ سب کچھ اپنے کانوں سے سماعت کرسکتے ہیں۔ٹائپ کیجئے؟ Abu Ayyub Deobandi Munazra Challenge Accepted By Mufti Akhtar Raza Misbahi Mumbai India

یا یہ ٹائپ کریں:https://youtu.be/rSKqyxNEXA8

میری دعا ہے کہ رب کائنات مناظر اہل سنت حضرت علامہ اختر رضا خان مصباحی مجددی کے علمی استحضار میں مزید قوت عطا فرمائے اور زبان وقلم کو مزید مؤثر بنائے آمین۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

تقریظ جلیل

بقیۃ السلف عمدۃ الخلف نبیرۂ حضور صدر الشریعہ وخلیفۂ تاج الشریعہ

حضرت علامہ **مفتی محمود اختر** صاحب قبلہ قادری

قاضی القضاۃ صوبۂ مہاراشٹرا

دیوبندیوں وہابیوں کا مشہور عقیدہ ہے کہ ’’اللہ جھوٹ بول سکتا ہے‘‘ (معاذ اللہ) بلکہ ان کا کہنا ہے کہ جھوٹ بول چکا (العیاذ باللہ)۔ جس گروہ کا ایسا گندہ عقیدہ ہو وہ جھوٹ بولنے میں کیوں کر شرم وحیا محسوس کرے گا۔ ان لوگوں کی کذب بیانی، دروغ گوئی، مکروفریب، عیاری ومکاری کے سامنے رافضیوں کی تقیہ بازی ہیچ ہے۔ یہ لوگ اپنی بات ثابت کرنے اور عوام اہل سنت کو دھوکہ دینے کے لئے کچھ بھی جھوٹ اور افترا گڑھ سکتے ہیں اور کسی بھی عظیم ومعتبر شخصیت کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں تثویب سے متعلق دیوبندیوں کی خیانتوں کا ذکر کرتے ہوئے مذکور ہے ’’گیارہوں خیانت، خیر تلک عشرۃ کاملۃ جیسی تھیں اب ان کی وہ لیجئے جس کے آگے یہ اور ان جیسی سو خیانتیں اور ہوں تو کان ٹیک دیں وہ کیا؟ وہ رسالہ خبیثہ ’’سیف المفتی‘‘ کے کوتک کہ اعلیٰ حضرت مجدد مأۃ حاضرہ دام ظلہم العالی کے حضرات عالیہ والد ماجد وجد امجد و پیر و مرشد و حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہم کے نام سے کتابیں تراش لیں، ان کے مطبع گڑھ لئے، صفحے دل سے بنا لئے، عبارتیں خودساختہ لکھ کر ان کی طرف بے دھڑک نسبت کر کے چھاپ دیں اور سربازار اپنی حیا کی اوڑھنی اتار آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر بک دیا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں اور آپ کے والد ماجد وجد امجد و پیرو مرشد وغوث اعظم فلاں فلاں کتابیں مطبوعات فلاں فلاں مطابع کے فلاں فلاں صفحہ پر یہ فرماتے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں نہ ان کتابوں کا پتہ، نہ نشان، سب بالکل افترا من گھڑت، جرأت ہو تو اتنی تو ہو‘‘ (فتاویٰ رضویہ جلد۲، ص۴۰۳)

قارئین ملاحظہ فرمائیں! یہ ہے وہابیوں دیوبندیوں کا مکروفریب اور سفید جھوٹ کہ جب ان کے باطل موقف کی تائید میں کوئی دلیل ہاتھ نہ آسکی تو جھوٹ اور فریب کا سہارا لے کر جھوٹی اور فرضی عبارتیں گڑھ لیں اور سرکار غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے پیرومرشد، جد امجد و والد ماجد کی جانب منسوب کر دیں۔ ایسی تقیہ بازی جس سے رافضی بھی شرما جائیں مگر ان دسیسہ کاروں، مکاروں کے پاس شرم وحیا کہاں؟ کہ کبھی آئے۔ ان کی جن باتوں اور جن اعتراضات کے دندان شکن جوابات علمائے اہل سنت سے پچاسوں بار سے زائد دے دیا ہے انھیں باتوں کو اپنی بے حیائی اور بے شرمی کے ساتھ سیدھے سادے لوگوں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے بہت دور کی کوڑی لائے، اب اس کا جواب نہیں بن سکتا۔ حالانکہ ان کی باتوں کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا بلکہ ان کی عبارات میں جگہ جگہ دجل وفریب، مکرو دسیسہ کاری کی کارستانی نظر آتی ہے اور وہی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب مصباحی زید مجدہ جو ان وہابیوں کے مکرو فریب اور فراڈ کا پردہ چاک کرنے میں مہارت رکھتے ہیں اور دلائل وبراہین کے ذریعہ ان کی دسیسہ کاریوں کے جوابات دے کر عوام اہل سنت کو ان کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے اور صحیح مسلک پر مضبوطی سے قائم رکھنے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔

پاکستان کے دریدہ دہن ایک دیوبندی مولوی نے ویڈیو کلپ کے ذریعہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے خلاف کافی مغلظات بکے، گالیاں دیں اور حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کا علمائے اہل سنت کو بڑے بازاری انداز میں چیلنج کیا تو آپ نے بھی جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کے تحت اس دریدہ دہن مولوی کا چیلنج اس طرح قبول کیا:

''مناظرہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔ بہتر ہوگا کہ تم اپنے اکابرین میں سے کسی کو لاؤ یا تمہاری نظر میں تمہاری جماعت کا جو سب سے بڑا عالم اور مناظر ہوا سے پیش کرو تاکہ مناظرہ کرنے میں کچھ مزہ تو آئے۔ آپ نے ہمیں ایک ماہ کا وقت دیا تھا مگر ہم آپ کو دو ماہ کا وقت دیتے ہیں۔ یہ بات آج ۸/ جولائی ۲۰۱۵ء کو کہہ رہا ہوں اور ۸/ستمبر ۲۰۱۵ء تک میں آپ کا انتظار کروں گا۔ اگر آپ نے اس دوران انڈیا آکر ہم سے مناظرہ نہ کیا تو ہم اسے مناظرے سے آپ کا فرار سمجھیں گے اور یاد رکھنا رب کعبہ کی قسم اگر تم نے انڈیا آکر ہم سے مناظرہ کیا تو ان شاء اللہ ہم تمہارا وہ حال کریں گے کہ تمہاری آنے والی نسلیں رب قدیر کی بارگاہ میں دعا کریں گی کہ مولیٰ دنیا میں بھیج کر کچھ بھی بنانا مگر دیوبندی مناظر مت بنانا۔ اگر تو نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے تو ضرور آئے گا اور کسی کتیا کا دودھ پیا ہے تو کبھی نہیں آئے گا''۔

آج مقررہ تاریخ کو گزرے ہوئے مہینوں ہو گئے مگر دیوبندی مولوی کا آنا تو درکنار اس کے آنے کا کوئی اشارہ بھی نہیں مل سکا۔ یہ وہابیوں کی قدیم عادت ہے کہ عوام کو دکھانے کے لئے علمائے اہل سنت کو مناظرہ کا چیلنج کرتے رہتے ہیں لیکن مناظرہ کرنے کی ہمت ان میں نہیں ہوتی۔ اس دریدہ دہن مولوی نے صرف دس منٹ کی کلپ

میں دس فراڈ کئے۔ فاضل موصوف نے ان دسوں فراڈوں کا بڑا ہی دندان شکن اور علمی جواب دیا اور اس کی دسیسہ کاری اور دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ علامہ موصوف کا جواب بہت ہی عام فہم، مدلل اور مسکت ہوتا ہے۔ عام قاری بھی اسی اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ اور وہابیوں دیوبندیوں کے مکروفریب اور ان کے فراڈ سے پورے طور پر آگاہ ہو جاتا ہے۔ جس سے بالکل ظاہر ہے کہ مفتی اختر رضا مصباحی زیدہ مجدہ کو اللہ تعالیٰ نے مناظرانہ صلاحیت اور عالمانہ لیاقت عطا فرمائی ہے۔

رب قدیر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کے علم و صلاحیت کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے، مسلک حق مسلک اہل سنت جسے پہچان کے لئے اس زمانہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اس سے متعلق ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی اس کاوش کو مقبول انام فرمائے اور مزید دین ومسلک کی خدمات کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء رضوی امجدی دار الافتاء ممبئی۔۳

۴/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۲/اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل

مولوی ابوایوب دیوبندی کے چیلنج مناظرہ کا وڈیو کلپ

حسام الحرمین کو بے وقعت ثابت کرنے کی کوشش

اچھا! گفتگو ہوگی تو حسام الحرمین پر ہوگی۔ بریلوی زہر کا پیالہ پی جائے گا، چاہے وہ بڑا ہے چاہے چھوٹا ہے۔ میں بریلوی تک آپ کو بڑی جرأت دلا کر کہہ رہا ہوں، اسے چیلنج کر رہا ہوں۔ مولوی احمد رضا خان کی ہڈی کو آج جو سرمہ ہو چکی ہے، چیلنج کرو کہ جو خاک میں مل چکی ہیں، چیلنج کرو ہڈیاں جو ریزہ ریزہ ہو کر زمین کا جز بن چکی ہیں، اس کو چلنج کرو۔

بدزبانی کی انتہا

اگر کسی رضا خانی حلالی میں جرات ہے، حرامی کی ہم بات نہیں کرتے، حلالی رضا خانی میں، اگر کسی رضا خانی میں جرأت ہے، پاکستان میں ہندوستان میں بنگلہ دیش میں سری لنکا میں انگلینڈ مین ہم ساری دنیا کے بریلوی کو، وبے! ہم بریلوی شریف تک سارے بریلوی کو چلینج کرتے ہیں۔ اگر تمہارے اندر کوئی ایسا حلالی بریلوی ہے جس کو اس کی ماں نے جنا ہو میدان میں آئے، جس نے ماں کا دودھ پیا ہو، وہ بوتل گیندر کا دودھ نہیں پیا، میدان میں آئے اور حسام الحرمین پر مناظرہ قبول کرے۔ نہیں کرے گا اتنا مرضی جرات سے چلینج کرتے ہیں۔ کوئی میدان میں نہیں آئے، اس لئے کہ احمد رضا خان کی پلیدیوں کا انھیں علم ہے کہ اس نے کن خرافات اور جھوٹ کا سہارا لیا ہے، اس کے دجل پہ پردہ کوئی نہیں ڈالتا ہے۔ اُو بھائی آگ جل رہی ہو کون چھلانگ لگاتا ہے۔ اس

میں کیوں جی جلتی آگ میں کوئی چھلانگ لگاتا ہے؟ جس نے لگایا وہ مر گیا جو آتے جائے چاہے حلالی ہے، چاہے کوئی جمالی ہے، چاہے کوئی جنابی ہے، سرالی ہے۔ کوئی ہے؟ ہم کہتے ہیں آئے میدان میں اور احمد رضا خان کے اس دجل کو چھپا کر دکھائے۔ بس اتنی سی بات ہے ہماری۔ ہم بنیاد پر گفتگو کرتے ہیں۔ ادھر ادھر کی بات نہیں کرتے جو تمہاری بنیاد ہے۔

مفتی اختر رضا خان مصباحی کا چیلنج مناظرہ قبول کرنا

میں محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ ممبئ انڈیا، فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا ایک ادنیٰ فرد ہوں۔ عاشق رسول امام اہل سنت مجدد دین وملت الحاج الشاہ مفتی احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی کی کتاب مستطاب حسام الحرمین پر تمہاری طرف سے چیلنج مناظرہ قبول کرتا ہوں۔

ایک بدمست شرابی کی طرح چیلنج مناظرہ میں تم نے جو کچھ بکواسیں کیں ہیں اس کے جواب میں میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح شرابی کو ساری دنیا شرابی نظر آتی ہے اسی طرح تجھ جیسے حرامی کو ساری دنیا حرامی نظر آتی ہے۔

آئینہ دکھاتا چلوں کہ تمہارا اور تمہاری جماعت کا گستاخ رسول اور مرتد ہونا آج سے تقریباً ۱۱۳/سال پہلے علماء حرمین شریفین کی سرپرستی میں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، برما، افریقہ اور دنیا کے دیگر ممالک کے تقریباً ۵۰۰/علمائے کرام کے اتفاق سے ثابت ہو چکا ہے اور گستاخ رسول کا حرامی ہونا تو خود قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہے۔ اللہ رب العزت قرآن حکیم کے پارہ ۲۹/سورۂ قلم کی آیت نمبر ۱۳/میں

فرماتا ہے:''عُتُلٍّ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ''بس شکل اول کی ضرب اول میں جاؤ،تمہاری حقیقت خود بخود تمہارے سامنے آجائے گی۔اس لئے بکواس بند کرواور میدانِ مناظرہ میں آؤ۔میری طرف سے تجھے چھوٹ ہے، پوری دنیا میں جہاں کہیں تیرے جتنے حمایتی ہیں سب کو بلالو حتیّٰ کہ اپنے اصل باپ دادا برطانیہ کے انگریزوں کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالو۔''وَادۡعُوۡا شُھَدَائَکُمۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ''

رضا کا شیر اکیلا کافی ہے

رضا کا شیر تم سب کے لئے اکیلا ہی کافی ہے۔مگر میں جانتا ہوں کہ ڈینگیں مار کر سستی شہرت حاصل کرنا اور بات ہے اور اللہ کے شیروں سے مناظرہ کرنا اور بات ہے۔تم اور تمہاری جماعت نہ پہلے مناظرے میں کبھی ٹکے اور نہ اب ٹکوگے۔''فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُھَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَۃُ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ''

تم نے اندھوں میں کنوارا جا بننے کی جو ناکام کوشش کی ہے وہ تمہیں بہت بھاری پڑے گی۔ہم مناظرہ سے تمہارے فرار کی ساری راہیں بند کئے دیتے ہیں۔میں جانتا ہوں تم کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر انڈیا آنے سے ضرور انکار کردوگے،اس لئے غور سے سنو! اب یہ مناظرہ ہر حال میں ہوگا اور ضرور ہوگا تا کہ تمہارے مکروہ چہرے سے جماعتی بہروپ کا پردہ اٹھا کر ساری دنیا کو تمہارے گندے عقیدے کی اصل سچائی بتائی جاسکے۔

اگر تو انڈیا نہیں آتا تو پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، سری لنکا، افریقہ، دنیا میں جہاں چاہے مناظرہ کرلے۔امام اہل سنت کے شیدائی اور اہل سنت والجماعت کے

سچے خادم ہر جگہ موجود ہیں، وہیں تجھے ذلیل وخوار کریں گے۔بس تو مناظرہ کے لئے تیار ہوجا۔کنویں کے مینڈک تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ:

ع وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

ہمیں تمہارے مَبۡلَغِ علم پر بھی بہت سخت افسوس ہے۔کاش تم نے حسام الحرمین کے تعلق سے اپنے روحانی باپ داداؤں کی تاریخ کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو اس پرخار وادی میں کبھی قدم نہ رکھتے جو زندگی بھر حسام الحرمین کی ضرب یداللّٰہی کے عذاب میں گرفتار رہے اور مرکے مٹی میں ملنے کے بعد بھی ان کی قبریں زبان حال سے یہ عبرت ناک مرثیہ پڑھ رہی ہیں:

ع وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

میں سمجھتا ہوں کہ تو اگر اپنے باپ ہی سے ہوگا تو خود اپنی بات سے کبھی منہ نہ موڑے گا۔مجھے تیرے لیٹر پیڈ پر مناظرہ کی منظوری اور انڈیا آکر ہم سے مناظرہ کرنے کا شدت سے انتظار رہے گا۔یاد رکھنا! اگر تو انڈیا آتا ہے تو تیرے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی۔اگر تو نطفۂ ناتحقیق نہیں ہے تو ضرور ہم سے مناظرہ کرے گا۔

والسلام علی من اتبع الھدی

محمد اختر رضا خان مصباحی

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کا دوسرا ویڈیو کلپ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین کرام!

انٹرنیٹ پر بریلوی حضرات نے ایک کلپ اپلوڈ کیا ہے جس کے اندر ہندوستان کے ایک نام نہاد بریلوی ملا اختر رضا خان مصباحی نے انتہائی بدزبانی کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمارے اکابر علمائے دیوبند کے خلاف انتہائی گندی زبان استعمال کی ہے۔ ہم بوجہ مجبوری اس کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں اور اختر رضا خان مصباحی کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اختر رضا خان مصباحی! آپ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ اپنا ویڈیو بنا کر کے آپ ہمارے سامنے ویڈیو میں خطاب کرتے اور ہمیں مخاطب ہوتے، آپ کے اندر اتنی جرأت نہیں۔

اگر تو کہتا ہے کہ کیمرے کے سامنے آنا ناجائز ہے تو یہ دیکھ اپنے سامنے کیمرے میں آنے کا کردار۔ آپ نے یہ کہا کہ حسام الحرمین کے اندر ہمارے اکابر کی تکفیر ہے، یہ آپ نے بالکل غلط اور آپ نے جھوٹ بولا ہے اور آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ علمائے حرمین نے ہمارے اکابر کی تکفیر نہیں کی بلکہ علمائے حرمین نے آپ کے اکابر کی تکفیر کی ہے۔

یہ کتاب ہے۔ یہ تمہاری کتاب ہے ''اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت'' اس کے لکھنے والے مولانا عبدالستار نیازی نے اس کتاب کے اندر لکھا ہے کہ حرمین کے علماء نے نعیم الدین مرادآبادی کو اور احمد رضا خان بریلوی دونوں کو کافر قرار دیا۔ اور

دوسری بات! آپ کی حرمین کے ساتھ کیا عقیدت؟ حرمین کے بارے میں تمہارے علماء نے یہ بات لکھی ہے کہ امام کعبہ، امام مدینہ منورہ، امام مسجد نبوی دونوں کافر و مرتد ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے اور مسلمان سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین نے ہمارے اکابر کی تکفیر نہیں کی ہے

حرمین کے علماء نے ہمارے اکابر پر جو فتویٰ لگایا تھا وہ انھوں نے واپس لے لیا جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ احمد رضا خان نے جھوٹ بولا ہے اور دھوکہ دیا ہے تو انھوں نے واپس لے لیا۔ اور یہ بات ''فیصلہ مقدمہ بہاولپور'' کے اندر لکھی ہوئی ہے۔ اور فیصلۂ مقدمہ کی تصدیق آپ بریلوی حضرات کے کئی اکابر نے کردی ہے۔ اور حسام الحرمین کے فتوے کی تردید ہمارے اکابر نے نہیں بلکہ آپ کے اکابر نے بھی کردی ہے۔ آپ کتاب اٹھایئے ''سیف رضا'' مفتی عطاء محمد چشتی بندیالوی نے پیر مہر علی صاحب کے حوالے سے لکھا ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور کتاب ''ڈھول کی آواز'' اس کے اندر خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب نے کھل کر اس بات کی تردید کی کہ علمائے دیوبند کافر نہیں تھے بلکہ علمائے دیوبند اعلیٰ درجہ کے مسلمان تھے۔ اسی طرح پیر محمد کرم شاہ بھیروی نے ''تحذیر الناس میری نظر میں'' اور دوسری کتاب ''جمالِ کرم'' کے اندر یہ بات وضاحتاً لکھ دی ہے کہ ہم علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے۔

آپ نے کہا کہ قرآن کے نص قطعی سے یہ بات ثابت ہے کہ گستاخ رسول حرامی ہوتا ہے۔ اگر گستاخ رسول حرامی ہوتا ہے تو یہ بات واقعۃً ٹھیک کہی ہے۔ اور آپ اس دعوے میں سچے ہیں تو ہم آپ کے گھر کی کتابوں کو دکھا دیتے ہیں کہ آپ کے اکابر گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں اور فتویٰ ہم خود نہیں بلکہ آپ کے گھر کی کتابوں سے دکھائیں گے کہ آپ کے اکابر گستاخی کر چکے ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی پر اعتراض

یہ دیکھئے یہ کتاب ہے ''نور العرفان'' اس کے اندر مفتی احمد یار خان نعیمی نے اس کتاب کے اندر سرکار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات لکھی ہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھاتے تھے۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ۔

آپ خود فیصلہ کریں کہ سرکار کے بارے میں ایسے کلمات کہنا یہ گستاخی کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں آتا ہے؟

ترجمۂ قرآن کا فاضل بریلوی کی طرف انتساب

یہ کتاب ہے ''مغفرت ذنب'' اس کتاب کے لکھنے والے پاکستان کے جید بریلوی عالم، صاحبزادہ ابوالخیر زبیر مرادآبادی ہیں۔ انھوں نے فاضل بریلوی کا ترجمۂ قرآن پیش کیا ہے کہ سرکار کے اگلے پچھلے گناہ معاف۔ اب اس ترجمہ کرنے والے پر کیا فتویٰ ہے؟ یہ ہماری کتاب نہیں ہے بلکہ آپ کے گھر کی کتاب ہے ''فتاویٰ بریلی شریف'' اس کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ ایسا ترجمہ کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔ تو جب ایسا

ترجمہ کرنے والا کافر اور مرتد ہے تو آپ کے فتوے سے ثابت ہو گیا کہ احمد رضا خان بریلوی کافر اور مرتد ہے۔

اسی طرح دوسری کتاب، یہ کتاب پاکستان سے شائع ہوئی ہے، ''مغفرت ذنب'' ہے۔ اس کے لکھنے والے پاکستان کے جید بریلوی عالم پیر غلام علی صاحب ہیں۔ اور اس پوری کتاب کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسا ترجمہ کرنے والا کافر و مرتد اور پرلے درجے کا بے ایمان ہے۔ یہ ہمارا فتویٰ نہیں بلکہ آپ کے اپنے گھر کا فتویٰ ہے کہ ایسا ترجمہ کرنے والا بے ایمان اور کافر ہے۔

عرفانِ شریعت پر اعتراض

یہ ہے فاضل بریلوی کی کتاب ''عرفان شریعت'' اس کے اندر یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ اب اس پر کیا فتویٰ ہے؟ ناظرین! ملاحظہ فرمائیں۔ یہ پاکستان سے شائع ہوئی ہے اور اس کتاب کے لکھنے والے پاکستان کے جید بریلوی عالم فیض احمد اویسی صاحب ہیں۔ اس میں واضح طور اور صاف طور پر لکھا ہے کہ ایسا فتویٰ دینے والا بے ادب اور گستاخ ہے۔

نقشِ نعل پاک پر اسمائے مبارکہ

اس طرح تیسرا حوالہ سنئے! ایک اور فتویٰ فاضل بریلوی نے دیا ہے اور فہارس فتویٰ رضویہ میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ ''نقش نعل پاک پر اسمائے مبارکہ لکھنا جائز ہے'' اب اس پر کیا فتویٰ ہے؟ پاکستان کے ایک جید بریلوی عالم اقتدار احمد نعیمی اپنی

کتاب ''کیا نقش نعل پاک پر اسمائے مبارکہ لکھنا جائز ہے؟'' اس پوری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسا فتویٰ دینے والا گستاخ اور بے ادب ہے۔ چاہے اس کا توہین کا ارادہ ہو یا توہین کا ارادہ نہ ہو۔

اور اسی طرح دو اور کتابیں بھی ہیں: ایک کتاب ہے جس کا نام ''باادب کتے اور بے ادب انسان'' یہ کتاب پاکستان سے شائع ہوئی ہے اور اس کتاب کے لکھنے والے پاکستان کے جید بریلوی عالم فیض احمد اویسی ہیں۔ اس کے اندر کتے کی تصویر بنائی گئی ہے اور اسی صفحہ پر اللہ اور اس کے رسول کا نام اور قرآن کی متعدد آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ بتائیے کہ یہ گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟

اسی طرح ایک اور کتاب ہے ''بلی کے خواب میں چھچھڑے''۔ اس میں بلی کی تصویر بنائی گئی ہے اور اس کتاب کے اندر متعدد قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ ناظرین یہ دیکھ کر بتائیں کہ یہ گستاخی بنتی ہے یا گستاخی نہیں بنتی ہے؟

باقی رہ گئی بات جو بریلوی نام نہاد عالم نے کہی اور واقعۃً یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے اکابر انگریز کے ایجنٹ تھے تو اختر رضا خان بریلوی آپ کی یہ بھول ہے۔ ہمارے اکابر انگریز کے ایجنٹ نہیں بلکہ آپ کے اکابر خاصۃً مولوی احمد رضا خان بریلوی انگریز کا بہت بڑا ایجنٹ تھا۔ بریلویوں کی کتاب ''البریلویۃ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ'' اس کے اندر صاف طور پر یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ خود انگریزوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ احمد رضا خان ہمارا ایجنٹ تھا۔

پیر جماعت علی شاہ پر اعتراض

ایک دوسری کتاب ''اثبات النسب'' ہے۔ یہ تمہاری کتاب ہے۔ اس کے اندر پیر جماعت علی شاہ کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ وہ انگریزوں کو تعویذ دیتے تھے تا کہ ترکیوں کے فیران کو نہ لگے۔ پاکستان سے شائع ہونے والے اخبار ''ایکسپریس'' میں یہ خبر موجود ہے کہ انگریز نے سنی اتحاد کونسل کے سربراہ شیخ زادہ فضل کریم کو ۳۷ر ہزار ڈالر دیئے تھے تو یہ انگریزوں سے امداد لینا کس کا کام ہے؟ یہ ہمارا نہیں بلکہ آپ کا کام ہے۔

اور اسی طرح آپ نے ایک بات یہ کہی کہ ہمارے اکابر مناظرے میں ٹکے نہیں۔ اختر رضا خان بریلوی یہ آپ کی بھول ہے۔ شاید جان بوجھ کر اس طرح کی باتیں آپ کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ بریلی شریف کے اندر آپ کے مدرسے میں آ کر مولانا منظور نعمانی صاحب نے آپ کو شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ اور بریلی شریف میں مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری کئی دن تک احمد رضا خان بریلوی کو للکارتے رہے اور اس کی غیرت کو جگاتے رہے لیکن احمد رضا خان بریلوی بے غیرتی کی چادر اوڑھ کر سو گیا اور اس کو اپنے گھر سے نکلنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

اور اسی طرح آپ نے یہ بات کہی کہ ہم انڈیا میں آپ کو آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم بڑے فخر کے ساتھ اور بڑی جرأت کے ساتھ آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ اختر رضا خان بریلوی آپ کو یہ بھول ہے کہ ہمارے اکابر آپ کے ساتھ مناظرہ نہیں کر سکتے۔ ہم انشاء اللہ مولانا ابو ایوب قادری صاحب کی سربراہی اور ان کی قیادت میں جائیں گے۔ اور رب محمد کی قسم اگر ہم انڈیا میں آ کر حسام الحرمین کی ترتیب سے

احمد رضا خان بریلوی کو جھوٹا ثابت نہ کر سکے اور آپ کے اصول کی رو سے آپ کے اکابر احمد رضا خان بریلوی سے لے کر آج تک جتنے بھی علماء ہیں ان کو گستاخ رسول ثابت نہ کر سکیں تو ممبئی کے چوک پر ہمیں صولی پر لٹکا دیا جائے۔

اور چوں کہ آپ نے انڈیا میں آنے کی دعوت دی ہے اس لئے آپ ہمارے ویزے اور پاسپورٹ کے اخراجات بھجوایئے۔ یہ ہے ہمارا اکاؤنٹ نمبر۔اور آپ نے کہا ہے کہ لیٹر پیڈ پر لکھ کر دو، یہ ہے ہمارا لیٹر پیڈ۔اب ہمارے اخراجات بھجوانا آپ کا کام ہے اور انڈیا آ کر آپ سے مناظرہ کرنا ہمارا کام ہے۔اور انگریز جو آپ کا تعاون کیا ہے اور انگریز نے جو آپ کو پیسے دیئے ہیں، ہمیں انتظار رہے گا۔ہم ایک مہینے تک آپ کا انتظار کریں گے۔

آج یہ بات ۱۵/جون ۲۰۱۵ء کو کہہ رہا ہوں، ۱۶/جولائی ۲۰۱۵ء تک آپ کا انتظار کریں گے۔اگر آپ نے اخراجات نہ بھجوائے یا ہماری اس بات کا جواب نہ دیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ دم دبا کر بھاگ چکے ہیں۔پھر دنیا کا کوئی بھی بریلوی جس نے ماں کا دودھ پیا ہو، بے غیرتی کا دودھ نہیں پیا وہ آئے میدان مناظرہ سجائے۔میدان مناظرہ میں آ کر احمد رضا خان بریلوی اور اس کی تمام ذریت کو گستاخ ثابت نہ کر سکے اور احمد رضا خان بریلوی اور اس کے تمام ماننے والوں کو حسام الحرمین کی ترتیب سے جھوٹا ثابت نہ کر سکیں تو ہماری سزا موت ہے۔نہ ویزا آئے گا اور نہ ٹکٹ، تمہاری یہ مشرک میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ **اقول قولی ھٰذا واستغفر اللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔**

مفتی اختر رضا خان نے دوسرے ویڈیو کلپ کا دنداں شکن جواب دیا

الحمد للہ العلی الاکبر والصلوٰۃ والسلام علی سیدالبشر وعلی آلہ واصحابہ السرج الغرر۔

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم- بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ۔

صدق اللہ مولانا العظیم

آج سے غالباً تین ماہ قبل پاکستان کے ایک بدنام زمانہ، نام نہاد ملا ابوایوب قادری دیوبندی نے سستی شہرت کی لالچ میں ایک ویڈیو جاری کر کے عاشق رسول، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت الشاہ مفتی احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی عالمی شہرت یافتہ لاجواب کتاب حسام الحرمین پر نہایت ہی گھٹیا اور بازاروانداز میں سارے علمائے اہل سنت والجماعت کو مناظرے کا چیلنج کیا تھا اور خوب بکواسیں بھی کی تھیں۔اس کے جواب میں اس فقیر محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ ممبئی انڈیا نے ایک آڈیو جاری کر کے اس کے چیلنج کو قبول بھی کیا اور اس کی جملہ بکواسوں کا عالمانہ مگر منہ توڑ جواب بھی دے دیا تھا۔مولوی ابوایوب کے چیلنج مناظرہ کا ویڈیو اور اس کے جواب میں اس فقیر کا آڈیو سن لیجئے۔سچائی سامنے

آجائے گی۔

میرا جواب منظرِ عام پر آنے کے بعد مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کو مانو سانپ سونگھ گیا۔ تقریباً دو ماہ تک موت کا سناٹا چھایا رہا۔ آخر کار اپنی قوم کے عار دلانے اور شدید مطالبے سے عاجز آکر اپنی خفت مٹانے اور اپنی قوم میں اپنا جھوٹا بھرم قائم رکھنے کے لئے ''مرتا کیا نہ کرتا'' دو ماہ کی سخت کدوکاوش اور سر جوڑ محنت کے بعد ایک ویڈیو جاری کیا جس میں مکروفریب، دسیسہ کاری اور فراڈ بازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

ابوایوب پردہ نشین ہو گیا

یہی وجہ ہے کہ اس ویڈیو میں مولوی ابوایوب پردہ نشین ہو گیا، خود سامنے نہ آیا بلکہ اپنے ایک خصیہ بردار چمچے کو اپنا وکیل بنا کر سامنے کھڑا کر دیا۔ اس لئے اب ضروری ہو گیا ہے کہ اس کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر کے اس کی بکواسوں کا دنداں شکن جواب دے دیا جائے تا کہ اس کی اور اس کے اکابرین کی اصلیت ساری دنیا کے سامنے آجائے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں
ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

آپ نے ہم پر یہ الزام لگایا کہ میں نے اکابر علماء دیوبند کے لئے بڑی بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا ہے اور گندی زبان استعمال کی ہے۔ مولوی صاحب! میں نے تو بموافق حکم

قرآنی (جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ بِمِثْلِهَا) آپ کے مولوی ابوایوب دیوبندی کے بےہودہ مغلظات کا صرف علمی جواب دیا ہے۔ اور آپ تہذیب کی دہائی دینے لگے۔

حسین احمد ٹانڈوی مغلظات کا مجموعہ تھا

آیئے! اب آپ کو آپ کے گھر کی تہذیب ہی دکھا دوں۔ یہ ہیں آپ کے شیخ الہند اور دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد ٹانڈوی۔ انھوں نے اپنی صرف ایک سو گیارہ صفحے کی کتاب ''الشہاب الثاقب'' میں امام اہل سنت کو ۶۴۰ر گالیاں دی ہیں۔ جی چاہے تو خود مطالعہ کر لیجئے۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ ورنہ اگر میں آپ کے اکابر علمائے دیوبند کی مایۂ ناز کتب ''الافاضات الیومیہ، تذکرۃ الرشید، تذکرۃ الخلیل، شریعت یا جہالت، آئینۂ صداقت، اور' اشد العذاب'' وغیرہ سے آپ کی تہذیب کے صرف چند نمونے مثلاً مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی شرمناک داستان عشق سے طوائفوں کی بارگاہ میں جلوہ افروزی تک کو بیان کر دوں تو آپ حضرات کے تقدس کا کیسا جنازہ نکلے گا اسے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کی تہذیب دیکھ کر پاکستان کی طوائفیں بھی آپ کے چہرے پر تھوک دیں گی۔ ہوشیار کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ اس لئے زیادہ پارسائی دکھانے کی ضرورت نہیں۔

ع کھل ہی جائے گا بھرم ان کے تقدس کا فراز
پارساؤں کی جو رودادِ کھنگالی جائے

ابوایوب اینڈ کمپنی کے دس بڑے فراڈ

سامعین محترم! مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی نے صرف دس منٹ کے ویڈیو کلپ میں دس بڑے فراڈ کئے ہیں۔اس سے اندازہ لگائیے کہ یہ پوری ٹیم کتنی بڑی فراڈی ہے اور یہ لوگ اپنی قوم کے ساتھ کتنے فراڈ کرتے ہوں گے۔

(۱) **یہ رہا آپ کا پہلا فراڈ:**۔آپ نے کہا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔کیوں کہ انھوں نے اپنی کتاب نورالعرفان میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا کرتے تھے۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

مفتی احمد یار خان نعیمی پر اعتراض کا جواب

یہ ہے کتاب ''نورالعرفان'' جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔اس کتاب میں سورۂ کہف کی آیت نمبر ۱۹ر کی تفسیر میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھایا اور یہ ہے بخاری شریف کی وہ حدیث جس کا حوالہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے دیا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''اِنِّیْ لَا آکُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا آکُلُ اِلَّا مِمَّا ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ'' (دیکھئے بخاری شریف :کتاب الذبائح والصید)

اب میں ساری دنیا کے انصاف پسندوں سے پوچھنا چاہتا ہوں، ماضی مطلق کو

ماضی استمراری بنا دینا۔منفی کو مثبت بنا دینا اور ایک ایمانی جملے کو توہین آمیز جملہ بنانے کی گندی سازش کرنا مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کا کھلا ہوا فراڈ ہے یا نہیں اور ایک سچے مسلمان پر گستاخ رسول کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی خود گستاخ رسول ہوئے یا نہیں۔ہم تو صرف '' لعنة الله على الكاذبين '' پڑھ کر آگے بڑھتے ہیں مگر آپ میں اگر ذرہ برابر بھی شرم وحیا ہے تو چُلّو بھر پانی میں ڈوب مریئے۔

فاضل بریلوی کی طرف ترجمہ کا انتساب فراڈ ہے

(۲) **یہ رہا آپ کا دوسرا فراڈ:**۔آپ نے ''مغفرت ذنب'' نامی کتاب کے حوالے سے بتایا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ کیا ہے: ''حضور کے اگلے پچھلے گناہ معاف'' پھر آپ نے اس پر فتاویٰ بریلی شریف کے حوالے سے بتایا کہ ایسا ترجمہ کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔اس طرح آپ کا یہ فراڈ دراصل دو فراڈوں کا مجموعہ ہے۔مولوی صاحب! مدرسے میں کچھ پڑھا بھی ہے یا صرف فراڈ بازی کی مشق کی ہے۔

یہ ہے اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' جو چھپ کر ساری دنیا میں پہونچ چکا ہے۔آپ بھی مارکیٹ سے خرید کر پڑھ لیجئے۔آنکھوں میں دھول جھونکنے سے حقیقت نہیں چھپتی۔اعلیٰ حضرت نے پارہ ۲۶ر میں سورۂ فتح کی آیت نمبر ۲ر کا ترجمہ کیا ہے:

''تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے''۔

یہ ترجمہ دیوبندی اکابر کا ہے

مزے کی بات یہ ہے کہ جس ترجمے پر آپ نے کفر وارتداد کا حکم جڑا ہے وہ ترجمہ اعلیٰ حضرت کا نہیں، وہ خود آپ کے اکابر کا ہے۔ چنانچہ آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ''بیان القرآن'' میں اور محمود الحسن دیوبندی نے تفسیر عثمانی میں وہی ترجمہ کیا ہے جس پر آپ نے کفر کا حکم عائد کیا ہے۔ اب خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ آپ کافر ہیں یا آپ کے اکابر۔ رہ گئی بات فتاویٰ بریلی شریف کی تو اگر آپ اپنے باپ کی اصلی اولاد ہو تو پورے فتاویٰ بریلی شریف میں اپنا یہ جملہ کہیں بھی دکھا دو کہ ایسا ترجمہ کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ مگر جس کی اصل ہی میں خطا ہو اس سے خیانت اور فریب کے علاوہ اور کس چیز کی امید کی جا سکتی ہے۔

ع　　الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

اکیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ

(۳)　**یہ رہا آپ کا تیسرا فراڈ:۔** اکیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ علمائے حرمین شریفین نے علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی بلکہ امام احمد رضا اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تکفیر کی ہے۔ کیا یہ اکیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ نہیں ہے۔ ہم پھر اپنا جملہ دہراتے ہیں کہ اگر تمہارے اصل میں خطا نہیں ہے تو لاؤ علمائے حرمین کا وہ فتویٰ، وہ دستاویز جس میں اعلیٰ حضرت اور سید نعیم الدین مراد آبادی

رحمہما اللہ کی تکفیر کی گئی ہے۔

مگر آج سے تقریباً ۱۱۳/ایک سو تیرہ سال پہلے ہی علمائے حرمین شریفین نے جن حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، چاروں مسالک کے تقریباً ۳۶/مفتیان کرام نے نام بنام تمہارے اکابر کی تکفیر کی ہے اور یہاں لکھ دیا کہ ''مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ'' حسام الحرمین میں چھپ کر ساری دنیا میں تمہارے کفر وارتداد کا ڈنکا بجا رہی ہے اور تمہارے سروں پر عذاب الٰہی بن کر چھائی ہوئی ہے۔ کیوں کہ خود تمہارے اکابرین نے تسلیم کیا ہے کہ حرمین شریفین نے اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کی ہے۔ دیکھو یہ ہے مرتضیٰ حسن در بھنگی کی کتاب 'اشد العذاب' اور حسین احمد ٹانڈوی کی سوانح حیات ''چراغ محمد'' اور پڑھ لو ''المہند'' کا مقالہ جس پر تقریباً سارے ہی علمائے دیوبند نے دستخط کیئے کس قدر حیرت کی بات ہے کہ تمہارے سارے اکابرین تسلیم کر رہے ہیں اور تم پوری بے حیائی سے اسی کا انکار کر رہے ہو تو اب تم ہی فیصلہ کرو کہ تم سچے ہو یا تمہارے اکابر۔

اور یہ بات تم خود بھی اچھی طرح جانتے ہو بلکہ اسی کلپ میں تم نے خود اقرار کیا ہے کہ علمائے حرمین نے تکفیر کا جو فتویٰ دیا تھا اسے واپس لے لیا۔ سوال یہ ہے کہ جب علمائے حرمین نے بقول تمہارے کفر کا فتویٰ دیا ہی نہیں تو واپس کیسے لے لیا۔ سچ ہے چور بھاگتا ہے مگر نشان قدم چھوڑ جاتا ہے۔ مگر بے حیائی اور ڈھٹائی کے علاوہ اور تمہارے پاس ہے ہی کیا۔ سچ فرمایا رب قدیر نے: ''وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا''، یعنی ظلم اور تعلّی کی وجہ سے وہ نہ مانے حالاں کہ ان کے دل مان چکے تھے۔

(۴)　**یہ رہا آپ کا چوتھا فراڈ:۔** آپ نے کہا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے نقش

نعلِ پاک پر اسمائے مبارکہ لکھنا جائز قرار دیا۔ پھر آپ نے اقتدار احمد خان نعیمی کی کتاب سے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایسا فتویٰ دینا گستاخی اور بے ادبی ہے۔

دراصل یہ حرکت بھی آپ کے دیدہ و دانستہ تجاہل کی ناپاک سازش ہے۔ ورنہ جہاں اعلیٰ حضرت کی عبارت آپ نے اٹھائی وہیں اعلیٰ حضرت نے عین شئی ءاور اس کی تمثیل کے فرق کو واضح کر دیا ہے۔ اور پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فعل اور حضرت سعید بن جبیر کی حدیث کی روشنی میں پورے شرح وبسط کے ساتھ اپنے موقف کو اس طرح ثابت کیا ہے۔ اگر فراڈ بازی سے فرصت ملے تو وہ مایہ ناز رسالہ بدرالانوار فی آداب الآثار کا مطالعہ کر لیجئے۔ مگر:

ع آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

رہی بات مفتی اقتدار احمد نعیمی کی تو جو شخص پہلے ہی اہل سنت کے اجماعی مسائل سے خروج کر چکا ہو حتیٰ کہ دیت کے مسئلے میں امام ابوحنیفہ سے بھی اختلاف کر چکا ہو اس کی بات اہل سنت کے خلاف کیوں کر حجت ہو سکتی ہے۔ مگر آپ نے اپنی فطری عیاری اور مکاری سے اس قدر مجبور ہیں کہ کچھ نہیں ملا تو اس بار اپنے فراڈ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انھیں کے کاندھوں پر بندوق رکھ دی۔

ہمیں گستاخ ثابت کرنے کے شوق نے

اپنے اکابر کو گستاخ ثابت کر دیا

(۵) **یہ رہا آپ کا پانچواں فراڈ:** ۔ آپ نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ پھر مولانا فیض احمد اویسی کی کتاب سے اعتراض وارد کیا کہ ایسا فتویٰ بے ادبی اور گستاخی ہے۔ مکر وفریب اور دسیسہ کاری نے دیکھئے آپ کو کس قعر مذلت میں پھینک دیا ہے کہ ہمیں گستاخ ثابت کرنے کے شوق میں اپنے اکابرین ہی کو گستاخ ثابت کر بیٹھے۔

ع ایسی ضد کا کیا ٹھکانہ دین پہچان کر
ہم ہوئے مسلم تو وہ مسلم ہی کافر ہو گیا

بات بالکل واضح ہے کہ جنابت کی حالت میں قرآن شریف کے علاوہ جملہ اوراد و وظائف حتیٰ کہ درود بھی پڑھنا بلا شبہ جائز ہے۔ یہی جمہور فقہاء احناف کا مذہب مہذب اور ان کی کتب میں مصرح ہے اور اسی کو اعلیٰ حضرت نے بھی بیان فرمایا اب اس کے خلاف کسی بھی عالم کی بات خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو قابلِ قبول نہیں۔ بلا شبہ یہ اس کے قلم کی لغزش ہے۔

اس کے بعد بھی اگر آپ گستاخی کی ضد لئے بیٹھے ہیں تو آیئے اب آپ کو آپ کے گھر کی سیر کرادوں۔ یہ ہے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، سوال نمبر ۳۱۰، ۲۷۰، بتاریخ ۲۷ر نومبر ۲۰۱۰ء کے جواب میں مفتی دیوبند نے صاف لکھا ہے کہ جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

اگراب بھی کچھ شبہ رہ گیا ہے تو کلیجہ تھام کر اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کی بہشتی زیور پڑھ لیجئے۔آں جناب نے تو حیض ونفاس کی حالت میں عورتوں کو ہجے کے ساتھ ساتھ قرآن مقدس پڑھانے کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔

ع ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(۶) **یہ رہا آپ کا چھٹا فراڈ**:۔آپ نے کہا کہ آپ کے اکابرین گستاخیاں کر چکے ہیں۔بزعم خویش، یہ عنوان تو آپ نے بڑا دھماکہ خیز اٹھایا تھا مگر حال یہ ہوا کہ:

ع تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے پر یہ تماشا نہ ہوا

فریب کاری، کذب بیانی اور عبارتوں میں جعل سازی کرنا ہی اگر آپ کے دلائل ہیں تو یہ آپ کو ہی مبارک ہو۔کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اپنے اکابر کی کھلی ہوئی گستاخیوں پر سے کفر اٹھانے میں مایوس ہوگئے تو ہمارے اکابرین کی کتابوں میں چھیڑ چھاڑ کر کے زبردستی گستاخانہ عبارت بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے مگر یہ بھول گئے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ جیسے جعل سازوں کو آج سے ۱۴سو سال پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا: ''اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ'' کہ مومن کی فراست ایمانی سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

خود دیکھ لیجئے کہ آپ کی فراڈ بازی کا ہم نے کیسا پردہ فاش کیا ہے۔مگر اب آیئے! ہم آپ کو خود آپ کے گھر کے بزرگوں کی وہ کھلی کھلی گستاخیاں دکھادیں جس پر ناک رگڑ رگڑ کر آپ مرجائیں گے مگر اسے غلط ثابت نہیں کر پائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

یہ ہیں آپ کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی۔یہ جناب آپ کے امام ربانی مولوی رشید احمد کی موت پر مرثیہ خوانی کرتے ہوئے مولوی رشید احمد کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ اس انداز میں للکارتے ہیں:

مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

یعنی اے عیسیٰ آپ نے صرف مردے جلائے، یہ کیا کمال ہے؟ کمال تو ہمارے شیخ میں ہے کہ مردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہیں دیا۔یہ اور بات ہے کہ آنجناب خود ہی مر گئے۔

اگر آپ کا ضمیر مردہ نہیں ہوگیا تو خود بتایئے! اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرنا، ان کی شان میں کھلی گستاخی ہے یا نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاذ بننے کا ناپاک شوق

اور سنئے! یہ براہین قاطعہ۔اس میں یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں۔فرمایا جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔

اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ پڑھانے کا ذرہ برابر بھی احسان مانتے ہوتو

خدارا سینے پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ جس شان میں اللہ تعالیٰ نے ''یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ'' فرمایا۔ جنھیں ''عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ'' کا مژدہ سنایا اور ساری دنیا کے لئے معلم انسانیت بنا کر بھیجا۔ جن کی عظمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کا کوئی استاذ نہ بنایا۔ سب کچھ خود ہی سکھایا۔ اس کے باوجود علمائے دیوبند ساری دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اردو زبان میں ہم حضور کے بھی استاذ ہیں کہ جب تک حضور نے ہم سے اور ہمارے مدرسے سے اپنا معاملہ نہ جوڑا وہ اس زبان سے قطعاً جاہل تھے۔ اس لئے آگے بڑے فخر سے لکھتا ہے: ''سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا'' معاذ اللہ رب العلمین، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ خود بتایئے! یہ شان اقدس میں سخت توہین ہے یا نہیں؟

حضور ﷺ کو باورچی ثابت کرنا گستاخی ہے

اور آگے بڑھئے! یہ ہے آپ کے گھر کی بڑی معتبر کتاب ''تذکرۃ الرشید''۔ اس میں صاف لکھا ہوا ہے:

''کہ اعلیٰ حضرت یعنی حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا: ''اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں، اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا''

للہ انصاف! مولوی صاحب دیکھئے اپنے اکابرین کی شان کو بلند کرنے کے لئے

کیسے کیسے بیہودہ خواب گڑھے جا رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کس قدر گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ وہاں تو شاگرد ہی بنایا تھا یہاں تو اپنے مطبخ کا باورچی تک بنا ڈالا۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ۔

قریب ہے یار وروز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کب تک
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

مولوی صاحب! آپ کے اکابرین کی گستاخیوں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کسے بیان کروں، کسے چھوڑوں۔ یاد رکھئے! یہ ان گستاخیوں کے علاوہ ہیں جن پر علمائے حرمین پہلے ہی کفر وارتداد کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ مگر اب اخیر میں آپ کے حکیم الامت کے رسالہ ''الامداد'' پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ کی شان میں سخت گستاخی

یہ ہے رسالہ الامداد ۱۳۵۵ھ۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا تو میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کوئی کمسن عورت ہاتھ آئے گی۔ اس مناسبت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے جب نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔

کیا بے حیائی، بے شرمی، ڈھٹائی اور گستاخی کی اس سے بڑی کوئی مثال مل سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی تعبیر اپنے نفس خبیث سے کی اور حضرت عائشہ کی تعبیر اپنی کمسن بےگم سے کی۔ کیا کوئی بھنگی، چمار بھی اپنی ماں کو سن کر اپنی بیوی کی تعبیر

کرے گا وہ بھی ایسی ماں جن کے قدموں پر ساری دنیا کی مائیں قربان ہوں۔ ''تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا'' قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ پڑیں اور پہاڑ ڈھ جائیں۔

بتاؤ! یہ گستاخی ہے یا نہیں؟ میں شاباشی دیتا ہوں آپ کو کیوں کہ آپ پہلے دیوبندی مولوی ہیں جس نے گستاخ رسول کو حرامی تسلیم کیا ہے۔ مجھے شدت سے انتظار رہے گا کہ ان گستاخوں پر حرامی ہونے کا حکم آپ کب لگاتے ہیں۔

پیر جماعت علی شاہ اور پیر کرم شاہ ازہری کے خلاف غلط بیانی

(۷) **یہ رہا آپ کا ساتواں فراڈ**:۔ آپ نے کہا کہ پیر جماعت علی صاحب اور پیر کرم شاہ ازہری صاحب علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔ مولوی صاحب! یہ بھی آپ کا کھلا ہوا فراڈ اور مجرمانہ تجاہل ہے۔ ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اکابرین اہل سنت میں سے کوئی بھی ایسی شخصیت دکھایئے جس نے آپ کے اکابر کے کفریات پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی انھیں مسلمان اور موحد لکھا ہو۔ ''هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ''۔

اور پیر کرم شاہ ازہری کا اپنے موقف سے رجوع کر کے اہل سنت کے موقف کی تائید کرنا خود آپ کے اکابرین نے تسلیم کیا ہے۔ پڑھیئے اپنے گھر کی کتاب ''مطالعہ بریلویت''، جس میں خود آپ کے مولوی نے آپ کے جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اس

طرح جعل سازی اور چالبازی سے اپنے اکابر کو آپ مسلمان ثابت نہیں کر سکتے۔ کب تک ان کی لاش کو اپنے کاندھوں پر ڈھوتے رہیں گے؟ توبہ کیجئے اور سچے مسلمان بن جایئے۔

مرتضٰی حسن در بھنگی اور منظور نعمانی کی شکست

(۸) **یہ رہا آپ کا آٹھواں فراڈ**:۔ آپ نے کہا کہ مولوی مرتضٰی حسن در بھنگی بہاری بریلی میں کئی دن تک اعلیٰ حضرت کو للکارتے رہے مگر وہ سامنے نہ آئے۔ مولوی صاحب! آپ کی اس بے سر پیر کی کذب بیانی پر اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جس کے گندے عقیدے کے مطابق خود اس کا خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کے بندے کے جھوٹ کا کیا شکوہ کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی کہا کہ مولوی منظور نعمانی سنبھلی نے بریلی شریف کے مدرسے میں آکر شکست دی تھی۔ سچ کہا کسی نے: ''بے حیا باش ہر چہ خواہی کن'' بے حیا بن جا پھر جو دل میں آئے کرے۔ مولوی صاحب! کچھ تو شرم کیجئے اور کتنا جھوٹ بولیں گے آپ۔ آپ کے جھوٹ پر مولوی منظور کی روح بھی تڑپ رہی ہوگی۔ سنیئے! مولوی منظور سنبھلی دیوبندی اور حضور محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب گورداس پوری کے درمیان ''حفظ الایمان'' کی ناپاک عبارت پر یہ تاریخ ساز مناظرہ محرم ۱۳۵۴ھ میں اکبری مسجد پرانا شہر بریلی میں ہوا تھا۔ جس میں منظور سنبھلی ایسی ذلت آمیز شکست کے ساتھ بھاگے کہ زندگی بھر پھر دوبارہ بریلی کا رخ نہیں کیا۔ اس لئے اس مناظرے کا تاریخی نام ''قَدْ نَدَّ مَنْظُوْرُ'' ہے۔ جس کا عدد ۱۳۵۴ھ ہے۔ خود بریلی

کے دیوبندیوں نے کہا کہ مولانا نے تو ہماری ناک کٹا دی۔مگر آپ ہیں کہ الٹی ہی گنگا بہائے جارہے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

دیکھئے یہ ہے مناظرہ بریلی۔مولوی صاحب! آپ کو کون کون سا جھوٹ بتاؤں۔ آپ کی پوری کلپ میں جھوٹ اور فراڈ کے علاوہ ہے ہی کیا؟ آپ نے تو نہ جانے کس کی تصویر میرے نام کے ساتھ جوڑ دی اور مجھ ہی سے کہتے ہیں یہ لو اپنے ویڈیو پہ آنے کا کردار دیکھو۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۹) **یہ رہا آپ کا نواں فراڈ**:۔آپ نے کہا کہ حرمین سے تمہاری کیا عقیدت؟ تم وہاں کے ائمہ کو کافر کہتے ہو۔ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ہماری حرمین سے عقیدت تو جگ ظاہر ہے۔ہر سنی مسلمان کے دل کی تمنا یہی رہتی ہے کہ:

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

اشرف علی تھانوی نے اعلیٰ حضرت کو محبّ رسول قرار دیا

بلکہ ہمارے عشق کا کمال ہے کہ ہمارا فریق مخالف بھی ہمیں عاشق رسول ماننے پر مجبور ہے۔پڑھئے اشرف السوانح کی جلد اول۔خود آپ کے حکیم الامت نے تسلیم کیا ہے کہ مولانا احمد رضا خان محبّ رسول ہیں۔سبحان اللہ۔الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔مگر آپ کی حرمین سے کیسی عقیدت ہے اسے بھی سن

لیجئے۔آپ کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی فرماتے ہیں:

پھرتے تھے کعبہ میں بھی ڈھونڈتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے تھے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

اللہ اکبر کبیرہ! دیکھا آپ نے! یہ ہے حرم کعبہ سے آپ کی عقیدت! ساری دنیا کے مسلمان کعبہ شریف پہونچنے کی دعا کرتے ہیں مگر آپ لوگ اتنے بدنصیب ہیں کہ وہاں پہونچ کر بھی آپ کا دل کعبہ میں نہیں لگتا بلکہ گنگوہ تلاش کرتے ہو۔اور کعبہ سے دل لگے گا بھی کیسے؟ جس طرح بھنگی کو عطر کی خوشبو راس نہیں آتی اسی طرح بدبودار عقیدے کے بدبودار افراد کو مکے کی مشکبار فضائیں کیوں کر راس آسکتی ہیں۔اسی لئے تو وہ اپنے بدبودار ذوق کی تسکین کے لئے گنگوہ کی بدبودار گلیاں تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ایسا خبیث ذوق وشوق آپ ہی کو مبارک ہو۔

سچ ہی کہا ہے کسی نے:

ع خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

ہم حرم کے موجودہ ائمہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے اس کا جواب علامہ شامی نے ''ردالمحتار باب البغاۃ'' میں دے دیا کہ ابن عبدالوہاب نجدی وہابی نے اپنے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا۔حرمین طیبین پر چڑھائی کی۔ہزاروں مسلمانون کو شہید کیا۔ان کا خون بہانا ثواب سمجھتا تھا۔ان کے اموال کو غنیمت بنایا۔ہم اسے اور اس کے متبعین کو ان کے عقائد باطلہ کی وجہ سے اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔مگر تم تو نماز پڑھتے ہو۔اب آؤ سنو! تمہارے اکابرین ابن عبدالوہاب اور اس کے متبعین کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

ہمیں سے سب یہ کہتے ہیں کہ رکھ نیچی نظر اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

حسین احمد ٹانڈوی کا اقرار نامہ

یہ ہیں مولوی حسین احمد ٹانڈوی۔ یہ اپنے مشہور گالی نامہ ''الشہاب الثاقب'' میں فرماتے ہیں:

''محمد ابن عبدالوہاب نجدی خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا۔ ہزاروں کو شہید کیا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا تھا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا تھا۔ سلف صالحین کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے کلمات استعمال کرتا تھا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دنیا کافر ومشرک ہیں''۔

اب بتایئے! جو الزام آپ ہم پر لگا رہے تھے خود وہی الزام آپ پر آ گیا کہ نہیں۔ اسی کو کہتے ہیں: ''جس کا جوتا اسی کا سر''۔ کہئے مولوی صاحب! اب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث کو سامنے رکھ کر بتایئے کہ جب ایک مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے تو جو سارے مسلمانوں کی تکفیر کرے، انھیں قتل کرنا حلال جانے ان کے اموال کو غنیمت کا مال بنائے وہ کافر ہے یا نہیں؟

ع پر وہی گر پڑا کبوتر کا جس میں نامہ بندھا تھا دلبر کا

رشید احمد گنگوہی کا حسین احمد ٹانڈوی کے خلاف بیان

اب جگر تھام کر ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیجئے! فتاوی رشیدیہ میں آپ کے امام ربانی اسی ابن عبدالوہاب اور اس کے متبعین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

''محمد بن عبدالوہاب اچھا آدمی تھا۔ عامل بالحدیث تھا۔ شرک و بدعت سے روکتا تھا۔ اس کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے''۔

دونوں آپ ہی کے اکابر ہیں اور دونوں کی تحریریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔

مجھے آپ سے صرف یہ سوال کرنا ہے کہ بقول حسین احمد ٹانڈوی کے اگر ابن عبدالوہاب مکفر المسلمین تھا تو آپ کے مولوی رشید احمد اسی کو عامل بالحدیث بتا کر کافر ہوئے یا نہیں؟ اور اگر وہ مسلمان عامل بالحدیث تھا تو حسین احمد ٹانڈوی کافر ہوئے یا نہیں؟ اور ان دونوں میں سے آپ جس کی بھی غلامی کرو گے خود کافر ہو گے یا نہیں؟

ع عجب کچھ پھیر میں ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا وہ ادھڑا جو وہ ادھڑا تو یہ ٹانکا

میرے خیال میں اب تو آپ لوگوں کو استخارہ کر لینا چاہئے کہ علمائے دیوبند کی غلامی آپ کے حق میں کتنی مفید ہے؟

بے بنیاد الزام تراشی

(۱۰) **یہ رہا آپ کا دسواں فراڈ**:۔ آپ نے علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت پر انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ کسی نے بالکل سچ کہا ہے:

ع شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہو پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

آپ نے جس کتاب کا حوالہ دیا ہے اسی کتاب میں پورے شرح و بسط کے ساتھ ہمالہ سے بھی زیادہ مضبوط دلائل کے ذریعہ اس بے بنیاد الزام کی قلعی کھول دی گئی ہے۔ مگر لگتا ہے کہ علمائے اہل سنت کی دشمنی کی وجہ سے اللہ نے آپ کو کور باطن کے ساتھ کور ظاہر کے عذاب میں بھی مبتلا کر دیا ہے کہ کوئی صحیح سچی بات نظر ہی نہیں آتی اور نظر آئے بھی کیسے:

ع آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مگر آیئے ہم آپ کو انگریزوں کے کچھ ایسے وفادار ایجنٹوں اور زر خرید غلاموں سے ملاقات کراتے ہیں جن کے اقراری بیان کے بعد کسی اور دلیل اور ثبوت کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔

دیوبندی اکابر انگریزوں کے وفادار تھے

یہ دیکھئے! یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب ''مکالمۃ الصدرین'' اس کے مرتب مولوی طاہر احمد قاسمی ہیں۔ یہ رحمانی پریس دہلی سے چھپی ہے۔ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب جو جمعیت علمائے ہند کے ناظم ہیں وہ خود اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کہ مولوی الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو حکومت برطانیہ کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب روپیہ ملتا تھا''۔

سنا آپ نے! سچ ہے: ''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری''۔ آپ سے میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گاؤں گاؤں نگر نگر ڈگر ڈگر کلمہ اور نماز کی تبلیغ کرنے والی خالص اسلامی تبلیغی جماعت کو تثلیث کے پجاری آخر کس کام کے عوض میں یہ روپئے دیتے تھے۔ دال میں کچھ تو کالا ہے یا پوری دال ہی کالی ہے؟

اب اس کے جواب میں مولوی شبیر احمد دیوبندی نے سنسنی خیز بیان دیا ہے اس نے تو اکابر دیوبند کے چہرے سے حب الوطنی کے بہروپ کا سارا مکھوٹا اتار کر ساری دنیا کے سامنے انھیں بالکل ننگا کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''مولوی اشرف علی صاحب ہم سب کے مسلّم بزرگ اور پیشوا تھے مگر ان کے بارے میں بھی بعض لوگوں سے کہتے سنا ہے کہ ان کو بھی حکومت کی طرف سے چھ سو روپئے ماہوار ملتے تھے۔''

کیا اس کے بعد بھی کسی اور ثبوت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ مولانا اشرف علی تھانوی پر انگریزوں کی یہ کرم فرمائی اندرونِ خانہ کسی گہرے رشتے کی غماز نہیں؟ ہر ماہ پابندی سے اتنی بڑی رقم کس خدمت کے عوض دی جاتی تھی؟؟؟

اب خود ہی فیصلہ کیجئے کہ انگریز حکومت علماء دیوبند پر اس قدر مہربان کیوں تھی؟ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ اگر اب بھی کوئی شک وشبہ باقی رہ گیا ہو تو دل تھام کر اپنے امام ربانی مولوی رشید احمد صاحب کا یہ اقراری بیان بھی سن لیجئے!!!

یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب ''تذکرۃ الرشید'' مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

''بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ

قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم بلند کر دیا۔‘‘

اسے کہتے ہیں: ’’جب پیار کیا تو ڈرنا کیا‘‘۔ شاباش! وفادار ہو تو ایسا۔ لیجئے صاحب ڈنکے کی چوٹ پر اپنے امام ربانی کا بیان سن لیجئے۔ وہ انگریز جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا تھا، علماء کو شہید کر رہا تھا، ان کی املاک کو ضبط کر رہا تھا۔ آپ کے امام ربانی اسے رحمدل گورنمنٹ اور اس کے ظالمانہ دور حکومت کو امن و عافیت کا زمانہ بتا رہے ہیں۔ تھوڑا اور آگے بڑھئے! انگریز بہادر سے وفاداری اور جانثاری کا خود اقراری بیان بھی سماعت کر لیجئے۔ اسی کتاب میں آگے فرماتے ہیں:

’’جب میں حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو اس جھوٹ سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔‘‘

دیکھا آپ نے! کتنے حوصلے سے آپ کے امام ربانی انگریز سے اپنی وفاداری کا اقرار کیا ہے اور خدا کو چھوڑ کر تثلیث کے پجاریوں کے در پر اپنی زندگی کی دھائی دی ہے۔ کیا اس کے بعد علمائے دیوبند کے انگریز نوازی کی کوئی اور سند چاہئے؟؟؟

ع الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

انڈیا آتے ہو تو تمہارے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ آپ انڈیا آ کر اگر ہمیں گستاخ رسول ثابت نہ کر سکے تو آپ کو ممبئی کے چوراہے پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی یہ خواہش انشاء اللہ ہم آپ کی مرضی کے مطابق ہی پوری کریں گے۔ آپ تشریف تو لائیں۔ اطمینان رکھئے آپ کو لٹکانے کے لئے پھندہ تیار ہے۔

ع سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

دیوبندی کی بدحواسی

ہمیں لگتا ہے کہ مناظرے کا نام سن کر بدحواسی کی کچھ ایسی کیفیت آپ پر طاری ہوگئی ہے کہ ابھی سے آپ اپنا ذہنی توازن کھوتے جا رہے ہیں۔ سوچئے! ہم نے آپ سے دو مطالبے کئے تھے مگر آپ نے ان میں سے ایک بھی پورا نہیں کیا۔ پہلا مطالبہ تو یہ تھا کہ میں نے آپ سے آپ کے لیٹر پیڈ پر مجھ سے مناظرہ کرنے کی منظوری کا تصدیق نامہ مانگا تھا اور آپ نے اپنے شاگرد کو ہم سے بات کرنے کا وکالت نامہ تھما دیا۔ یہ آپ کی بدحواسی ہے یا نہیں؟ تصدیق نامہ اور وکالت نامہ میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ ثانیاً میں نے آپ سے انڈیا آ کر مجھ سے مناظرہ کرنے کی بات کی تھی لیکن الٹا آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر دے کر مجھ سے ویزے اور ٹکٹ کا پیسہ مانگنے لگے۔ عقل سے پیدل تو آپ کو پہلے ہی سمجھ گیا تھا مگر علمی معیار آپ کا اتنا گرا ہوگا اب ہوا۔ لگتا ہے آپ کی ابتدائی کتابیں بہت کمزور ہیں۔ میرا آڈیو آن کر کے پھر سے سن لیجئے؟ میرے الفاظ یہ ہیں:

’’اگر تم انڈیا آ کر آتے ہو تو تمہارے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی۔‘‘

مولوی صاحب! اب بتایئے آپ کا انڈیا آنے سے پہلے مجھ سے سفر کے اخراجات کا مطالبہ کرنا آپ کی اعلیٰ درجہ کی جہالت اور غایت درجہ کی بدحواسی ہے یا

نہیں؟اگراب بھی نہیں سمجھے تو سنیئے !میرا یہ جملہ کہ اگرتم انڈیا آتے ہوتو تمہارے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی، جملہ شرطیہ متصلہ ہے یا نہیں اور شرطیہ متصلہ وضع مقدم پر وضع تالی اور رفع مقدم پر رفع تالی کا نتیجہ دیتا ہے یا نہیں؟ تو جب تک وضع مقدم یعنی آپ کا انڈیا آنا نہ ہو وضع تالی یعنی اخراجات کا مطالبہ کرنا آپ کی جہالت ہے یا نہیں۔

مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ اگرتم مکہ جاؤ گے تو ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ پاؤ گے تو اس کا صاف مطلب یہی تو ہوا کہ اگر ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ پانا ہے تو پہلے مکہ جانا ہوگا۔ٹھیک اسی طرح میرا بھی جملہ ہے یعنی اگرا اخراجات چاہئے تو پہلے انڈیا آ کر مناظرہ کرنا ہوگا۔تو جس طرح مکہ آنے سے پہلے ایک لاکھ نیکی کا مطالبہ سراسر جہالت ہے اسی طرح انڈیا آنے سے پہلے اخراجات کا مطالبہ بھی مبنی بر جہالت ہے کہ اجزاء کا وجود موقوف ہوتا ہے شرط کے وجود پر۔تم شرط پوری کرو ہم جزا تمہارے حوالے کر دیں گے۔

کیا اسی علم وادراک پر علمائے اہل سنت کو چیلنج کرنے چلے تھے؟ اسی علمی معیار پر مناظرہ کروگے؟ کیا دیوبندیوں میں اب مناظرہ کرنے کے لئے ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو اردو کا ایک جملہ نہیں سمجھ سکتے، وہ حسام الحرمین پر مناظرہ کیا کریں گے۔

ع ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جب غور سے دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

اب تو مجھے لگتا ہے کہ بیکار ہی میں نے اپنا وقت ضائع کیا۔مناظرہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔بہتر ہوگا کہ تم اپنے اکابرین میں سے کسی کو لاؤ یا تمہاری نظر میں

تمہاری جماعت کا جو سب سے بڑا عالم اور مناظر ہو اسے پیش کرو تا کہ مناظرہ کرنے میں کچھ مزہ تو آئے۔

آپ نے ہمیں ایک ماہ کا وقت دیا تھا مگر ہم آپ کو دو ماہ کا وقت دیتے ہیں۔یہ بات آج ۸/جولائی ۲۰۱۵ء کو کہہ رہا ہوں اور ۸/دسمبر ۲۰۱۵ء تک میں آپ کا انتظار کروں گا۔اگر آپ نے اس دوران انڈیا آ کر ہم سے مناظرہ نہ کیا تو ہم اسے مناظرہ سے آپ کا فرار سمجھیں گے۔اور یاد رکھنا! رب کعبہ کی قسم اگرتم نے انڈیا آ کر ہم سے مناظرہ کیا تو انشاءاللہ ہم تمہارا وہ حال کریں گے کہ تمہاری آنے والی نسلیں رب قدیر کی بارگاہ میں دعا کریں گی کہ مولا دنیا میں بھیج کر کچھ بھی بنانا مگر دیوبندی مناظر مت بنانا۔اگر تو نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے تو ضرور آئے گا اور اگر کسی کتیا کا دودھ پیا ہے تو کبھی نہیں آئے گا۔

السلام علی من اتبع الھدی

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کا تیسرا ویڈیو کلپ

آج سے تقریباً چھتیس ۳۶/ ماہ قبل مناظر اسلام حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب کا ایک بیان انٹرنیٹ پر اپلوڈ ہوا۔عرصۂ دراز گزرنے کے باوجود کسی رضاخانی میں یہ غیرت پیدانہیں ہوئی کہ مناظر اسلام مولانا ابوایوب صاحب قادری کے اس بیان کا جواب دیتا۔ ہندوستان کے نام نہاد رضاخانی مولوی نے اس بیان کا جواب دینے کی کوشش کی جس میں وہ رضاخانی مولوی پوری طرح ناکام ہوا۔جس کا میں نے دندان شکن اور منھ توڑ جواب دیا تھا اور مین نے رضاخانیوں کے اپنے خانہ زاد اصول سے احمد رضاخان کا گستاخ رسول ہونا اور حرامی ہونا ثابت کیا تھا۔

میرے اس بیان کے جواب دینے کی دوبارہ اس رضاخانی ملانے کوشش کی جس میں وہ دوبارہ پوری طرح ناکام ہوا۔اس نے اپنے اس ویڈیو میں جو اس نے ہمارے اس بیان کا جواب دیا ہے، انتہائی دجل اور فریب کا مظاہر کیا ہے۔ہم ناظرین کے سامنے اس کے تمام دجل پیش کرنا چاہتے ہیں۔

نورالعرفان نامی کتاب کا حوالہ

اس کا پہلا دجل یہ ہے کہ ہم نے نورالعرفان کے حوالے سے حضورﷺ کا بتوں کے نام کا ذبیحہ کھانے کا قول پیش کیا جس پر یہ رضاخانی ملا چیخ اٹھا اور یہ کہا کہ نورالعرفا ن میں یہ عبارت نہیں ہے۔ہم نے پہلے جو نورالعرفان کا حوالہ پیش کیا اور اب پیش کیا اس میں یہی بات لکھی ہوئی ہے جو ہم نے پیش کی۔اب ہم ایک چیز کو پیش کرتے ہیں

اوراس کا عکس دکھانا چاہتے ہیں۔اس میں بھی یہی لکھی ہوئی ہے جو میں نے پہلے اپنے ویڈیو میں پیش کی تھی۔اس سے اس رضاخانی ملا کا دجل واضح ہوگیا کہ اس رضاخانی ملا نے دجل کا مظاہر کیا ہے۔

دوسری بات پاکستان کے ایک نام نہاد رضاخانی احمد رضا قاسمی کا اپنا ذاتی ادارہ انوارالعلوم کے مفتیوں نے ایک فتوی جاری کیا جب اسکے سامنے نورالعرفان کی اس عبا رت کو پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس عبارت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اب بریلوی کے اپنے گھر کے ادارہ کے مفتیوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ یہ عبارت بالکل صحیح ہے۔اب یہ کہنا کہ فلاں ایڈیشن میں ہے اور فلاں میں نہیں۔اب یہ بات غلط ثابت ہوگئی اوراس کا دجل کھل کر بالکل سامنے آگیا۔

اور یہ فتوی ہم نے اپنی اس کتاب دست وگریباں کے اندر پیش کردیا ہے کہ جس میں انوارالعلوم جو احمد سعید کاظمی کا اپنا ادارہ ہے،اس کے حوالے سے ہم نے مفتیوں کا فتوی پیش کیا کہ یہ عبارت بالکل صحیح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر ابوالخیر کی کتاب میں فاضل بریلوی کے ترجمہ کا انتساب

اس مفتی کا دوسرا دجل:۔ہم نے اپنے ویڈیو میں یہ بات پیش کی تھی اور حوالہ دیا تھا کہ ایک پاکستان کے مشہور رضاخانی مولوی ڈاکٹر ابوالخیر زبیر حیدر آبادی کا کہ اس نے اپنی کتاب ’’مغفرت ذنب‘‘ نامی کتاب کے اندر فاضل احمد رضا خان کا ترجمہ قرآن پیش کیا ہے اور ترجمہ قرآن پیش کرنے میں انہوں جس کتاب کا حوالہ دیا ہے اس کا نام انوار مصطفیٰ ہے تو صاحب زادہ ابوالخیر زبیر رضاخانی نے ’’انوار مصطفیٰ‘‘ کے حوالہ سے

احمد رضا خان کا ترجمہ قرآن یہ پیش کیا جس میں لکھا تھا کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معا
ف۔تو اس رضا خانی نے دجل کا مظاہر کرتے ہوئے کنز الایمان اٹھائی اور آپ کہنے لگا
کہ کنز الایمان میں یہ ترجمہ نہیں ہے۔جب کنز الایمان میں یہ ترجمہ نہیں ہے تو میرا اس
میں دھوکہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔رضا خانی یہ میرا دھوکہ نہیں بلکہ آپنے دھوکہ دیا ہے
۔ہم نے کسی اور کتاب کا حوالہ پیش کیا تھا اور آپ نے کنز الایمان اٹھائی، یہ آپ کا دجل
ہے اور واضح دجل ہے۔

پھر ہم نے فتاوی بریلی شریف سے ایک فتوی دکھایا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر
اور مرتد ہے اور واقعتہً جو ہم نے عکس پیش کیا اس میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے
والا کافر اور مرتد ہے۔اور ہم بڑی جرأت کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر آپ یہ حوالہ غلط
ثابت کردیں تو ہم آپ کو منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔

زید کے مختلف عقائد پیش کئے گئے ہیں اس میں ایک عقیدہ زید کا یہ بھی پیش کیا گیا
ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ سرکار کے اگلے پچھلے گناہ معاف۔اس پر مجموعی طور پر زید پر جو یہ
فتوی لگایا گیا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ زید کا یہ قول انتہائی بے باکی اور گستاخی ہے۔زید
اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے کافر اور مرتد ہو گیا ہے۔تو فتاوی بریلی شریف کے حوالہ سے
احمد رضا خان بریلی کافر اور مرتد ثابت ہو گیا۔جس کا جواب ان سے نہیں بن پایا اور
کنز الایمان کا جھوٹا حوالہ پیش کیا جبکہ کنز الایمان کا حوالہ ہم نے پیش نہیں کی تھی۔

نقش نعل پاک پر گفتگو

اس کا تیسرا دجل یہ ہے کہ ہم نے فتاوی رضویہ کے حوالہ سے احمد رضا خان کا ایک
فتوی پیش کیا تھا کہ احمد رضا خان نے یہ لکھا ہے کہ نقش نعل پاک پر اسماء مبارکہ لکھنا جائز
ہے۔اس رضا خانی ملا بجائے اسکے کہ یہ جواب دیتا تو اس نے اس گستاخی پر دلائل دینا
شروع کردیئے کہ یہ بات ٹھیک لکھی ہے۔تو گویا ہمارا حوالہ درست ثابت ہو گیا کہ فاضل
بریلوی احمد رضا خان نے یہ بات لکھی ہے۔پھر ہم نے اس پر جو فتوی پیش کیا، فتوی یہ
پیش کیا کہ پاکستان کے ایک نام نہاد رضا خانی عالم مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی نے
اس پر فتوی یہ لگایا کہ ایسا فتوی دینے والا گستاخ رسول ہے۔اس سے احمد رضا خان فا
ضل بریلوی کا گستاخ رسول ہونا اظہر من الشمس ہو گیا اور ثابت ہو گیا۔اس پر اس رضا
خانی ملا نے کہا کہ مفتی اقتدار احمد نعیمی اہل سنت میں سے نہیں ہے، اہل سنت سے خارج
ہے۔اس کو یہ پتہ نہیں کہ ان کہ اپنے گھر کی مشہور کتاب اس میں لکھا ہوا ہے یہ میرے پا
س کتاب ہے۔اس کتاب کا نام ریحان المقربین ہے کہ اسکے بالکل آخر صفحہ پر لکھا ہو
اہے کہ اگر مفتی اقتدار احمد نعیمی کی شان پوچھنی ہے وہ جا کر مفسر قرآن فیض احمد اویسی
سے پوچھے اور وہ جا کے پوچھے سید عرفان شاہ مشہدی سے اور وہ پوچھے سید محمد ہاشمی سے
اور وہ پوچھے ابوداود صادق بزروالا سے اور ان کی شان پوچھے اشرف جہانگیر صاحب
سے۔

یہ دیکھیں ایک اور کتاب ہے حیات حکیم الامت یہ بریلویوں کی مشہور کتاب ہے
اس میں مفتی اقتدار احمد نعیمی کو مفسر قرآن اور محدث کہا گیا ہے۔کیا یہ کم توصیف ہے

۔اور دیکھیں ایک تیسری کتاب ہے جس میں پاکستان کے مشہور رضا خانی مناظر اشرف سیالوی نے انکی توصیف اور تائید کی ہے اوران کے لئے تقریظانہ الفاظ لکھے ہیں۔ یہ تو پاکستان میں مشہور عالم ہیں اور آپکو اسکو کہہ رہے ہیں کہ غیر معتبر ہے۔تو مولانا آپ کتنے معتبر ہیں؟ وہ اتنے بڑے بریلوی مولوی کو غیر معتبر قرار دیں،آپ اپنا اتھاریٹی بتادیں کہ آپ کو کس نے معتبر قرار دیا ہے۔

حالت جنابت میں درود شریف پڑھنا

آپ کا چوتھا دجل ہم نے فتاوی رضویہ کے حوالہ سے یہ بات ثابت کی تھی کہ احمد رضا خان نے فتوی دیا ہے کہ جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے اور ہم نے اس کا گستاخ رسول ہونا یوں ثابت کیا ہم اپنے اصول سے نہیں بلکہ رضا خانیوں کے خانہ زادہ اصول سے احمد رضا بریلوی کا گستاخ رسول ہونا ثابت کیا۔اور جس کا ہم نے حوالہ پیش کیا اس کا نام مفتی فیض احمد اویسی ہے۔ وہ کم عالم نہیں ہیں بلکہ پاکستان کے مشہور بریلوی مصنف ہیں اور بہت سی کتب اپنے بریلوی کی تائید میں لکھی ہیں۔

تو بہر حال یہ بہت بڑا مصنف ہے جس نے یہ فتوی دیا ہے کہ ایسا کرنے والا گستاخ رسول ہے۔مولانا آپنے ہماری کتابوں کے حوالے دینا شروع کردیئے کہ آپ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے،آپ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔مولانا بحث یہ نہیں تھی کہ کس کی کتاب میں لکھا ہے اور کس کی کتاب میں نہیں۔ بحث یہ تھی کہ یہ فتوی احمد رضا خان کا ہے اوراس فتوے پر گستاخی فیض احمد اویسی نے۔تو لہٰذا آپکے گھر کے فتوے سے ثابت ہوگیا احمد رضا خان گستاخ رسول اور حرامی تھا۔آپ سے اس کا کوئی جواب نہیں ہو

ااور آپ نے پھر ایک حوالہ پیش کیا کہ مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ جنابت کی حالت میں قرآن پاک وقفہ سے پڑھنا جائز ہے۔مولانا اس پر کیا اعتراض کی بات ہے؟ مسئلہ تو بالاتفاق، یہ مسئلہ تو اتفاقی ہے۔

آپ اٹھائیے شامی اور عالمگیری اس کے اندر بھی یہ بات لکھی ہوئی ہے،کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔اور آپ کو چاہئے اگر آپ فتویٰ لگانا چاہتے ہیں تو آپ شامی اور عالمگیری پر بھی فتوی لگادیں۔

پیر مہر علی شاہ اورا کابر دیوبند کی تکفیر

آپ کا پانچواں دجل:۔آپ نے یہ کہا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے اکابر علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی اور اسکے سامنے یہ دیوبندیوں کے عقائد پیش نہیں ہوئے یہ آپ کا بہت بڑا دجل ہے اور آپ کا فراڈ ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے سامنے ہمارے عقائد پیش نہیں ہوئے۔ہم نے واضح کیا تھا اوران کی گھر کی کتابوں سے بریلویوں اور رضا خانیوں کی مشہور کتابوں سے ثابت کیا تھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اہل سنت دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔

یہ دیکھیں آپکے گھر کی کتاب ہے اوراس کتاب کے اندر مشہور رضا خانی ملا اور مناظر ہے اسکی کتاب ہے۔اس نے یہ بات اس میں ثابت کی ہے کہ پیر میر علی شاہ صاحب کہ سامنے حسام الحرمین پیش ہوئی تھی اور انہوں نے اس کا مطالعہ فرمایا تھا اس سے اختر رضا خان ملا کا دجل بالکل واضح ہوگیا۔لہٰذا حسام الحرمین کے فتوے کی رو سے احمد رضا خان نے یہ لکھا ''مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ'' تو پیر مہر علی شاہ صاحب کا

فر بنتے ہیں اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب کو آپ کافر نہیں کہتے تو آپ حسام الحرمین کے فتو ے کی رو سے کافر اور مرتد ہیں آپ اپنا مسلمان ہونا مومن ہونا ثابت کریں۔

دیوبندیوں کی کتاب میں ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے

اور آپ نے چھٹا دجل یہ دیا ہے کہ آپ نے ہمارے بعض کتابوں کا نام لے کر کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ۔ آپ نے یہ جھوٹ بولا ہے اور دجل کیا ہے۔ میں آپکو بڑی جرات کے ساتھ کہتا ہوں کہ کہ ہماری کسی ایک مستند کتاب سے دکھا دیں جس میں ہمارے اکابر نے یہ لکھا ہو کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ مولانا رضا خانی کا دجل اور فراڈ ہے۔ ہمارے کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ مولانا منظور نعمانی صاحب ہندوستان میں بریلی شریف میں آئے اور ان کو شکست ہوئی۔ مولانا! یہ بھی آپ کا دجل اور فراڈ ہے۔ مولانا منظور نعمانی صاحب نے حشمت علی خان قادری کو ناک چنے چبوا دیئے تھے۔ اور آپ کو یقین نہیں ہوتا تو میرے پاس کتاب آپ کے مسلک کی ہے۔ مسلک رضا خانی کی مشہور کتاب 'فوز المقال' ہے۔ اس کتاب میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جب مولانا حشمت علی خان کا مولانا منظور نعمانی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ آپ کے گھر کے مستند لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ مولانا منظور صاحب کھڑے ہوتے تھے تو انتہائی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بات کرتے تھے اور جب حشمت علی خان کھڑا ہوتا تھا تو آپ کے بڑے مستند علماء یہ کہتے ہیں حبل ما بین بے کار گفتگو کر رہے ہیں۔ اس کے پاس کوئی دلائل نہیں ہے آپ کے گھر کی کتاب سے ثابت کر دیا۔

قاضی مظہر حسین کو دیوبند بھیجنا

اور اس مناظرے کا کتنا اثر ہوا مولانا کرم الدین صاحب اس مناظرے سے متاثر ہوئے اور اپنے بیٹے قاضی مظہر حسین کو دیوبند بھیجا۔ وہ عالم بن کر آئے۔ اس مناظرے کی برکت سے قاضی مظہر حسین کی کاوش اور محنت سے ہزاروں لوگ بریلویوں سے تائب ہوئے اور اہل سنت دیوبند میں داخل ہوگئے۔

آپ نے ایک اور دھوکہ دیا آپ نے کہا حرمین کے علماء کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے یہ بات تسلیم کر لیا، مان لیا کہ حرمین کے علماء کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ جب حرمین کے علماء کے پیچھے آپ کی نماز نہیں ہوتی تو آپ کا حج بھی نہیں ہوتا۔ آپ اپنے کو روکیں وہاں حج کرنے بھی نہ جائیں وہاں عمرہ کرنے بھی نہ جائیں۔ تو بات کھل کے سامنے آگئی جو ہم نے مدعیٰ پیش کیا تھا کہ رضا خانی حرمین کے علماء کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہیں۔ تو آپ نے ہمارے مدعیٰ کو تسلیم کر لیا۔ گویا آپ نے یہ مان لیا۔ ہاں ہمارے رضا خانی مولوی حرمین کے علماء کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہیں یہ ہماری فتح ہے اور آپکی شکست ہے۔

اور دوسری بار آپ نے دجل یہ کیا کہ حرمین کے علماء اس کی جو فوٹو پیش کیا ہے وہ پروفیسر توصیف الرحمٰن غیر مقلد پاکستان کا پیش کیا ہے اور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ امام کعبہ ہے، یہ آپ کا دجل اور کھلا ہوا فراڈ ہے۔ یہ پروفیسر توصیف الرحمٰن غیر مقلد ہے جسکو آپ نے امام کعبہ بنایا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں شامی کا حوالہ

اور اگلا فراڈ آپ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں شامی کے حوالہ سے یہ لکھا شامی میں اسکو باغی قرار دیا گیا ہے۔ میں بڑی جرأت کے ساتھ اور بڑی غیرت کے ساتھ آپکو للکارتا ہوں کہ پوری شامی نہیں، آپ شامی کی شروحات کے اندر یہ بات دکھا دیں کہ جس میں یہ لکھا ہو کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب خود باغی تھا۔ شامی میں تو اسکے پیروکاروں کو باغی کہا گیا اس کو باغی نہیں کہا گیا تو آپنے جھوٹ اور دجل سے کام لیا ہے۔

رشید احمد گنگوہی اور رحمدل گورنمنٹ

اور آپ کا دسواں دجل: آپ نے کہا تذکرۃ الرشید میں حجۃ الاسلام قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے بات لکھی ہے کہ رحم دل گورنمنٹ، میں بڑی جرأت کے ساتھ آپکو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات مولانا رشید گنگوہی نے نہیں لکھی یہ آپنے جھوٹ بولا ہے اور دجل سے کام لیا ہے۔ باقی آپنے یہ کہا کہ سرکار کا لفظ موجود ہے اب سرکار سے انگلش گورنمنٹ آپنے مراد لی یہ آپ کا دجل اور جھوٹ ہے سرکار سے ہمارے اکابر کی مراد سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو جب سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو اب اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور اگر آپ کو اعتراض ہے تو یہ دیکھیں آپکے اپنے گھر کی کتاب ہے اس میں سرکار سے جناب نبی کریم صلی اللہ تعا علیہ وسلم کو لیا گیا ہے۔ اب آپ سرکار سے مراد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے سکتے ہیں تو ہم سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ لے سکتے ہیں۔

اگلا حوالہ آپ نے کہا کہ ہمارے اکابر انگریز ایجنٹ نہیں تھے۔ مولانا! جو ہم نے حوالے پیش کئے، ہم نے ''اثبات نسب'' کا حوالہ پیش کیا ہے جس میں پیر جماعت علی شاہ کے حوالہ سے لکھا کہ وہ انگریزوں کو تعویذ دیتے تھے تاکہ ترکیوں کا خیال نہ لگے۔ تو کیا یہ انگریز نوازی کا ثبوت نہیں ہے؟ یہ دیکھو دوسری کتاب 'غوث اعظم' ہے۔ یہ ہماری کتاب نہیں ہے بریلویوں کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کے اندر یہ بات واضح طور پر لکھی ہوئی ہے۔ رضاخانی نے یہ تسلیم کیا ہے۔ ان کے اپنے گھر کی مشہور اور معتبر کتاب ہے کہ ہمارے اکابر انگریز کے ساتھ ملکر اہل اسلام سے لڑتے رہے۔ تو انگریز کے ساتھ ملکر اہل اسلام کے خلاف مل کر لڑنا جہاد ہے یا بغاوت ہے؟ باغی آپ کے اکابر تھے اور آپ حکم کسی اور پر لگاتے ہیں۔ اور انگریزوں سے چندے کی جو بات کی تو انگریز سے چندہ لینا یہ آپ کا کام ہے یہ ہمارا کام نہیں ہے۔

پیر کرم شاہ ازہری کے عقائد پر گفتگو

اسی طرح آپ نے ایک اور دجل کیا آپنے کہا کہ پیر کرم شاہ ازہری انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لی تھی۔ اتنا بڑا جھوٹ دھوکہ معاذ اللہ۔ اس رضاخانی پر افسوس ہوتا ہے کہ جس نے ایک اپنے چھوٹی سی آڈیو کلپ کے اندر کتنے جھوٹ جمع کئے ہیں۔ ہم صرف تھوڑے سے جھوٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دیکھیں ایک کتاب، اس کتاب کا نام ہے 'علمی محاسبہ' اس کتاب میں پچاس سے زائد بریلوی علماء مفتیوں نے پیر کرم شاہ بریلوی کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔ اور اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ پیر کرم شاہ بریلوی کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کہ آپنے شک کیا، لہٰذا ان

مفتیوں کے فتوؤں سے آپ دائرہ اسلام سے خارج ہوگئے ہیں، آپ کافر ہوگئے ہیں۔ اب دوبارہ اپنا مومن ہونا، مسلم ہونا ثابت کریں۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ پیر کرم شاہ کا رجوع والا قول باطل ہے۔ تو آپ کا حوالہ جھوٹا ہوگیا اور آپ کا دجل کھل کر سامنے آگیا۔

اور آپنے کہا میری بات میں تضاد ہے۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ حرمین کے علماء نے فتوی دیا ہی نہیں اور کبھی میں نے یہ کہا کہ فتویٰ رجوع کرلی۔ مولانا! میری بات کا صاف مطلب یہ ہے کہ حرمین کے علماء فتوی دینے کے بعد جو رجوع کرلی تھی اس لئے ان کا فتویٰ ہمارے اوپر نہیں آتا، آپ کے اوپر لاگو ہوتا ہے۔ اور ہم نے باقاعدہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت کی جس میں مولانا عبدالستار خان نیازی اپنی کتاب 'اتحاد بین المسلمین' اس میں واضح طور پر لکھتے ہیں کہ حرمین کہ علماء نے احمد رضا خان بریلوی اور نعیم احمد مرادآبادی دونوں کو کافر اور مشرک قرار دیا یہ آپ کے گھر کی کتاب تھی۔ تو آپ روئے عبدالستار نیازی کی قبر پر اور آپ نے میرے اوپر یہ کہنا شروع کردیا، مولانا یہ فراڈ اور دھوکہ آپ نے دیا ہے۔

اور اگلی بات آپ نے ہمارے بعض اکابر کی عبارت پر اعتراضات کئے ہیں اور آپ نے کہا کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی الشہاب الثاقب میں گالیاں دی ہیں مولانا آپ کو یہ پتہ نہیں کہ مولانا شیخ احمد حسین صاحب مدنی نے یہ تو انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کی ہے۔

فاضل بریلوی کے تاریخی نام المختار پر اعتراض

اور ناظرین کرام! ہم آپکو بتانا چاہتے ہیں کہ احمد رضا کا دوسرا نام 'المختار' ہے۔ یہ نام چھپاتے ہیں بتاتے نہیں۔ ہے تو یہ چھپاتے کیوں ہو؟ آج آپ کو اس کی وجہ بتا دیتے ہیں۔ ہم اپنے گھر کی کتاب نہیں یہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی ذاتی کتاب پیش کرتے ہیں۔ 'ختم نبوت' کتاب اور اس کتاب میں فاضل بریلوی احمد رضا خان نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوسکتی جب تک تین کذاب اور دجال نہ آجائیں۔ اس میں ایک دجال کا نام 'المختار' بھی ہے۔ ہماری تحقیقات کے مطابق یہ مختار، احمد رضا خان بریلوی ہے۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ المختار کے اگر اعداد نکالے جائیں تو فاضل بریلوی احمد رضا خان کی تاریخ پیدائش بنتی ہے۔ اس حوالے سے بھی کذاب اور دجال ہے۔ یہ جو حسین مدنی نے اپنی کتاب میں بار بار کذاب اور دجال کہا ہے یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ یہ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو احمد رضا خان نے گالیاں دی ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہ آپ کی زبان ہے، یہ ہماری زبان نہیں ہے۔

بہرحال مولانا حسین احمد مدنی صاحب پر جو آپ نے اعتراض کیا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ اس سے اگر کوئی پوچھے وہ رضا خانی مجھ سے سوال کرے۔ آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ ہمارے بریلوی ہمارے رضا خانی احمد رضا خان کو نہیں مانتے ہیں تو ہم اپنی کتاب نہیں بلکہ آپ کے گھر کی کتاب کا حوالہ پیش کر

دیتے ہیں کہ صاحب زادہ ڈاکٹر ابوالخیر زبیر حیدرآبادی نے اپنی کتاب........میں یہ با
ت صاف طور پر لکھ دی ہے کہ بعض رضاخانی بریلوی احمد رضاخان کو نبیوں سے بڑھ کر ما
نتے ہیں۔ہم نے صرف نبی نہیں بلکہ نبی سے بڑھ کر آپ کی کتاب سے ثابت کردیا ہے
اس سے آپ کا دجل اورواضح ہوجاتا ہے۔

خواجہ قمرالدین سیالوی کے شعر پر اعتراض

آپ نے ایک شعر پر اعتراض کیا ہے۔مولانا اختر رضاخان صاحب! آپ اپنی
کتاب بھول گئے یہ میری ہاتھ میں ہے۔مشہور رضاخانی کی کتاب فوز المقال ہے۔اس
میں خواجہ قمرالدین سہالوی کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ عیسٰی کے معجزوں نے مردے جلا
دئے ہیں۔میرے آقا کے معجزے کو عیسٰی بنا دیئے معاذ اللہ استغفر اللہ۔یہاں پر آقا
سے مراد خواجہ قمرالدین سہالوی ہیں۔کیا خواجہ قمرالدین سہالوی عیسٰی بنا دیتے ہیں۔کیا
اس میں یہ کوالٹی ہے کہ وہ نبی بنا دیں۔میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ گستاخی نہیں
تو اور کیا ہے۔

اگلا حوالہ: یہ میرے پاس احمد رضاخان کی حدائق بخشش ہے اس کے اندر انہو
ں نے یوسف علیہ السلام کی گستاخی کی ہے۔اور غوث پاک کے بارے میں لکھا ہے کہ
میرے غوث کا حسن یوسف علیہ السلام کے حسن سے زیادہ ہے۔کیا یہ گستاخی نہیں ہے۔آ
پ بتائیں اور مناظرین بتائیں۔اور آگے لکھا کہ میرا شیخ غوث پاک آئینے کی سیدھی
سمت ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام آئینے کے دوسری سمت ہیں۔کیا یہ گستاخی نہیں
بنتی؟

حسین احمد ٹانڈوی کا اپنے موقف سے رجوع

اور اگلی بات: آپنے ہمارے پاس یہ کہا تھا کہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب
مدنی اور مولانا رشید احمد گنگوہی کی باتوں پر یہ اعتراض ہوتا ہے اور تضاد ثابت کیا۔آپ
کو پتہ نہیں مولانا رجوع کے بعد تضاد نہیں رہتا۔یہ دیکھئے میرے پاس کتاب ہے فتاوی
شیخ الاسلام اس میں لکھا ہوا ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی صاحب نے اپنے اس قول سے
رجوع کر لی تھی۔رجوع کے بعد تضاد کی بات ختم ہوجاتی ہے۔آپ نے ہمارے اکابر
کے بعض خوابوں پر اعتراض کیا ہے اختر رضاخان صاحب! کیا آپ کو پتہ نہیں؟ بسا اوقا
ت خواب کی ظاہری شکل بھیانک اور خطرناک ہوتی ہے اور اس کی تعبیر بہت اچھی ہوتی
ہے۔

تین خوابوں پر اعتراض

بہرحال آپ نے ان خوابوں پر گستاخی کا فتوی لگایا ہے۔اب آپ کے گھر کے
خواب پیش کرتے ہیں۔یہ میرے پاس مشہور رضاخانی کی کتاب ہے جو رضاخانی میں
بڑے مشہور ہیں۔'مرأۃ العاشقین' اس میں خواجہ شرف الدین سہالوی صاحب نے ایک
خواب نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو خواب آیا کہ قرآن اس کے سر پر اور اس کے پاؤں کے
نیچے اور دائیں بائیں بکھرا پڑا ہے۔اب میں اختر رضاخان سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ قر
آن پاک کی توہین نہیں ہے؟ قرآن پاک پاؤں کے نیچے آجائے تو کیا یہ توہین نہیں
ہے۔تو آپ کو اگر جرأت ہے، غیرت ہے اس پر بھی فتوی لگائیں۔

یہ دیکھیں میرے پاس دوسری کتاب ملفوظات احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ہے۔اس میں انہوں نے امام بخاری کے خواب کا واقعہ نقل کیا ہے کہ امام بخاری نے دیکھا کہ جناب نبی کریم صلی علیہ وسلم کے جسم اقدس پر مکھیاں بیٹھی ہیں۔میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر مکھیاں بیٹھیں ؟مکھی ناپاک گندی یہ بیٹھی ہے۔کیا آپ کے جسم پر بیٹھی تو یہ خواب بھی ہے آپ اس پر بھی گستاخی کا فتوی لگائیں۔

یہ تیسرا خواب: یہ ہے عرفان شریعت فاضل بریلوی کی اس میں ایک خواب نقل کیا ہے کہ غوث پاک نے امی عائشہ کا دودھ پیا اور کہا کہ واقعہ خواب ہے۔اس پر کوئی اعتراض نہیں؟ کیا امی صدیقہ عائشہ رفیعہ.......... ہے۔کیا یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں ہے؟ کیا ان کا دودھ پینا یہ کسی کے لئے جائز ہو جائے گا؟ کیا دودھ پیتے وقت ان کا پردہ نہیں اٹھے گا؟ کیا ان کے جسم کے ساتھ نہیں لگے گا؟ یہ گستاخی نہیں بنتی آپ کے اصول کی رو سے اور اس نے لکھا یہ واقعہ خواب ہے۔اگر مانا جائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں معاذ اللہ استغفر اللہ۔کیا اگر ہم یہ کہیں کہ کوئی رضا خانی اپنی ماں اور بہن کا دودھ پینے دے تو کیا یہ ہم خواب بیان کریں گے کہ مجھے خواب آیا ہے کہ میں نے فلا رضا خانی ماں بہن کا دودھ پیا ہے؟ تو کیا اس کو یہ گستاخی متنزلزل نہیں ہوگی۔اور اگر ہم یہ کہیں کہ اگر جانتے ہوئے فلاں رضا خانی کی ماں اور بہن کا دودھ پیا ہے کیا اس کو غصہ نہیں آئے گا؟ میرے اوپر کوئی جرأت نہیں کرے گا۔بہر حال یہ خوابوں پر تھا اس کا جواب میں نے دیا۔

اور دوسری بات: آپ نے کہا تھا کہ خواب ہے۔خوابوں پر اعتراض کئے مولانا!

حقیقت اور ہوتی خواب اور ہوتا ہے۔خواب اگر اس کی ظاہری صورت بھیانک خطرناک ہو اس کی تعبیر صحیح ہو جاتی ہے۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی کو حقیقت میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ قرار دیا گیا ہے معاذ اللہ۔میں اختر رضا، رضا خانی کہ میں اس سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اصول اور دلائل کے رو سے یہ گستاخی نہیں بنتی؟ یہ ہمارے گھر کی کتاب نہیں ہے۔یہ رضا خانیوں کی معتبر کتاب ہے۔

اور آپ نے الشیخ مولانا اشرف علی تھانوی کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے اشرف السوانح میں فاضل بریلوی کو محبّ رسول لکھا ہے۔تو میں یہ سوال آپ سے کرنا چاہتا ہوں، آپ سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا احمد رضا خان کی ساری گستاخانہ عبارت اور ساری کفری عبارت تھانوی صاحب کے سامنے پیش ہوئی تھیں؟ اگر ہوئی تھیں تو آپ اس کا حوالہ پیش کریں اور نہیں ہوئی تھیں تو آپ اپنے اصول کے رو سے یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔اور دوسری بات یہ ہے کہ الشیخ مولانا اشرف تھانوی کی صاحب بریلی اسٹیشن پر جب ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی اور تھانوی صاحب نے دیکھتے ہی کہہ دیا تھا یہ بھڑوہ معلوم ہوتا ہے۔تو جب دیکھنے سے بھڑوہ معلوم ہوتا ہے اس کی شکل بھڑوہ معلوم ہوتی تھی۔اور اگر عقائد واضح ہوتے تو عقائد پر ضرور شیخ صاحب فتوی لگاتے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کے سامنے احمد رضا خان کے عقائد پیش نہیں ہوئے تھے جو اس کے گستاخانہ اور کفریہ عقائد تھے۔

باقی آپ نے ایک دجل اور دھوکہ یہ بھی دیا ہے کہ آپ نے............ کے حوالے سے ہمارے اکابر کے خلاف ایک بات کہی ہے اختر رضا خان صاحب کیا آپ کو یہ پتہ نہیں ہے ایک جھوٹی کتاب ہے۔اور آپ نے جھوٹی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔اور شیخ

الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحب نے اپنی کتاب..............میں اس کتاب کو جھوٹا قرار دیا ہے۔اور آپنے یہ کہا..........گنگوہی کے ایک اور شعر پر اعتراض کیا تو مولانا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم حج کرنے کے لئے گئے وہاں پر دینی مسائل میں ہمیں دقت پیش آئی تو ہمیں گنگوہی صاحب یاد آئے کہ اے کاش گنگوہی صاحب ہوتے تو ہمیں دینی مسائل میں جو مشکلات پیش آئے ہیں اس پر وہ ہماری رہنمائی کر تے اور دوسرا یہ ہے کہ جب حرمین میں گئے اور ہمارا......صاف ہوگیا تو علمائے ربانین کی محبت ہمارے دل میں پیدا ہوگئی تو پھر ہمیں اس کی قدر و قیمت معلوم ہوئی کہ ہمیں علما ء ربانین کی اللہ کے یہاں کتنی قدر و قیمت ہے۔اور آپ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور آپ کو اپنے گھر کی کتابیں پتہ نہیں۔یہ رضا خانیوں کی مشہور کتاب ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ اب کسی کو کعبہ میں جا کر حج کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی شخص اپنے پیر کی قبر کا طواف کر لیتا ہے تو اس کا طواف بھی ہو جائے گا اور عمرہ بھی ہو جائے گا۔آپ کا حج آپ کے پیر کے قبر پر ہو جاتا ہے اور ہمارے پیر صاحب تو وہاں روضۂ رسول پہ جا کر اٹھا رہ سال حدیث کا درس دیتے رہے۔تمہیں تو اتنی بھی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔

اور باقی آپ نے یہ تصویر کے حوالہ سے آپ نے سامنے آکر اس طرح بھی وڈیو نہیں بنائی اور شاید یہ سمجھتے ہیں کہ تصویر سازی یہ حرام ہے اور آپ نے اس میں جو کار نامہ انجام دیا ہے اس کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں۔لیکن آپ مجھے دکھانا چاہتے ہیں یہ دیکھیں آپ کے گھر کی معتبر کتاب فتاوی یورپ میں لکھا ہے کہ تصویر بنانا حرام ہے۔ ایک اور دوسرا حوالہ یہ دیکھیں اظہار حقیقت یہ مشہور رضا خانی کتاب ہے۔اس میں لکھا ہے کہ تصویر کشی سے بت پرستی کا عقیدہ جو ہے وہ ترویج پاتا ہے۔یہ دو کتابیں۔تو میں

بڑی جرأت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اختر رضا خان نے کلپ بنایا ہے جس میں انہوں نے مولانا ابوایوب صاحب کی تصویریں بنائی ہے اور ان کے کارٹون بنائے ہیں، انکو برہنہ کر کے دکھایا ہے تو کیا یہ توہین نہیں ہے؟ کیا یہ تصویر نہیں ہے؟ کیا حکم شریعت آپ پر لاگو نہیں ہوتا کہ آپ اپنی تصویر تو نہ بنائیں بلکہ دوسروں کی تصویریں بناتے پھر یں،کیا آپ پر حرمت کا فتوی لاگو نہیں ہوتا؟ باقی آپ نے کارٹون بنائے ہیں،آپ نے ہمارے اکابر ہمارے شیخ مولانا ابوایوب صاحب کی توہین کی ہے۔تو کل اگر کوئی شخص اٹھ کر احمد رضا خان فاضل بریلوی کے کارٹون بنا دے جو انہوں نے طوائفہ اور زانیوں کو اپنی شرمگاہ دکھائی تھی،تو آپ اس کو توہین قرار دیں گے کہ نہیں؟ اسلئے میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایسی بکواس بند کریں اور ایسی گستاخانہ فوٹو شائع کرنا بند کردیں ورنہ اگر کسی نے احمد رضا خان کے فوٹو بنا دیئے اس کی توہین کر دی تو آپ کہیں گے یہ توہین ہے۔

باقی میں آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ دیکھئے کہ آپ کے اس آڈیو کلپ کا جواب میں نے دیا تھا۔آپ کو چاہئے تھا کہ آپ مجھ سے مخاطب ہوتے اور میری بات کا جواب دیتے۔آپ کے ساتھ میری بات ہے آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔آپ کے آڈیو کا جوا ب پہلے بھی میں نے دیا اور اب بھی دیتا ہوں اور اپنی انتہائی گندی اور بدتمیزی والی زبا ن پھر استعمال کی ہے۔آپ اس زبان کو بند کردیں اور بکواس کرنا بند کردیں ورنہ ہم احمد رضا کے کرتوت جو آپکے کتابوں میں لکھے ہیں پیش کریں گے اور احمد رضا خان کو بالکل ننگا کردیں گے۔

کیا آپ کی کتابوں میں یہ بات لکھی ہوئی نہیں ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے

رنڈیوں کو اپنی شرم گاہ دکھائی تھی؟ کیا آپ کی کتابوں میں یہ بات لکھی ہوئی نہیں ہے کہ احمد رضا خان کی بچپن سے عادت شریفہ تھی کہ رنڈیوں کو اپنی شرمگاہ دکھا دیتے تھے اپنے کرتے کا دامن اٹھا دیتے تھے۔

جناب اختر رضا خان صاحب! آپ نے ہمارے اوپر الزام لگایا کہ ہم انگریز کے ایجنٹ ہیں۔ میں نے بحوالہ ثابت کر دیا کہ جس کتاب کا آپ نے حوالہ پیش کیا وہ جھوٹی کتاب ہے۔اور آپ اپنے گھر کی کتابیں بھول گئے یہ میری ہاتھ میں مشہور رضا خانی کتاب رسائل رضویہ، یہ احمد رضا خان کے رسائل ہیں۔اس میں یہ بات واضح اور صاف طور پر لکھی ہوئی ہے کہ انگریز گورنمنٹ سے امداد لینا جائز ہے۔تو اختر رضا خان صاحب جب امداد جائز ہوگی تو آپ کو لینے میں کیا حرج ہے؟

اور یہ دیکھیں دوسری کتاب کا نام جہاد اسلامی ہے اس کتاب میں امریکہ کی سلامتی کی دعائیں مانگی گئیں ہیں اور امریکہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور امریکہ کے اشارے اور اجماع پر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔تو بجائے اس کے کہ اس کتاب کا نام جہاد اسلامی ہوتا اس کتاب کا نام فضائل امریکہ رکھنا چاہئے تھا۔یہ آپ کے گھر کی کتاب مطالعہ پاکستان، یہ پاکستان میں تنظیم المدارس جو رضا خانیوں کی تنظیم ہے اور متفقہ تنظیم، اس کے صفحہ پندرہ پہ لکھا ہوا ہے کہ سعید احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید دونوں نے جام شہادت نوش کیا اور انگریزوں کے خلاف جہاد کیا۔یہ آپ کے گھر کی کتاب ہے۔

اب آخر میں میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپنے ہمارے اس ویڈیو کا جواب دینے کی کوشش کی تو ہم سمجھیں گے کہ آپ مناظرہ کرنا نہیں چاہتے۔اب ہم فیصلہ کن بات کرنا چاہتے ہیں۔ہم نے آپکے کہنے پہ یہ بات کہی تھی کہ اگر آپ انڈیا آتے ہیں تو

آپکے اخراجات ہم دیں گے۔ہم نے کہا تھا آپ اخرجات بھجوایئے ہم انڈیا میں آنے کے لے تیار ہیں۔آپ اپنے وعدے سے مکر گئے ہیں۔ہمیں آپ کے مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں اللہ نے بڑا مال عطا کیا، آپ کو یہ مال مبارک ہو۔ہمیں آپ کا مال نہیں چاہئے۔ہم صرف آپ سے ایک مطالبہ چاہتے ہیں کہ اگر آپ واقعتاً مناظرہ کرنے میں مخلص ہیں اور مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اور احمد رضا خان اور اپنے عام بزرگوں کا ایمان ثابت کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیں صرف یہ کیجیے کہ آپ وہاں انڈیا کی حکومت سے اجازت نامہ ہمارے نام کا بھیج دیجئے۔رب محمد کی قسم اگر ہماری ٹیم انڈیا میں نہ آئی اور انڈیا میں آکر آپکے اکابر خصوصاً احمد رضا خان فاضل بریلوی کا ہم نے کفر اور گستاخ ہونا ثابت نہ کیا تو ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہماری سزا موت ہے۔ہم اب بھی کہتے ہیں ہماری سزا موت ہے۔آپ انڈیا سے باقاعدہ اجازت نامہ بھیجیں جو ہمارے نام کا ہو اور ہمیں یہ بھی گارنٹی دیں کہ ہماری حفاظت کی جائے گی اور ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچایا جائے گا۔ذات محمد کی قسم ہم آنے کے لئے بالکل تیار ہیں اور آپ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ہمیں پیسے کی ضرورت نہیں ہے ہم اپنے اخراجات پہ آئیں گے انشاء اللہ۔اور آپ کے ساتھ آکر مناظرہ کریں گے اور احمد رضا خان فاضل بریلوی اور تمام اکابر کا گستاخ رسول ہونا ثابت کریں گے۔

نہ خنجر چلے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ا ستغفر اللہ

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کے تیسرے ویڈیو کلپ کا دندان شکن جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء واشرف المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرونھا بھا ولھم آذان لا یسمعون بھا اولئک کاالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغافلون.

وقال اللہ تعالیٰ ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم.

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

محترم سامعین کرام! ۸؍جولائی ۲۰۱۵ء کو اس فقیر (محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی، خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ جوگیشوری ممبئی انڈیا) نے پاکستان کے بدنام زمانہ دیوبندی گروپ مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کے دوسرے ویڈیو کلپ کا دندان شکن جواب دے کر ان کو جس انجام تک پہونچا دیا تھا، اگر کوئی غیرت مند ہوتا تو زندگی بھر کسی کو منھ نہ دکھاتا۔ اس کے علاوہ مناظرہ کرنے کے لئے میں نے

۸؍اگست ۲۰۱۵ء تک کا وقت دیا تھا۔ وقت تو آج ختم ہوگیا مگر مناظرہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہاں مگران لوگوں نے کمال بے حیائی، ڈھٹائی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا تیسرا ویڈیو کلپ اپلوڈ کردیا۔ مگر اس میں بھی وہی پرانی حرکتیں، وہی فراڈ بازی، کذب بیانی، افترا پردازی، چالبازی اور دسیسہ کاری کا بھرپور مظاہرہ کرکے ثابت کردیا کہ ہمارے ایرادات قاہرہ کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ پورے کلپ میں ہمارے اعتراضات کا جواب دینا تو دور کی بات، اسے ٹچ کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوئی۔ اور جو جوابات دیئے ہیں، اگر نہ دیتے تو ہی اچھا ہوتا، کہ جواب دے کر تو اور بھی اپنی مٹی پلید کرلی۔ اب ہم مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کی تیسری کلپ کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرکے ان کے جواب کی حقیقت اوران کی عیاری ومکاری اور جہالت کو آشکارا کردینا چاہتے ہیں۔

ع برگِ حنا پہ لکھتا ہوں اب دردِ دل کی بات
شاید کہ رفتہ رفتہ لگے دلربا کے ہاتھ

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! آپ نے اپنی ویڈیو نمبر۲؍میں ''مغفرت ذنب'' نامی کتاب کے حوالہ سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ترجمۂ قرآن پیش کیا تھا ''کہ حضور کے اگلے پچھلے گناہ معاف'' پھر آپ نے ''فتاوی بریلی شریف'' کے حوالہ سے کہا کہ ''ایسا ترجمہ کرنے والا کافرومرتد ہے'' دیکھئے یہ ہے آپ کی ویڈیو نمبر۲،

اعلیٰ حضرت کے ترجمے کی بجائے
اشرف علی اور محمود الحسن کے ترجمہ پر حکم کفر

اس کا جواب دیتے ہوئے میں نے اپنے دوسرے آڈیو کلپ میں آپ کی ان دونوں باتوں کا جھوٹا ہونا، ناقابل تردید دلائل سے ثابت کر دیا تھا۔ اور یہ بات اچھی طرح واضح کر دی تھی کہ نہ تو اعلیٰ حضرت نے یہ ترجمہ کیا ہے اور نہ ہی فتاوی بریلی شریف میں ایسا ترجمہ کرنے والے کو کافر و مرتد کہا گیا ہے بلکہ جس ترجمہ پر آپ نے کفر وارتداد کا حکم لگایا تھا میں نے ثابت کر دیا تھا کہ یہ ترجمہ خود آپ کے اکابر کا ہے۔ چنانچہ آپ کے جامع المجد دین اشرف علی تھانوی نے ''بیان القرآن'' میں اور آپ کے شیخ الاسلام محمود الحسن دیوبندی نے ''تفسیر عثمانی'' میں یہی ترجمہ کیا ہے۔ دیکھئے بیان القرآن اور تفسیر عثمانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلکہ ہم نے آپ کی غیرت کو للکارتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر آپ اپنے باپ کی اصلی اولاد ہو تو پورے فتاوی بریلی شریف میں کہیں بھی دکھا دو کہ ایسا ترجمہ کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ اب اگر آپ اپنے باپ کی حلالی اولاد ہوتے تو فتاوی بریلی شریف میں کہیں بھی اپنا یہ جملہ دکھا دیتے۔ مگر آپ نے فتاوی بریلی شریف کے نام پر جو مکروفریب اور فراڈ بازی کی ہے، اس سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے آج کیا، قیامت کی صبح تک فتاوی بریلی شریف میں اپنا یہ جملہ ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ لازماً آپ کا حرامی ہونا خود بخود ثابت ہو گیا۔

تیسرے کلپ میں آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ آپ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتے، آپ نے دجل وفریب کا مظاہرہ کرتے ہوئے الٹے مجھ پر ہی دجل کا الزام لگا دیا کہ میں نے کنز الایمان شریف اٹھا کر آپ کے جھوٹ کا بھانڈا کیوں پھوڑ دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مغفرت ذم کا حوالہ دیا تھا آپ نے کنز الایمان کیوں اٹھائی؟ تو سنیئے!

اولاً سوال یہ ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کرتے ہوئے ترجمۂ قرآن پیش کیا تھا تو آپ ہی بتایئے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کا نام مغفرت ذم ہے یا کنز الایمان۔

ثانیاً: اگر کوئی یہ کہہ دے کہ مولوی مجاہد نے ارواح ثلاثہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ تھانوی صاحب نے جوا کھیلنے اور شراب پینے کو جائز قرار دیا ہے تو خود بتایئے کہ ناقل کے نقل پر حکم کفر لگا دیا جائے یا اصل کتاب سے مسئلہ کی تحقیق کر لی جائے۔ بتایئے! اصل کتاب سے مسئلہ کی تحقیق کرنے والا دجل وفریب سے کام لے رہا ہے یا انصاف و دیانت سے؟

ثالثاً: یہ جانتے ہوئے کہ اعلیٰ حضرت نے ایسا ترجمہ نہیں کیا ہے، اس کے باوجود ان پر حکم کفر وارتداد عائد کرنا بحکم حدیث خود اپنے کفر وارتداد کا کھلا ہوا اقرار ہے یا نہیں؟ ورنہ آپ ہی بتایئے آخر کس مصلحت کے پیش نظر آپ نے کنز الایمان سے ترجمہ کی تحقیق نہیں کی۔

رابعاً: یہ جانتے ہوئے کہ نقل عبارت میں ناقل، کاتب بلکہ ناشر سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ پھر بغیر تحقیق کئے صرف نقل شدہ عبارت پر ایسا شدید حکم لگانا انصاف

ودیانت کا خون اور فکر آخرت سے آزادی ہے یا نہیں۔

اب آیئے! آپ کی اس حرکت پر ہم آپ کو آپ کے گھر تک پہونچا دیتے ہیں۔

لیجئے! یہ ہیں آپ کے قطب الارشاد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ جب ان کی متعدد غلطیوں پر گرفت ہوئی تو آں جناب نے اس کے جواب میں فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے ''کہ مولف کی غلطی کے بجائے کاتب یا مطبع کی غلطی پر محمول کرنا چاہئے، مولف کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہئے، اور ایسا نہ کرنے والا انصاف و دیانت سے دور، اندیشۂ آخرت سے آزاد ہے''۔ (دیکھئے براہین قاطعہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

تو آپ اپنے قطب الارشاد کے اس فرمان کے مطابق انصاف و دیانت کا خون کرنے والے اور فکر آخرت سے آزاد ہوئے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم نے آپ کا جھوٹ سامعین پر واضح کر دیا اور آپ کے پاس اپنے جھوٹ کو چھپانے کا کوئی طریقہ نہیں تھا تو آپ نے ''چوری اور سینہ زوری'' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے، اپنی موروثی چالاکی اور عیاری سے اپنا سابقہ بیان ہی بدل ڈالا۔

ترجمہ اور عقیدہ میں فرق ہے

اور تیسرے کلپ میں ترجمہ کی بجائے بار بار عقیدے کی بات کرنے لگے۔ تو بات کھل کر سامنے آگئی کہ فتاوی بریلی شریف میں کسی ترجمہ پر فتوی نہیں بلکہ عقیدے پر فتوی ہے۔ تو آپ کے اس تیسرے کلپ سے خود آپ کے دوسرے کلپ کا جھوٹ اور فراڈ واضح ہو گیا۔ لہٰذا آپ کا خود اپنے ہی اقرار سے جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔ اور یہی ہمارا دعویٰ تھا۔ فللہ الحمد۔

ممکن ہے آپ نے یہاں ترجمہ اور عقیدہ کو ایک سمجھ لیا ہو اسی لئے ایک جگہ ترجمہ اور دوسری جگہ عقیدہ کی بات کی۔ اولاً تو یہ تحریف ہے۔ ثانیاً یہاں ترجمہ اور عقیدہ کو ایک سمجھنا آپ کی اعلیٰ درجہ کی جہالت ہے۔ بتایئے! کہ ترجمہ اور عقیدہ میں نسبت اربعہ میں سے کون سی نسبت ہے؟ کیا ہر ترجمہ عقیدہ ہو سکتا ہے؟ اب آیئے! ہم آپ پر آپ کی اس جہالت کو واضح کئے دیتے ہیں۔

انبیائے کرام معصوم ہیں اس کے خلاف عقیدہ الحاد ہے

انبیا علیہم السلام کا کفر و شرک اور عمداً جملہ گناہ کبائر اور ایسے گناہ صغائر سے جو لوگوں کی نفرت کا سبب بنیں پاک اور معصوم ہونا سواد اعظم اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ جس کی تصریح ائمہ اسلام نے اپنی کتب معتبرہ متداولہ میں بڑی وضاحت سے فرمادی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقہ اکبر، شرح فقہ اکبر، شفا شریف، نسیم الریاض، تفسیر روح البیان اور مواہب الدنیہ شریف وغیرہ۔

چنانچہ عالم ربانی فخر ہندوستان ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں:

''اِنَّھُمْ مَعْصُوْمُوْنَ عَنِ الْکُفْرِ قَبْلَ الْوَحْیِ وَبَعْدَہٗ بِالْاِجْمَاعِ وَکَذَا عَنِ تَعَمُّدِ الْکَبَائِرِ عِنْدَالْجُمْھُوْرِ''

اور تفسیر روح البیان میں ہے:

''اِنَّھُمْ کَانُوْا مُوْمِنِیْنَ قَبْلَ الْوَحْیِ مَعْصُوْمِیْنَ عَنِ الْکَبَائِرِ وَعَنِ الصَّغَائِرِ الْمُوْجِبَۃِ لِنَفْرَۃِ النَّاسِ عَنْھُمْ قَبْلَ الْبِعْثَۃِ وَبَعْدَھَا فَضْلًا عَنِ

الْکُفْرِ"

یہ تو عموماً جملہ انبیا علیہم السلام کی بات ہوئی اور خاص ہمارے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو اور بھی اعلیٰ وارفع ہے۔ چنانچہ اسی تفسیرات احمدیہ میں ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں:

"لَا خِلَافَ لِاَحَدٍ فِیْ اَنَّ نَبِیَّنَا عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یَرْتَکِبْ صَغِیْرَۃً وَ لَا کَبِیْرَۃً طُرْفَةَ عَیْنٍ قَبْلَ الْوَحْیِ وَ بَعْدَہٗ کَمَا ذَکَرَہٗ اَبُو حَنِیْفَةَ فِی الْفِقْهِ الْاَکْبَرِ"

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی گناہ صغیرہ یا کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ جیسا کہ خود امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ بلکہ خود آپ کے علماء نے بھی اپنی کتب فتاوی میں اسی عقیدہ کو ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ اٹھایئے فتاوی دارالعلوم دیوبند اور اپنے گھر کی کتاب احسن الفتاوی اور اپنے مرکزی جامعہ بنوریہ کراچی کا یہ فتوی جو بتاریخ 11.12.2014 جاری کیا گیا ہے۔ فتوی نمبر ۲۷۷۹۱ر میں ایک سوال ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی گناہ اور کوئی غلطی ہوئی ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مذکورہ ادارہ کے مفتی لکھتے ہیں: "اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں جب کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سید الانبیاء ہیں جن کے بارے میں گناہ یا غلطی کا تصور بھی گناہ ہے بلکہ باعث ضلالت ہے۔

اب بتایئے! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر گناہ سے معصوم ہونا امت کا اجماعی

عقیدہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گنہگار ماننے کا عقیدہ خلاف اجماع امت اور جہنمی عقیدہ ہوا یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ امت کے علماء نے اس قسم کی جملہ آیات جس میں بظاہر کذب، ظلم اور معصیت کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کی گئی ہے واجب التاویل اور مصروف عن الظاہر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام المحدثین محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "مدارج النبوۃ" میں وضاحت کے ساتھ اس کی تصریح فرما دی ہے۔ اور تفسیرات احمدیہ میں اس طرح ہے:

"اِذَا تَقَرَّرَ هٰذَا فَمَا نُقِلَ عَنِ الْاَنْبِیَاءِ مِمَّا یَشْعُرُ بِکِذْبٍ اَوْ مَعْصِیَةٍ فَمَا کَانَ مَنْقُوْلًا بِطَرِیْقِ الْاٰحَادِ فَمَرْدُوْدٌ وَمَا کَانَ مَنْقُوْلًا بِطَرِیْقِ التَّوَاتُرِ فَمَصْرُوْفٌ عَنْ ظَاهِرِہٖ اِنْ اَمْکَنَ وَاِلَّا فَمَحْمُوْلٌ عَلٰی تَرْکِ الْاَوْلٰی اَوْ کَوْنِهٖ قَبْلَ الْبِعْثَةِ"

مذکورہ تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ جن آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف کذب، ظلم یا معصیت کی نسبت کی گئی ہے، ان آیات کو ان کے ظاہری معنیٰ پر محمول نہیں کریں گے بلکہ وہ واجب التاویل اور مصروف عن الظاہر ہیں۔ لہٰذا اس کے ظاہری ترجمہ کا عقیدہ رکھنا امت کے اجماعی عقیدے کے خلاف الحاد اور بے دینی ہے۔

ثابت ہوگیا کہ ہر ترجمہ عقیدہ نہیں ہوسکتا۔ ورنہ خود بتایئے کہ قرآن مقدس کے پارہ نمبر ۸ر سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۵۴ر "ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ" کا ترجمہ دیوبندی مفتی شفیع نے یہ کیا ہے "کہ پھر بیٹھا تخت پر" ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ ترجمہ ہی دیوبندیوں کا عقیدہ بھی ہے؟۔

اسی طرح اسی سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۳/ ''قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا'' کا
ترجمہ آپ کے گلدستۂ تفسیر میں اس طرح ہے ''بولے وہ دونوں اے رب ہمارے ظلم کیا
ہم نے اپنی جان پر''۔ اسی طرح سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۵/ ''اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ'' کا
ترجمہ گنگوہی جی کے خلیفہ عاشق الٰہی میرٹھی نے کیا: ''اللہ ہنسی کرتا ہے ان کے ساتھ''۔

تو کیا واقعی تمہارا عقیدہ بھی یہی ہے؟ اب جب کہ ہم نے آپ کا جھوٹ اور آپ
کی جہالت دونوں کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔ آپ کے سامنے دو ہی راستے
ہیں، یا تو اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی فراڈ بازی کو تسلیم کر لیجئے، یا پھر علی
الاعلان اپنے حرامی ہونے کا اقرار کر لیجئے۔ باقی رہا آپ سے منہ مانگا انعام لینا تو اگر
آپ واقعی اپنے قول کے مطابق مجھے منہ مانگا انعام دینا چاہتے ہیں تو میرا انعام صرف یہ
ہے کہ اپنے دجل وفریب اور اپنی بدعقیدگی سے سچی توبہ کر کے اہل سنت والجماعت میں
داخل ہو جایئے۔

نور العرفان کی عبارت کی تحقیق

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا دوسرا فراڈ!!! آپ نے اپنے دوسرے
ویڈیو کلپ میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی
کرنے کا جھوٹا الزام لگاتے ہوئے ''نور العرفان'' کے جدید ایڈیشن کی ایک عبارت
پیش کی تھی جس میں آپ نے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ حضرت مفتی صاحب نے حضور
علیہ السلام کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ ''آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ
کھایا کرتے تھے'' میں نے اپنے دوسرے آڈیو کلپ میں آپ کے فراڈ کا پردہ چاک

کرتے ہوئے اولاً نور العرفان کا قدیم نسخہ پیش کیا تھا جس میں صاف لکھا ہے کہ بخاری
شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھایا،
پھر ہم نے بخاری شریف کی اس حدیث کو بھی پیش کر دیا تھا جس کے حوالے سے مفتی
صاحب علیہ الرحمہ نے عرفان شریعت میں یہ عبارت لکھی تھی۔

میرے اس دندان شکن جواب کے بعد آپ کا فراڈ جب پوری طرح واضح ہو گیا تو
آپ نے تیسرے کلپ میں پینترا بدلتے ہوئے پھر وہی مکاری کی اور نور العرفان کا
ایک اور جدید نسخہ لے کر سامنے آ گئے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس میں بھی نہ کا
لفظ نہیں ہے۔ حالانکہ اگر اس دیوبندی مولوی میں ذرہ برابر غیرت ہوتی تو قدیم اور اصلی
نسخوں کو سامنے لاتا۔ کیوں کہ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ جدید نسخوں میں اگر کمپوزنگ کی
غلطی ہو جائے تو جانچ پڑتال ہمیشہ قدیم نسخوں سے کی جاتی ہے۔ اور جب قدیم نسخوں
میں نہ کا لفظ موجود ہے تو پھر جدید نسخوں سے اعتراض کرنا محض ہٹ دھرمی اور فراڈ بازی
کے علاوہ اور کیا ہے؟ جب کہ سچائی تو یہ ہے کہ اس عبارت کو بلاوجہ اس مولوی نے متنازعہ
بنانے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ نور العرفان کی اس عبارت میں اگر یہ مولوی بدترین
خیانت کا ارتکاب نہ کرتا تو جدید وقدیم نسخوں کے اختلاف کے باوجود مسئلہ بڑی آسانی
سے حل ہو جاتا اور اس عبارت کی حقیقت خود بخود سامنے آ جاتی۔

سامعین غور کریں! نور العرفان کی یہ عبارت یہاں سے شروع ہوتی ہے ''بخاری
شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھایا''
اب اگر اس مولوی نے عبارت کو یہاں سے پیش کیا ہوتا جہاں سے یہ شروع ہو رہی ہے
تو جدید وقدیم نسخوں کے فرق کے باوجود یہ بات متعین ہو جاتی کہ آگے جو کچھ کہا جا رہا

ہے وہ بخاری شریف کے حوالہ سے ہے اور بخاری شریف میں وہ حدیث اس طرح ہے: "اِنِّیْ لَا اٰکُلُ مِمَّا اَنْ تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ" کہ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو، میں تو صرف اللہ کے نام کا ذبیحہ کھاتا ہوں۔ تو اس حدیث سے یہ مسئلہ کتنی آسانی سے حل ہو جاتا۔ مگر اس عیار نے دانستہ نور العرفان کی عبارت میں کاٹ چھانٹ کر کے فراڈ بازی کی بدترین مثال پیش کی ہے۔

چونکہ اب یہ ثابت ہو گیا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی نے بخاری کی حدیث کو بیان کیا ہے، خود اپنی کوئی بات بیان نہیں کی تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اب نسخوں کی تبدیلی سے آپ کی ذات پر کوئی الزام نہیں بنتا۔ مگر لگتا ہے کہ جب تک تم دیوبندیوں کو تمہارے گھر تک نہ پہونچا دیا جائے تمہیں قاعدے کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

فتاویٰ رشیدیہ میں بے جا تاویل

لو اب یہ بھی سن لو تمہارے شیخ الکل فی الکل مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے۔ اور وہ اپنی اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ دیکھو یہ ہے فتاوی رشیدیہ۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

دیکھا آپ نے صحابہ کی تکفیر کرنے والا گمراہ اور بے دین تو دور کی بات سنت

جماعت سے بھی خارج نہ ہوگا۔ جب اہل سنت نے اس عبارت پر گرفت کی تو تم دیوبندیوں نے بیچ سے 'نہ' کا لفظ ہٹا دیا۔ مگر اتنا ہوش نہ رہا کہ جملے کی ہیئت اس حرکت شنیعہ کی غماز ہے۔ اس لئے 'نہ' کا گیپ باقی رہا۔ یہ ہے دوسرا ایڈیشن جس میں 'نہ' کو ہٹا دیا گیا۔ مگر چور خواہ کتنا ہی چالاک ہو کوئی نہ کوئی ثبوت ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اور یہی غلطی تم دیوبندیوں سے ہوئی کہ تیسرے ایڈیشن میں 'نہ' ہٹانے کا جو گیپ تھا اسے تو بھر دیا مگر جملے کی ڈس بیلینس ہیئت تمہاری چوری کی خود گواہی دے رہی ہے۔

چنانچہ اب جدید ایڈیشن کا جملہ یہ ہے کہ:
"جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا"۔

اگر واقعی اس عبارت میں 'نہ' کا لفظ نہیں تھا تو ہر اردو داں جانتا ہے کہ جملہ اس طرح ہونا چاہئے تھا: "کہ وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہو جائے گا" اس کے بجائے 'ہوگا' کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ اس سے پہلے دانستہ طور پر کچھ گڑبڑی کی گئی ہے۔

اب بتاؤ! یہاں تو غلطی قدیم نسخے میں ہے اور اس کی اصلاح جدید نسخے میں کی جا رہی ہے۔ تو کیا رشید احمد کی یہ گستاخی جدید نسخوں کی تبدیلی سے ایمان بن جائے گی؟؟؟ تم نے تو دانستہ تحریف و خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے ایک بے غبار عبارت کو گستاخانہ بنانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اور خود اپنے گھر کی کھلی ہوئی گستاخی تمہیں نظر نہیں آئی۔

امین صفدر دیوبندی گستاخ رسول ہے

یہ ہے تمہارا مشہور مولوی اور مناظر امین صفدر اوکاڑوی، اس نے اپنی کتاب ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز، مکتبہ بخاری پشاور'' کے صفحہ ۳۸/ پر لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدہی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر نظر پڑتی رہی۔ **استغفر الله، معاذالله۔**

اب بتاؤ! کیا یہ کھلی ہوئی گستاخی ہے یا نہیں؟؟؟ جس نبی نے ہمیں عبادت کا سلیقہ سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اَنْ تَعْبُدَاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ'' کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ تو کیا جب حضور خود نماز پڑھیں گے تو حالت نماز میں آپ کتیا اور گدہی کی شرمگاہ دیکھیں گے۔

آخر مولوی امین صفدر اوکاڑوی کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ حضور علیہ السلام حالت نماز میں اللہ رب العزت کے انوار و تجلیات کے بجائے کتیا اور گدہی کی شرمگاہوں کو دیکھتے رہے۔ معاذ اللہ، بتاؤ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ کھلی ہوئی توہین اور گستاخی ہے یا نہیں؟؟؟

اب رہ گئی بات انوار العلوم کے فتویٰ کی جسے تم نے بڑی آن بان سے پیش کیا ہے تو یہ فتویٰ ہرگز ہمارے خلاف حجت نہیں، نہ ہی اسلامی اصول سے اور نہ ہی تمہارے خانہ زاد اصول سے۔ اسلامی اصول سے تو اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآئَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ'' مطلب یہ ہوا کہ فاسق جب کسی بات کی خبر دے تو اس کی تحقیق کر لو۔

اور اب تک کے تین کلپ میں آپ نے جو جھوٹ، فراڈ اور کذب بیانی کی ہے اس سے آپ کا فاسق معلن ہونا مکمل واضح ہے۔ جب کہ آپ کا اپنے عقائد باطلہ کی روشنی میں کافر و مرتد ہونا تو پہلے ہی سے ثابت ہے۔ تو جب تک ہماری کسی کتاب کا حوالہ نہ ہو، ہمارے خلاف کسی فاسق بلکہ کافر کی بات کیوں کر قابل قبول ہو سکتی ہے۔ اور تمہارے خانہ زاد اصول سے اس لئے حجت نہیں کہ تمہارا مشہور مولوی اور مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی نے اپنی کتاب ''بریلویت کا شیش محل'' کے صفحہ ۵۰/ میں خود یہ خانہ زاد اصول بیان کر دیا ہے کہ ایسے فتووں کا کچھ اعتبار نہیں جو کسی کتاب سے نقل نہیں کئے گئے ہیں۔

چنانچہ مولوی طاہر حسین لکھتا ہے: ''پہلی گذارش تو یہ ہے کہ مذکورہ فتوے کسی کتاب سے نقل نہیں کئے گئے جس پر اعتماد کیا جائے''۔ تو جب تم نے اس فتوے کو ہماری کسی کتاب سے نقل نہیں کیا تو یہ ہمارے خلاف کیسے حجت ہو سکتا ہے۔ اس فتوے کو تم نے اپنے آقا مولوی ابو ایوب قادری دیوبندی کی کتاب ''دست و گریباں'' سے نقل کیا ہے اور تمہارا اور تمہارے آقا کا حال ہم سب پر ظاہر کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب اپنے خانہ زاد اصول کو سامنے رکھ کر بتاؤ کہ کس منھ سے تم نے اس فتوے کو ہمارے خلاف پیش کیا ہے۔

مولوی صاحب! آپ نے اب تک ہمارے خلاف جس طرح غیر علمی اور سطحی انداز میں بے بنیاد اور پھسپھسے اعتراضات پیش کئے ہیں، اگر ہم چاہتے تو آپ کی ان حرکتوں کا اسی انداز میں بھرپور جواب دیتے، مگر ہم علمی وقار کو مجروح نہیں کرنا چاہتے۔

تاہم آپ کو آپ کی اوقات کا آئینہ دکھانے کے لئے چند قابل غور باتوں کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

سنئے! میں نے اپنے پہلے آڈیو کلپ میں یہ بات کہی تھی کہ گستاخ رسول کا حرامی ہونا قرآن کریم کی نص قطعی سے ثابت ہے۔ پھر بطور استدلال انتیسوے پارے سے سورۂ قلم کی آیت نمبر ۱۳ر پیش کی تھی۔ جس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ''عُتُلٍّ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ'' اس کے جواب میں آپ نے اپنی دوسری ویڈیو کلپ میں میری بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا تھا کہ واقعۃً آپ نے یہ بات ٹھیک کہی ہے۔ (یہاں اس کی آواز ڈب کی جائے)

لہٰذا آپ نے اپنے اقراری بیان سے تسلیم کرلیا کہ قرآن کریم میں گستاخ رسول کو حرامی کہا گیا ہے۔ اور آپ کے حکیم الامت تھانوی صاحب نے بھی اس آیت کریمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے حرام زادہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ دیکھئے اپنے تھانوی جی کا ترجمۂ قرآن۔ وہ لکھتے ہیں: ''ان سب کے علاوہ وہ حرام زادہ بھی ہے'' اور آپ کی جماعت کے ایک اور جید عالم مولوی زکریا تبلیغی نے بھی تھانوی صاحب کا ترجمہ قبول کرتے ہوئے اپنی کتاب ''فضائل اعمال'' باب درود شریف صفحہ ۷۶۷ر پر اس آیت کا یہی ترجمہ ذکر کیا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی اور آپ کے حکیم الامت تھانوی جی نیز مولوی زکریا تینوں نے قرآن مقدس کے ترجمے میں حرامی یا حرام زادہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود کے نزدیک دیوبندی اکابر گستاخ ہیں

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھئے! دیوبندی جماعت کے بڑے جید عالم ڈاکٹر خالد محمود اپنی کتاب مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ ۱۳۵ر پر لکھتے ہیں کہ قرآن پاک گالی سے یقیناً پاک ہے۔ زنیم کا لفظ کتنا مناسب ہے۔ اس کا معنی حرامی یا حرام زادہ ہرگز نہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ترجمہ میں حرامی یا حرام زادہ کا لفظ استعمال کرنا بقول ڈاکٹر خالد محمود کے قرآن میں گالی تسلیم کرنا ہے۔ اور قرآن گالیوں سے پاک نہیں !!!! معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر خالد محمود نے 'زنیم' کا ترجمہ اصل میں خطا یعنی حرامی یا حرام زادہ کرنے کو گستاخی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسی کتاب میں اسی صفحہ پر فرماتے ہیں: ''ایک گندہ معنی اصل میں خطا نکال کر کس گستاخی سے اسے متن قرآن کی طرف نسبت کردیا'' (دیکھئے مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ ۱۳۵)

لہٰذا مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی اور آپ کے حکیم الامت اور مولوی زکریا اپنے ہی ڈاکٹر خالد محمود کے مطابق قرآن مجید کے گستاخ ٹھہرے۔ اور قرآن مجید کی گستاخی کفر صریح ہے۔ تو بقول ڈاکٹر خالد محمود کے ان سب پر کفر صریح عائد ہوگیا۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔**

ع دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے نزدیک
اکابر دیوبند گستاخِ نبی ہیں

اور سنئے! آپ کے حکیم الامت تھانوی جی نے اپنے ترجمۂ قرآن پارہ ۳، سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹/ میں لکھا ہے: ''سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا''۔ اسی طرح آپ کے شیخ الہند نے اپنے ترجمۂ قرآن میں اور مولوی عبد الماجد دریا بادی نے اپنے ترجمہ میں اور مولوی عبد الحق حقانی دیوبندی نے تفسیر حقانی میں، مفتی شفیع دیوبندی نے معارف القرآن میں اور تم دیوبندیوں کے گلدستۂ تفسیر میں اور تمہارے دیوبندی مولوی سرفراز صفدر نے'' ازالۃ الریب'' میں صفحہ ۱۸۸/ پر مردے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ان تراجم میں کسے مردہ کہا گیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے تمہارے امام تھانوی جی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے'' یہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے'' تو معلوم ہوا کہ تمہارے دیوبندی اکابرین نے ایک نبی کے لئے مردہ کا لفظ استعمال کیا۔

اب جگر تھام کر ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھو!!! تمہارے ہی ایک جید عالم مولوی صفدر اوکاڑوی دیوبندی نے انبیاء علیہم السلام کو مردہ کہنا نبیوں کی توہین قرار دیا ہے۔ دیکھو مولوی صفدر اوکاڑوی کی کتاب'' خطبات صفدر'' جلد ۳، صفحہ ۳۱۹/ صاف لکھا ہوا ہے کہ انبیاء کی توہین نہ کیا کرو۔ اب مردہ مردہ کہنے سے توہین ہوتی ہے یا نہیں۔ پھر آگے لکھتا ہے مردارو! ان کو مردہ نہ کہا کرو اور نبیوں کی توہین نہ کیا کرو۔ تو تمہارے خانہ زاد اصول کے مطابق تمہارے مولوی صفدر اوکاڑوی کی بات سے تمہارے یہ سارے

اکابرین نبیوں کے گستاخ ہوئے یا نہیں؟ اور جب نبیوں کے گستاخ ہوئے تو بلا شبہ ان پر حکم کفر عائد ہوا۔ تو خود تمہارے گھر سے تمہارے خانہ زاد اصول کی روشنی میں تمہارے اکابرین کا کافر ہونا ثابت ہو گیا۔

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا چوتھا فراڈ۔ میں نے اپنے دوسرے آڈیو کلپ میں آپ کی جانب سے نقشِ نعلین پاک پر اعتراض کا دندان شکن جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے موقف کو انھیں کے دلائل کی روشنی میں پوری وضاحت کے ساتھ ثابت کر دیا تھا۔ ناظرین! ہماری دوسری آڈیو کلپ دیکھ لیں۔ اب اگر آپ میں ہمت ہوتی تو آپ ہمارے دلائل کا جواب دیتے اور اپنے دلائل سے اسے گستاخی ثابت کرتے۔ آپ کو حیا نہیں آئی کہ آپ نے اپنے تیسرے کلپ میں ہمارے ان دلائل پر ایک لفظ بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ چشم پوشی چہ معنیٰ دارد؟ بلکہ الٹے ہی پینترے بازی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گستاخی کا جواب نہیں دیا۔ اور دلائل دینے لگے۔ مولوی صاحب! پہلے اسے تم گستاخی ثابت تو کرو۔ بلکہ در حقیقت یہ تمہاری گستاخی ہے کہ تم نے اپنی جہالت کی وجہ سے ایک جائز اور مباح چیز کو گستاخی قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے تم خود شریعت کے گستاخ ہو۔

صحیح بات یہ ہے کہ تیسرے کلپ میں کہنے کے لئے آپ کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی لئے آپ نے اُسی پرانے فراڈ کو نیا جامہ پہنا کر سامنے لائے اور اقتدار احمد نعیمی کے حوالہ سے پھر اعتراض کیا۔ جب کہ ہم نے واضح طور پر بتا دیا تھا اور ثابت کر دیا تھا کہ اقتدار احمد نعیمی علمائے اہل سنت سے اختلاف کی وجہ سے غیر معتبر ہیں۔

عقائد اہل سنت سے اختلاف کرنے والا قابل حجت نہیں

جو شخص بھی اہل سنت والجماعت کے عقائد و معمولات سے اختلاف کرے گا خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم اور محدث ہو اس کی بات ہم اہل سنت والجماعت کے خلاف ہرگز حجت نہ ہوگی۔ یہ ایک اصولی بات تھی مگر اس کے باوجود آپ کی لاچاری اور دسیسہ کاری ہے کہ بار بار آپ اپنے اسی فراڈ کو دہرا رہے ہیں۔ اس لئے آیئے اب ہم آپ کو آپ کے گھر تک پہونچا دیتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے ایک سوال کا جواب دیجئے کہ آپ نے اپنے تیسرے کلپ میں ہمارے چند علماء کی باتوں کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اقتدار احمد نعیمی اہل سنت کے جید عالم ہیں۔

سوال یہ ہے کہ چند علماء کا کسی کی تعریف کر دینا یا اس کو عالم یا محدث لکھ دینا، کیا اس بات کی سند ہوگئی کہ اب یہ مستقبل میں اہل سنت سے اختلاف نہیں کرے گا۔ کیا یہ اس بات کی ضمانت ہوگئی کہ اب وہ کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا؟ تو پھر اہل سنت سے خروج سے قبل علماء کے تاثرات پیش کر کے انھیں معتبر قرار دینا آپ کا فراڈ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ بھی تو ممکن ہے کہ جن علماء نے ان کی تعریف کی اس وقت تک ان علماء کو ان کے خروج کی خبر نہ پہونچی ہو۔ مگر جب تک آپ لوگوں کو آپ کے گھر تک نہ پہونچا دیا جائے دماغ ٹھکانے نہیں آتا۔ اس لئے اب آیئے ہم آپ کو آپ کے گھر تک پہونچاتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے فارغین، مودودیت کے چنگل میں

دیکھئے یہ ہیں آپ کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی، یہ خود مودودی صاحب کے تعلق سے فرماتے ہیں، افسوس صد افسوس!!! کہ بہت سارے علماء اور فارغین دارالعلوم دیوبند بھی مودودی صاحب کے تلبیسات کا شکار ہو رہے ہیں۔ (دیکھئے مکتوبات حسین احمد مدنی صفحہ ۱۸) یعنی صاف اقرار کیا کہ بہت سارے دیوبندی علماء مودودی کے حامی ہوگئے تھے۔ لیکن پھر اسی کے حاشیے میں یہ لکھا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے۔ بعد میں تقریباً سارے علمائے حق اس جماعت سے علاحدہ ہوگئے تھے۔ تو خود ہی بتایئے کہ اگر کوئی حسین احمد مدنی کا مکتوب، جس وقت انھوں نے یہ بات لکھی تھی تمہارے خلاف بطور ثبوت پیش کرے، تو کیا تمہارے نزدیک حجت ہوگا؟ تو جب خود تمہارے اپنے اصول سے پہلے والی بات بعد کے لئے حجت نہیں تو کس منھ سے اقتدار احمد نعیمی کے تعلق سے تم نے ہمارے علماء کی پہلے والی بات کو بعد کے لئے حجت بنا کے پیش کیا ہے؟۔

رشید احمد گنگوہی کے نزدیک غلام احمد قادیانی نیک وصالح تھا

اور دیکھو! مرزا غلام احمد قادیانی نے نہایت گستاخانہ کتاب براہین احمدیہ لکھی تو ۱۳۰۱ھ میں مولوی محمد لدھیانوی وغیرہ نے مرزا قادیانی کو ملحد و زندیق قرار دیا۔ لیکن تمہارے دیوبندی امام مولوی رشید احمد گنگوہی نے ان حضرات کے فتاوی کو رد کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دیا تھا۔ (دیکھو فتاوی قادریہ صفحہ ۳)۔ یہاں تو مرزا قادیانی کے بارے میں خود تمہارے علماء اسے ملحد و زندیق قرار دے چکے پھر بھی گنگوہی

صاحب اسے مردصالح قرار دے رہے ہیں۔ مولوی رشید احمد پر دیوبندی علماء کیا حکم لگائیں گے یہ ان کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ اس کے باوجود کس منھ سے تم ہمارے علماء پر اعتراض کرتے ہو؟

اور سنو! اسی طرح تمہارے ایک دیوبندی مناظر مولوی عبدالغفور مہتمم مدرسہ تحفظ القرآن عیدگاہ صادق آباد، نے اپنی کتاب ''زہریلے تیر'' کے صفحہ ۳/ پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ایک مناظرے میں جب ایک سنی عالم نے دیوبندی مفتی رشید احمد لدھیانوی کی کتاب ''انورالرشید'' پر اعتراضات کرتے ہوئے دیوبندی عبدالغفور کو اپنی گرفت میں لیا تو اس نے اپنے ہی مولوی اور اس کی کتاب کو غیر معتبر قرار دے دیا۔ اس پر پھر سنی عالم نے دیوبندی عالم کی گرفت کرتے ہوئے تمہاری کتاب ''اکابرین علمائے دیوبند'' نکال کر مفتی رشید احمد کا معتبر ہونا ثابت کر دیا۔ مگر پھر بھی مولوی عبدالغفور نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ تو جناب! جب آپ صرف دامن چھڑانے کے لئے اپنے دیوبندی اکابرین کو غیر معتبر قرار دے سکتے ہیں تو کیا ہم کسی شخص کے اہل سنت سے خروج ثابت ہونے کے بعد بھی اسے غیر معتبر نہیں کہہ سکتے؟ حالانکہ یہ آپ کی پرانی عادت ہے کہ جب آپ چاروں شانے چت ہونے لگتے ہو تو کبھی اپنی ہی کتاب کو غیر معتبر تو کبھی جھوٹی کہہ دیتے ہو۔ اور اس سے بھی کام نہیں بنتا تو اپنے ہی اکابرین کو جھوٹا کہہ دیتے ہیں۔

یہ تو تمہارے اعتراضات کا جواب تھا۔ اب آیئے! ذرا آپ کا حساب بھی برابر کر دیں۔

نقش نعل پاک پر اعتراض اپنے اکابر کو کافر قرار دینا ہے

آپ نے اپنے تیسرے کلپ میں واضح طور پر تسلیم کرلیا ہے کہ نقش نعل پاک پر اسمائے مبارکہ لکھنا گستاخی ہے تو جواب دیجئے، اس پر درود شریف لکھنا گستاخی ہے یا نہیں؟ پھر اسے ایسی کتاب میں چھاپنا جس میں قرآن کی آیتیں، احادیث مبارکہ اسمائے حسنٰی اور درود شریف وغیرہ کلمات طیبات لکھے ہوں، اس کے سرورق پر یا درمیان میں کہیں بھی چھاپنا گستاخی ہے یا نہیں؟ کیا ایسا کرنے سے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اسمائے مبارکہ کی توہین نہیں ہوتی؟ یقیناً تمہارے اپنے خانہ زاد اصول کی روشنی میں یہ سب گستاخی اور بے ادبی ہے۔

مولوی صاحب! جس آن بان شان سے ابھی تک آپ اعلیٰ حضرت پر گرج رہے تھے، ذرا اپنے حکیم الامت پر بھی گستاخی اور بے ادبی کا فتویٰ لگا کر دکھایئے۔ چانچہ آپ کے حکیم الامت تھانوی جی نے اپنی کتاب 'زادالسعید' کے صفحہ ۵۵/ پر نقش نعلین شریف کا عکس شایع کروایا۔ جس کے اوپر'' صَلُّوا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ '' بھی لکھا ہوا ہے۔ اور اسی کتاب کے اندر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اللہ عزوجل کے اسمائے حسنٰی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ بھی لکھے ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۵/ پر ''نیل الشفا بنعل المصطفیٰ'' بھی لکھا ہے اور اسی صفحہ پر ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' بھی لکھی ہے۔ تو تمہارے اپنے خودساختہ اصول کی روشنی میں تمہارے تھانوی جی گستاخ ٹھہرے یا نہیں؟؟؟

ع پر وہی گر پڑا کبوتر کا
جس میں نامہ بندھا تھا دلبر کا

اوراگرتھانوی صاحب اس کے باوجود مسلمان ہیں تو تم اپنے اصول سے گستاخ ہوئے یانہیں؟ لاحَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ۔

سچ ہے:

خداجب دین لیتاہے توعقلیں چھین لیتا ہے

اگر بلڈ پریشر ہائی نہ ہوگیا ہوتو ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی کر یہ بھی سنیں! آپ کے حکیم الامت صاحب واقعی بہت بڑے حکیم تھے۔ سردست ان کی صرف ایک حکمت سماعت فرمالیں۔ آپ کے تھانوی جی نے اپنی کتاب ’اعمال قرآنی‘ کے صفحہ ۲۴ر پر حفاظت حمل کا ایک نسخہ بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ فلاں آیت قرآنی کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے۔ دیکھئے! یہ ہے آپ کے حکیم الامت کی کتاب ’اعمال قرآنی‘‘۔

سنا آپ نے! آپ تو نقش نعلین شریفین پر لکھنے کو گستاخی قرار دے رہے ہیں مگر آپ کے حکیم الامت نے تو قرآن مقدس کی آیت کو عورت کے رِحم پر باندھنے کا حکم دیا ہے۔ اگر ضمیر پوری طرح مردہ نہیں ہو چکا اور قرآن کریم کی ذرہ برابر عظمت تمہارے دل میں ہے تو للہ! خود فیصلہ کرو کہ یہ گستاخی ہے یانہیں؟

جمہور فقہاء کے بالمقابل کسی کا قول قابلِ قبول نہیں

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا پانچواں فراڈ۔ جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنے کے جواز پر مولانا فیض احمد اویسی کی کتاب سے اعتراض کرتے ہوئے آپ نے اسے گستاخی قرار دیا تھا۔ اس کا نہایت سنجیدہ اور علمی جواب ہم نے اپنی دوسری آڈیو کلپ میں دے دیا تھا۔ مگر آپ اپنی کج فہمی اور بدعقلی کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں

سکے۔ میری دوسری آڈیو کلپ پھر سے سن لیجئے۔ میرے جواب کا حاصل یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جولکھا ہے وہ جمہور فقہائے احناف کا مذہب ہے اور وہی درست ہے اور اسی کی تائید میں، میں نے آپ کے علماء کے کچھ فتاوے بھی پیش کئے تھے۔ اس سے صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ مسئلہ جو اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے، اتفاقی ہے۔ یہی جمہور فقہائے احناف نے بھی لکھا ہے۔ حتیٰ کہ خود تمہارے علماء نے بھی وہی لکھا ہے۔ اور اسی لئے میں نے آپ کے حکیم الامت صاحب کی بہشتی زیور والی عبارت بھی پیش کی تھی، تاکہ آپ خود اپنی زبان سے اس مسئلے کا اتفاقی ہونا تسلیم کرلیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔ تو ثابت ہوگیا کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے۔

لہٰذا اس موقف کے خلاف کسی بھی عالم کی تحریر خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو، یہ اس کا اپنا تفرد اور اس کے قلم کی لغزش ہے۔ اس لئے اگر آپ مولانا فیض احمد اویسی کے حوالہ سے اعتراض کرتے ہیں تو دراصل یہ صرف اعلیٰ حضرت پر ہی نہیں بلکہ جمہور فقہائے احناف، بلکہ خود تمہارے علماء پر اعتراض ہوگا۔ اور یہ آپ کی پرلے درجہ کی جہالت ہوگی۔

مولوی صاحب! کیوں بلاوجہ بات کو گھمارہے ہیں؟ اعتراض تو جب بنتا کہ ہم مولانا فیض احمد اویسی کی عبارت کو جمہور کے خلاف درست قرار دیتے اور اس کا دفاع کرتے۔ میرے اس واضح جواب کو تیسرے کلپ میں دجل بتانا یہ خود آپ کا دجل اور فراڈ ہے۔ مگر آپ نے جو یہ بات کہی کہ آپ اٹھایئے شامی اور عالمگیری، اس کے اندر بھی یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔ ہم آپ کی غیرت علم کو چیلنج کرتے ہیں کہ اسی اطلاق کے ساتھ شامی اور عالمگیری تو کیا، فقہائے

احناف کی کسی بھی معتبر کتاب میں نہیں دکھا سکتے۔ یہ آپ کا شامی اور عالمگیری پر بہتان ہے۔ پہلے توبہ کیجئے۔

دوسری بات! خطا کسی بھی محقق سے ہو سکتی ہے۔ تو اگر علامہ فیض احمد اویسی سے ہوئی تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اور آپ کے خانہ زاد اصول سے تو بالکل بھی نہیں۔ سنیئے! آپ کے حکیم الامت صاحب نے تو یہاں تک لکھ مارا ہے کہ واقعے کے تحقیق کی غلطی، علم وفضل، ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔ (دیکھئے اپنے حکیم الامت کی کتاب 'بوادر النوادر صفحہ ۱۹۷) مگر دیوبندی وہ قوم ہے کہ جب تک انھیں ان کے گھر کی چہار دیواری میں نہ پہونچا دیا جائے، ان کا دماغ ٹھکانے نہیں آتا۔

سنیئے! دیوبندی حکیم الامت نے زاد السعید صفحہ ۵۴۵ر میں، مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی نے فضائل اعمال باب فضائل درود کے صفحہ ۷۴۸ر میں، فتاوی دار العلوم دیوبند جلد اول کتاب الطہارۃ کے صفحہ ۱۳۷ر پر سوال نمبر ۱۲۷ر کے جواب میں، پھر بہشتی زیور حصہ دوم حیض ونفاس کے احکام کے بیان صفحہ ۷۳، مسئلہ ۹ر کے تحت، پھر تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۱۹۴ر میں اور علمائے دیوبند کے فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ جلد اول کتاب الذکر والدعاء والصلوٰۃ علی النبی کے صفحہ ۳۵۳ر میں، تمہاری ان تمام کتب میں یہ بات صاف طور پر لکھی ہوئی ہے کہ بے وضو اور حالت جنابت میں بلکہ حیض ونفاس کی حالت میں بھی ذکر واذکار، کلمہ شریف، درود شریف پڑھنا بلاشبہ جائز ہے۔

مگر اب تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لو! مولوی قاری عبد الباسط دیوبندی نے اپنی کتاب ''سوال وجواب کتاب وسنت کی روشنی میں'' کے صفحہ ۱۳۰ر پر زبانی قرآن پاک

کے پڑھنے کے بارے میں لکھتے ہوئے فرمایا کہ بغیر وضو کے اسے پڑھنا اگرچہ جائز ہے ،لیکن خلاف ادب ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ر پر لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا اور درود وسلام پڑھنا بلا وضو جائز تو ہے لیکن خلاف ادب ہے۔ اور سنو!!! عادت کے مطابق اس کتاب کو ہی غیر معتبر قرار دینے کی غلطی مت کرنا کیوں کہ اس کتاب پر دیوبندی مولوی تقی عثمانی اور دیگر اکابر علمائے دیوبند کی تقریظات بھی ہیں۔ لہٰذا اب تم بتاؤ!!! تمہارے اپنے خانہ زاد اصول کے مطابق مولوی عبد الباسط کی اس عبارت سے آپ کے وہ تمام اکابر واصاغر علماء جن کی کتب کا میں نے ذکر کیا وہ بے ادب اور گستاخ ہوئے یا نہیں؟

عبد الماجد دریا آبادی قادیانیت کے حامی تھے

چلتے چلتے ایک بات اور سن لو! دیوبندی تقی عثمانی لکھتے ہیں: ''قادیانیت کے مسئلہ میں ان کا (عبد الماجد دریابادی) کا نرم گوشہ پوری امت کے خلاف تھا اور بلاشبہ یہ ان کی سنگین ترین غلطی تھی جس پر اللہ ان کی مغفرت فرمائے، لیکن وہ پوری امت کی مخالفت کے باوجود اپنے موقف پر قائم رہے'' (نقوش رفتگاں صفحہ ۸۰)

قادیانت کے تعلق سے یہ نرم گوشہ کس حد تک تھا اس کی وضاحت تو مولوی تقی عثمانی نے نہیں کی مگر ان کی اس عبارت کے آخری حصہ نے یہ بات تو طے کردی کہ وہ بہر حال قادیانیت کے مسئلہ میں پوری امت کے خلاف تھے۔ اس موڑ پر آ کر علمائے دیوبند کسے کافر اور کسے مسلمان کہیں گے؟ یہ ہم انھیں کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں۔

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کا بڑا فراڈ

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا چھٹا فراڈ۔مولوی صاحب!!! آپ نے میری طرف منسوب کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ آپ نے کہا کہ پیر مہر علی صاحب نے اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی اور اس کے سامنے دیوبندیوں کے عقائد پیش نہیں ہوئے، یہ آپ کا دجل اور آپ کا فراڈ ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے سامنے ہمارے عقائد پیش نہیں ہوئے۔

سامعین کرام! اس مفتری کذاب سے پوچھئے کہ میں نے یہ بات کب اور کس کلپ میں کہی ہے؟ کیا ساری دنیا کے سامنے جھوٹ بولتے ہوئے ذرہ برابر حیا نہیں آتی؟؟؟ اگر تم سچے ہو تو ثابت کرو ورنہ میں ساری دنیا کے سامعین سے یہ کہوں گا کہ اس جھوٹے پر 'لعنة الله علی الکاذبین' پڑھ لیں۔اسی سے آپ حضرات اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب یہ سب کے سامنے جھوٹ اور فراڈ سے کام لے رہا ہے تو پس پردہ ہمارے اکابرین کی کتابوں میں یہ کتنا فراڈ کرتا ہوگا۔

ع تناقض کے پیچھے تعارض کا شور
تعارض کی دم میں تناقض کی ڈور

مولوی صاحب! اگر حواس پر گرفت ڈھیلی پڑ چکی ہے تو مناظرہ کرنے کیوں چلے آئے؟ یہ تو تمہاری بات تھی، تم نے کہا تھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اکابرِ دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔ بھلا میں یہ بات کیوں کہوں گا؟ ہاں میں نے اس کے جواب میں تمہیں للکارتے ہوئے ایک اصولی بات ضرور کہی تھی کہ اکابرین اہل سنت میں سے کوئی

بھی ایسی شخصیت دکھاؤ جس نے آپ کے اکابرین کی کفریات پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی انھیں مسلمان اور موحد لکھا ہو۔ اور ہمارا چیلنج ہے کہ تم قیامت تک اسے ثابت نہیں کر سکتے۔ میرے اس چیلنج کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس لئے تم نے اپنے تیسرے کلپ میں یہ فراڈ کیا کہ ''عبارات اکابر کا تحقیقی جائزہ'' نامی کتاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ پیر مہر علی نے دیوبندیوں کی تکفیر نہیں کی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ پیر صاحب پر ''حسام الحرمین'' پیش کی گئی تھی اس کے باوجود انھوں نے تکفیر نہیں کی۔ اور اس پر تم نے جو بھی شور وغوغا کیا ہے، دراصل یہ بھی تمہارے جھوٹ اور دجل کا بدترین مظاہرہ ہے۔ اگر تم اس عبارت کو ہی مکمل پیش کر دیتے تو تمہارے دجل و فریب کا پردہ چاک ہو جاتا، کیوں کہ یہ نصیر الدین سیالوی صاحب کی اپنی بات نہیں ہے بلکہ تمہارے گھر کی کتاب 'ڈھول کی آواز' کی ہے۔ چنانچہ نصیر الدین سیالوی صاحب اس عبارت کو پیش کرتے ہوئے صاف طور پر لکھتے ہیں: ''پھر ڈھول کی آواز'' کے مصنف نے ان کی طرف یہ بھی منسوب کیا کہ (انھوں نے فرمایا) کہ پیر مہر علی شاہ صاحب تکفیر نہیں کرتے تھے۔ مولانا شوق صاحب کی روایت ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 'حسام الحرمین' ملاحظہ فرمایا۔ (دیکھئے عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

سامعین حضرات! آپ خود دیکھئے کہ یہ عبارت علامہ نصیر الدین سیالوی صاحب کی نہیں ہے بلکہ سیالوی صاحب تو دیوبندیوں کی کتاب 'ڈھول کی آواز' کے حوالہ سے اس بات کو نقل کر رہے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کی طرف یہ بات 'ڈھول کی آواز' کے مصنف نے منسوب کی ہے۔ مگر اس مکار کذاب نے نصیر الدین سیالوی صاحب کی

طرف منسوب کر کے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ یہ بات ہمارے علماء نے کہی ہے۔ بتائیے یہ اس کا کھلا ہوا فراڈ ہے یا نہیں۔ اپنے مولوی کی بات ہمارے عالم کی طرف منسوب کرتے ہوئے ذرہ برابر شرم نہیں آئی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

حالانکہ نصیر الدین سیالوی صاحب نے اس عبارت کو پیش کرنے کے بعد علی سبیل التنزل یہ فرمایا کہ اگر تحریری تکفیر نہ بھی کی ہو تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ انھوں نے زبانی تکفیر بھی نہیں کی۔ اور یہ بات واقعتاً درست ہے۔ کیوں کہ جب شیر بیشۂ اہل سنت مناظر اسلام حضرت مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ ’حسام الحرمین‘ پر تصدیقات و تائیدات جمع کر رہے تھے تو بہت سارے علماء نے عدیم الفرصتی کی وجہ سے زبانی تائیدات بھی پیش فرمادی تھیں۔ جب کہ اصل جواب تو نصیر الدین سیالوی صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۵۵/ میں صاف صاف لکھ دیا ہے۔ سنیئے! آپ فرماتے ہیں کہ اصولی جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ چونکہ ان کے سامنے عبارات پیش نہیں کی گئیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ یہ سب کچھ اس دیوبندی مولوی کا افترا ہے۔ اب خود ہی بتاؤ ’من شک فی کفرہ‘ والی عبارت پیش کر کے جو دلدل تم نے تیار کیا تھا اس میں خود اوندھے منھ گرے یا نہیں۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ سکتا ہے

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا ساتواں فراڈ۔ آپ نے بڑے بلند بانگ دعوے کے ساتھ یہ کہا کہ ہماری کسی معتبر کتاب میں یہ نہیں لکھا ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ آپ کا الزام ہے، آپ نے جھوٹ بولا ہے اور دجل کیا ہے۔ مولوی صاحب خود بتاؤ! اسے ہم تمہاری دانستہ جہالت کہیں یا تجاہل؟ کیوں دنیا کو بے وقوف بنا رہے ہو؟

دودھ میں نہانے سے کوا بگولا نہیں بن جاتا۔ اگر اپنے گندے عقائد سے اتنی ہی شرمندگی ہے تو توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟

ہم بڑی جرأت اور یقین کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ تم دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور یہ بات تمہارے گھر کی مستند کتابوں میں لکھی ہے۔ یہ دیکھو فتاوی رشیدیہ، اس میں صاف طور پر لکھا ہے: ’’الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے‘‘ (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۳۸) پھر اسی صفحے پر لکھا: ’’کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے‘‘، پھر لکھا: ’’پس ثابت ہوا کہ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلی ہے‘‘ کیوں نہ ہو ’وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ‘‘ اسی طرح تمہارے گھر کی ایک اور معتبر اور مستند کتاب ’’براہین قاطعہ‘‘ صفحہ ۶/ پر صاف لکھا: ’’امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا‘‘ یعنی امکان کذب کا قول معاذ اللہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ پرانا ہے۔ اور پہلے کے لوگ بھی یہ مانتے چلے آئے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ فی الحال یہی حوالے تمہارے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں، ورنہ اسماعیل دہلوی کی ’یک روزہ فارسی‘ اور محمود الحسن کی ’اَلْجَهْدُ الْمُقِل‘ اور دیگر دیوبندی کتب کے حوالے بھی موجود ہیں۔ عند الضرورۃ اسے بھی پیش کر دیا جائے گا۔

منظور نعمانی کی شکست فاش

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا ساتواں فراڈ۔ آپ نے اپنے دوسرے کلپ میں ایک جھوٹ یہ بولا تھا کہ مولانا منظور سنبھلی نے بریلی شریف میں آکر ہمارے مدرسے میں ہمیں شکست دی تھی۔ اس کا منھ توڑ جواب دیتے ہوئے دلائل وشواہد سے

میں نے ثابت کیا تھا کہ یہ آپ کا کھلا ہوا فراڈ ہے۔ بلکہ خود مولوی منظور کو محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب نے ایسی شکست فاش دی تھی کہ دوبارہ کبھی بریلی کا رخ نہیں کیا۔اسی لئے اس مناظرہ کا تاریخی نام 'قد ندّ منظور' پڑ گیا۔

جب آپ کا جھوٹ طشت از بام ہوگیا اور اس کا کوئی جواب آپ سے نہ بن پڑا تو پھر آپ نے پینترا بدلا اور کتاب 'فوز المقال' کے حوالہ سے ایک نیا فراڈ لے کر سامنے آگئے۔ اس بار آپ نے اپنی اس بات میں جھوٹ، فریب اور مغالطے کا وہ بازار گرم کیا ہے جس نے آپ کے پرانے سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔

سامعین کرام! پہلے اس مولوی کے تیسرے ویڈیو کلپ کا یہ حصہ سنئے! (یہ میرے پاس کتاب آپ کے مسلک کی ہے، اس کتاب الخ.......)۔ کتاب فوز المقال کے نام سے کس قدر بدترین دجل وفریب کا مظاہرہ کیا ہے کہ آپ کے گھر کے مستند لوگ یہ کہہ رہے ہیں، پھر کہا آپ کے بڑے مستند علماء یہ کہتے تھے۔ حالانکہ یہ اس کا بہتان عظیم ہے۔ کیوں کہ یہ بات نہ تو کسی سنی مستند عالم نے کہی اور نہ ہی فوز المقال کے مرتب نے اپنی طرف سے کہی۔ بلکہ دیوبندیوں کے کذاب مولوی شمس الدین نے کہی تھی اور اسی کے جھوٹ کو اس دیوبندی مولوی نے سنی علماء کے سر تھوپ دیا۔ یہاں ہم اپنے تمام سنی اور دیوبندی ناظرین وسامعین سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کتاب 'فوز المقال' کی چوتھی جلد کا صفحہ ۵۳۴ر سے صفحہ ۵۴۵ر تک خود مطالعہ کرلیں۔ تاکہ سچ اور جھوٹ دودھ اور پانی کی طرح بالکل واضح ہوجائے اور آپ کو بھی معلوم ہوجائے کہ کون حق پرست ہے اور کون باطل پرست؟ کون سچائی کے راستے پر ہے اور کون کذب بیانی سے کام لے رہا ہے؟ اسی ایک بات پر آپ حق وباطل کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔

اب اس کا جواب سماعت فرمائیں! فوز المقال کے مصنف مرید چشتی صاحب نے سلانوالی میں دینی مذاکرہ کے عنوان کے تحت مناظرہ سلانوالی کے بارے میں دیوبندی مکتبۂ فکر ودیگر عینی شاہدین کے خیالات اور مناظرہ سے قبل کی صورت حال نیز مناظرہ کی داستان وغیرہ بیان کی ہیں۔ اسی میں منشی ملک جہاں دار کے خیالات فوز المقال جلد ۴، صفحہ ۵۴۰ر پر اور منشی محمد سردار خان کے خیالات صفحہ ۵۴۲ر پر اور قاضی شمس الدین ہری پور ہزارہ کے ایک مکتوب کو صفحہ ۵۳۶ر پر پیش کیا ہے۔ اور اس دیوبندی مولوی نے اس مناظرہ کے تعلق سے جو کچھ بھی بکواسیں کی ہیں یہ سب قاضی شمس الدین دیوبندی کے اپنے خیالات ہیں۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اُس جھوٹے کی بات کو اِس جھوٹے نے کمال چالاکی اور عیاری سے ساری دنیا کے سامعین کو دھوکہ دیتے ہوئے فوز المقال کے مرتب مرید چشتی صاحب اور سنی علماء کی طرف منسوب کر دیا ہے۔
(دیکھئے یہ ہے کتاب فوز المقال)

یہی وجہ ہے کہ آج تک اس مولوی کو ہمارے خلاف کسی کتاب کی من وعن عبارت پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اور خلاصہ بھی بیان کیا تو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ کبھی کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے صاف اسکیننگ پیش نہیں کیا۔ بسا اوقات وہ عبارت پڑھنے میں بھی نہیں آتی، حتی کہ مصنف کا نام پڑھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ یہ ساری حرکتیں اپنے اسی جھوٹ، فراڈ، دغابازی اور دسیسہ کاری پر پردہ ڈالنے کے لئے دانستہ طور پر کی جاتی ہیں۔ کیوں کہ یہ اگر ایسا نہ کرے تو اُس کے فراڈ کا محل ہی زمیں بوس ہو جائے گا۔ کاش دیوبندی عوام ہی اپنے اس دیوبندی مولوی کو سمجھا پاتی! کیا جھوٹ، فریب، دجل، مکاری، عیاری، کا ہی نام دیوبندیت ہے اگر نہیں تو سچائی کا سامنا کیوں

نہیں کرتے؟ فراڈ بازی سے کام کیوں لیتے ہو؟

اب سنیئے کہ اس مناظرے میں کیا ہوا تھا؟ اسی کتاب فوز المقال کے صفحہ۵۳۴/ پر جناب مرید چشتی صاحب نے ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کے حوالہ سے اصل واقعہ کو اس طرح ذکر فرمایا ہے: ”مناظر اہل سنت فاضل بریلوی مولانا حشمت علی صاحب نے اپنے دعوی کو براہین قاہرہ، قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر اور اقوال بزرگان دین سے اس صفائی سے ثابت کیا کہ حاضرین عش عش کرا ٹھے۔ مولوی محمد منظور صاحب نے اس کی تردید کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، لیکن اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ حاضرین فاضل بریلوی کی فصیح وبلیغ تقریر اور قابلیت علمی کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ مولانا حشمت علی صاحب کی طرف سے قریباً پچاس دلائل ایسے پیش کئے گئے جن کا کوئی معقول جواب مولوی منظور صاحب نہ دے سکے۔ غرض اس مناظرہ میں علمائے اہل حق کو فتح عظیم اور فریق مخالف کو شرمناک شکست ہوئی۔ (فوز المقال جلد۴ صفحہ۵۳۵، ۵۳۶)

یہ ہے اس مناظرے کی سچی کہانی جس کو اپنے مکر وفریب سے اس دیوبندی مولوی نے پوری طرح الٹ کر رکھ دیا ہے۔ جب کہ میں نے پہلے ہی تنبیہ کی تھی ”اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ“ پھر اس نے ایک جھوٹ اور کہا کہ اس مناظرہ کا اتنا اثر ہوا کہ مولانا کرم الدین صاحب اس مناظرہ سے متاثر ہوئے اور اپنے بیٹے قاضی مظہر حسین کو دارالعلوم دیوبند بھیجا۔ دیوبندی مولوی کی اس بات کا دارومدار قاضی مظہر حسین دیوبندی کے جھوٹ پر ہے۔

اب اس جھوٹ کا پردہ فاش کرنے کے لئے ہم دیوبندیوں کے ہی گھر کی کتاب 'فیضان دیوبند' پیش کرتے ہیں۔ (دیکھئے یہ ہے فیضان دیوبند) اس میں صاف طور پر

لکھا ہوا ہے کہ مولانا کرم الدین صاحب نہ تو دیوبندی ہوئے تھے اور نہ ہی دیوبندیت سے متاثر ہوئے تھے۔ ان کا کوئی فتوی یا کوئی تحریر بریلی علماء کے خلاف ہرگز نہیں، بلکہ ائمہ حرمین شریفین نے دیوبند کے خلاف جو فتوی دیا تھا اس کی تائید وتوثیق بھی انھوں کی تھی۔ اپنی پوری زندگی مسلک بریلوی کی خوب خدمت کی۔ (دیکھئے فیضان دیوبند صفحہ ۳۸۸) یاد رہے کہ فیضان دیوبند کو غیر معتبر کہنے کی جرأت نہ کرنا، کیوں کہ تم دیوبندیوں کے مفتی اعظم نے اسے جامع اور مفید تالیف قرار دیا ہے۔ (دیکھو فیضان دیوبند صفحہ ۲۱) اسی طرح کی بات ماہنامہ نقیب ختم نبوت صفحہ۵۴/ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ میں بھی بیان کی گئی ہے۔

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا نواں فراڈ۔ آپ نے اپنے تیسرے ویڈیو کلپ میں یہ بات کہی کہ ایک اور دھوکہ دیا (اس کلپ میں آپ کے جملے یہ تھے، لیجئے! اپنے جملے آپ خود سن لیجئے!) ”آپ نے تسلیم کیا کہ آپ کی نماز حرمین کے علماء کے پیچھے نہیں ہوتی، جب حرمین کے علماء کے پیچھے آپ کی نماز نہیں ہوتی تو آپ کی حج بھی نہیں ہوتی، جو ہم نے مدعا پیش کیا تھا آپ نے ہمارے مدعا کو تسلیم کرلیا، یہ ہماری فتح اور آپ کی شکست ہے“۔

نجدی وہابی ائمہ کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی ہے

مولوی صاحب! یہ تو ہمارا موقف ہے کہ نجدی وہابی ائمہ کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی اور جب ہم نے اپنا موقف خود ہی بیان کر دیا تو اس میں دھوکہ کہاں سے آ گیا۔ دھوکہ کا معنی مطلب سمجھتے بھی ہیں یا یوں ہی بول دیا۔ ہمارے موقف کو دھوکہ بتانا یہ تو

آپ کا فراڈ اور آپ کا دھوکہ ہے۔

سامعین کرام! دیکھا آپ نے ، یہ ہے اس دیوبندی مولوی کا مبلغ علم۔ ارے اتنی فحش غلطی تو ابتدائی طالب علم بھی نہیں کرتا، حج کا لفظ تو ساری دنیا کے اہل علم کے نزدیک مذکر ہے، پتہ نہیں اسے دیوبندیوں نے کب سے مونث بنا دیا؟ دراصل یہ ان کی بدحواسی کا واضح کا ثبوت ہے۔ کیوں کہ

ع وحشت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

یہی حال کچھ اس دیوبندی مولوی کا ہو چکا ہے۔ پھر آں جناب کا اجتہاد بھی سماعت فرما لیں! فرماتے ہیں: آپ کی نماز نہیں ہوتی تو حج بھی نہیں ہوتی۔ اولاً آپ سے سوال یہ ہے کہ کس جاہل نے آپ کو مفتی کی سند دے دی۔ اپنی اس جہالت پر استخارہ کر کے بتائیے کہ آپ کا ماخذ اشتقاق افتا ہے یا مفت سے مفتی بنا دیئے گئے۔ فقہ کی جتنی کتابیں ہیں، کسی کتاب میں یہ مسئلہ دکھا دیجئے کہ جو نجدی وہابی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کا حج نہیں ہوگا۔ آخر ان کے پیچھے نماز پڑھنا حج کے شرائط میں سے ہے یا ارکان میں سے یا کیا ہے جس کی بنیاد پر حج نہیں ہوگا۔ آپ کا یہ جملہ بتا رہا ہے کہ آپ تاریخ اسلامی سے بھی بالکل نابلد ہیں یہ کوئی پہلا موقع تو نہیں کہ حرمین شریفین پر بد مذہبوں کا قبضہ ہوا ہو۔ اس سے پہلے بھی مصر کے عبیدی فاطمی جو بدترین قسم کے رافضی تھے، انھوں نے بھی تقریباً دوسو سال تک حکومت کی۔

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! سر جوڑ کر بتایئے۔ اس زمانے میں لوگ حج کو جاتے تھے یا نہیں؟ اور جب جاتے تھے تو کیا رافضیوں کے پیچھے اپنی نمازیں برباد کرتے تھے

اور جب ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے تو ان کا حج ہوتا تھا یا نہیں؟ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

دیوبندیو! کیا ایسے جاہل لوگوں کو تم نے مفتی بنا لیا ہے جو خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ کتنی صحیح اور سچی بات کہی غیب بتانے والے نبی خاتم پیغمبراں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ''اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوساً جُهَّالاً فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا'' یعنی جاہلوں کو لوگ اپنا امام بنا لیں گے تو وہ بے علم فتویٰ دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ بہر حال اس کا جواب دینا آپ کی ذمہ داری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے درجنوں سوالات کی طرح یہ سوال بھی آپ پر قیامت تک قرض ہی رہے گا۔

آپ نے اس میں ایک بات اور کہی کہ ہم نے جو مدعا پیش کیا تھا آپ نے اسے تسلیم کر لیا، یہ ہماری فتح اور آپ کی شکست ہے۔ مولوی صاحب حد ہوتی جہالت کی! بات سمجھنے تک کا سلیقہ نہیں ہے آپ کو اور بن گئے دیوبندیوں کے مناظر اعظم۔ مولوی صاحب سنیئے! ہم اہل سنت والجماعت کا یہ موقف ہے کہ نجدی وہابی اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا ہم کسی نجدی وہابی بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ خواہ وہ حرم کا امام ہو یا دنیا کی کسی بھی مسجد کا امام ہو۔ تو یہ ہمارا موقف ہے جس پر ہم قائم ہیں۔ یہ تمہارے کہنے سے تھوڑی ہم نے اپنا موقف بنایا ہے۔ تو اس پر آپ نے کیا تیر مار لیا کہ آپ اپنی فتح کا اعلان کرنے لگے؟ شرم و حیا نام کی کوئی چیز ہے آپ کے پاس؟ ہم خود ہی اپنا موقف بتا رہے ہیں اور آپ اس پر اپنی جشن فتح کا اعلان کر رہے ہیں۔ بھلا بتایئے! ہمارے موقف سے آپ کے فتح کا کیا تعلق؟ یہ تو ایسے ہی

ہو گیا کہ بیگانے کی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔تف ہے آپ کی سمجھ داری پر۔ہاں اگر ہم نے اس موقف سے انکار کیا ہوتا اور آپ اپنے دلائل کے زور پر ہمیں قائل کراتے تو الگ بات ہوتی۔اب سمجھ میں آ گیا۔

سامعین! دیکھا آپ نے یہ ہوتی ہے دیوبندیوں کی فتح۔ان کے اکابرین نے بھی ایسی ہی حرکتیں کر کے اپنی کتابوں میں اپنی فتح کا اعلان کیا ہے۔مگر ان کے فتح کی حقیقت اب ساری دنیا کے سامنے آ رہی ہے۔

مولوی صاحب سنیئے! اب جب کہ تم نے فتح وشکست کی بات کر ہی دی ہے تو آؤ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ فتح کس کو کہتے ہیں اور شکست کیا چیز ہوتی ہے؟ چلو اچھا، تم حرم کے نجدی وہابی ائمہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز بلکہ باعث سعادت سمجھتے ہو تو آؤ اگر ہم تمہارے اس نظریہ کو خود تمہارے گھر کے فتوی سے غلط اور باطل نہ ثابت کر دیں تو رب کعبہ کی قسم آج ہی سے مناظرہ کرنا چھوڑ دیں گے۔اب آؤ میدان میں اور ہمت ہو تو جواب دو۔اگر تم اس کا جواب نہیں دے سکے تو یہ تمہاری شکست اور ہماری فتح ہوگی۔اور ساری دنیا اس کی گواہ بنے گی۔

اکابر دیوبند کے نزدیک نجدیوں وہابیوں کی اقتدا میں نماز مکروہِ تحریمی

سنو! ساری دنیا جانتی ہے کہ حرم کے موجودہ ائمہ اور ساری دنیا کے وہابی محمد ابن عبدالوہاب، ابن قیم اور ابن تیمیہ کے پیرو کار ہیں۔اب ذرا اٹھاؤ اپنے گھر کی کتاب

فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ جلد اول صفحہ ۱۵۸/ اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ وہابی، محمد ابن عبدالوہاب نجدی، ابن قیم اور ابن تیمیہ وغیرہ کے متبعین کو کہا جاتا ہے۔یہ لوگ توسل شرعی، زیارت القبور کے لئے سفر کرامت بعد الممات وغیرہ حقائق کے منکر ہیں۔پھر لکھا ان کے پیچھے بلا ضرورت اقتدا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔کتنا صاف صاف ان کے عقائد کی ترجمانی کرتے ہوئے دیوبندی مفتیوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ وہابیہ نجدیا کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

اور عالمگیری، شامی ودیگر کتب فقہ میں یہ ضابطہ بیان کیا گیا ہے: ”کُلُّ صَلٰوۃٍ اُدِّیَتْ مَعَ کَرَاھَۃِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ اِعَادَتُھَا“ یعنی ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا اعادہ واجب ہے۔ ثابت ہوا کہ تمہاری نماز بھی ائمہ حرم کے پیچھے مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔آگے بڑھو! تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۱۷۹/ میں لکھا ہے ”جو غیر مقلد حنفیہ کو مشرک کہتے ہیں اور تقلید شخصی کو شرک بتاتے ہیں بے شک فاسق ہیں، سو ان کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ اور دانستہ ان کو امام بنانا حرام ہے۔اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے خود لکھا ہے کہ تقلید شرک ہے۔(دیکھئے الجامع الفرید مسائل الجاہلیۃ صفحہ ۴۹)۔تو تمہارے اپنے گھر کے فتوی سے ثابت ہوا کہ جتنے دیوبندی، ائمہ حرم کو اپنا امام بناتے ہیں وہ سب حرام کاری کے مرتکب ہیں۔

اور سنو! تم نے یہ بات خود ہی تسلیم کی ہے کہ ابن عبدالوہاب کے پیرو کاروں کو باغی کہا گیا ہے۔تو بحیثیت مفتی خود فتوی صادر کرو کہ باغی کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اب ایک اور شہادت لے لو۔یہ ہے تمہارے گھر کی کتاب الفتح المبین، اس کتاب کے بارے میں تجلیات صفدر جلد ۵، صفحہ ۴۲۲/ پر لکھا ہوا کہ اس کتاب کی تصدیق ایک سو

چار،۱۰۴/ مفتیان کرام نے کی ہے بلکہ قدیم علمائے حرمین نے بھی کی ہے۔اسی کتاب کے صفحہ ۴۲۱/ پر وہابی فرقے کو شیطان کی امت کہا گیا ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں: ''نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ ''یعنی وہاں سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے۔ پھر آگے لکھا،یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اس سے نکلے گی امت شیطان کی۔سو موافق اس خبر مخبر صادق کے گروہ وہابیہ جو پیرو ہیں محمد ابن عبدالوہاب کے، نکلے۔تو تمہارے گھر کے فتوی اور تمہارے اپنے علماء کی تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ وہابی فاسق ، ظالم، شیطانی گروہ، ہیں۔اب بتاؤ کیا فاسقوں ظالموں اور شیطانی گروہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ نیز جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، بلکہ باعث سعادت سمجھتے ہیں،ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

رشید احمد گنگوہی ابن عبدالوہاب کے مداح تھے

پھر ایک طرف اپنے شیخ الکل مولوی رشید احمد گنگوہی کی فتاوی رشیدیہ کی اس عبارت کو بھی سامنے رکھو کہ محمد ابن عبدالوہاب اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا،شرک و بدعت سے روکتا تھا،اس کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں،ان کے عقائد عمدہ تھے۔دونوں تمہارے ہی اکابر ہیں اور دونوں کی تحریریں بھی تمہارے سامنے ہیں۔میرے دوسرے کلپ کا یہ سوال اژدہا بن کر پھر تمہارے سامنے کھڑا ہے کہ بتاؤ تم ان دونوں میں کس کی پیروی کرو گے؟

ایک طرف سیکڑوں مفتیان دیوبند، اسے ظالم ، فاسق اور اس کے پیروکاروں کو شیطانی گروہ کہہ رہے ہیں،ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی بتا رہے ہیں، جب کہ تمہارے

قطب الارشاد گنگوہی صاحب اسے عامل بالحدیث اور اس کے مقتدیوں کو عمدہ عقائد کی سند دے رہے ہیں۔اب بتاو! تمہارے مفتیان دیوبند کے فتوے سے گنگوہی صاحب پر کون سا حکم لگے گا اور گنگوہی کی اس تشریح کے بعد ان مفتیان دیوبند پر کون سا حکم لگے گا اور ان دونوں میں سے تم جس کی بھی غلامی کرو گے،دوسرے کے فتوی کی زد میں آؤ گے یا نہیں؟

تو ثابت ہوا کہ ان وہابیہ کے پیچھے نماز ہماری بھی نہیں ہوتی ، نماز تمہاری بھی نہیں ہوتی، کہ ان کا امام شیخ نجد تمام مقلدین کو مشرک قرار دیتا ہے۔مگر فرق یہ ہے کہ ہم سختی کے ساتھ اپنے موقف پر قائم ہیں، کیوں کہ ہم اہل سنت والجماعت ہیں اور تم نے تھوک کر چاٹ لیا اس لئے کہ تم بے حیا، بے غیرت، ابن الوقت اور دوغلے ہو۔خود ہی انھیں ظالم، باغی، غاصب، مکفر المسلمین، شیطانی گروہ، حتی کہ خوارج کی جماعت بتاتے ہو، مگر چند ریال کی لالچ میں اپنے دین وایمان کا سودا کر کے اپنے دین وایمان کو برباد کرتے ہو۔مگر تم سے اس کا کیا شکوہ جو لوگ کل تک انگریزوں کے قدموں پر اپنا دین وایمان قربان کرتے رہے ہیں آج اگر انگریزوں کی ناجائز اولاد وہابیہ کے قدموں پر جاں نثاری کی حرکت کریں تو اس میں کیا عجب ہے۔مگر دنیا نے آج تمہارے دورخے پن کو دیکھ لیا۔ دیوبندیت ایک ایسا دلدل ہے کہ جس طرف بھی رخ کرو گے ہلاکت تمہارے سامنے آئے گی ۔اس لئے ہم تمہیں دعوت اسلام پیش کرتے ہیں ۔اب بھی وقت ہے توبہ کرو اور سچے سنی صحیح العقیدہ مسلمان بن جاؤ۔

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کی کھلی جہالت

پھر آپ نے اپنی جہالت کے باعث ایک فراڈ اور کیا۔ مجھ پر دجل کا الزام لگاتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''شامی کیا اس کی شروحات میں بھی شیخ نجدی کو باغی نہیں کہا گیا ہے بلکہ اس کے پیروکاروں کو باغی کہا گیا ہے''۔

مولوی صاحب! ابھی ابھی جو حوالے اور فتاوی جات ہم نے پیش کئے ہیں دوبارہ اسے سن کر بتایئے کہ محمد ابن عبدالوہاب باغی تھا یا نہیں؟

اب رہ گئی بات شامی یا اس کی شروحات میں دکھانے کی تو آیئے ہم ایسی کتاب سے دکھاتے ہیں کہ ناک رگڑ کر آپ مرجائیں گے مگر اسے غلط ثابت نہیں کرسکتے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ محمد ابن عبدالوہاب باغی تھا یا نہیں اسے میں نے اپنے پچھلے حوالہ جات سے ثابت کردیا۔

لیجئے یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب 'المہند' جس پر اُس وقت کے تقریباً تمام اکابرین دیوبند نے اپنے دستخط ثبت کرکے اس کی تائید وتوثیق کی ہے۔ اسی کتاب میں بارہواں سوال یہ ہے، محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

یہاں بات قابل غور ہے کہ دیوبندی حضرات کا یہ دعوی ہے کہ یہ سوالات علمائے حرمین نے مرتب کرکے علمائے دیوبند کے پاس جواب کے لئے ارسال کئے تھے۔

(دیکھئے کتاب علمائے دیوبند اور حسام الحرمین صفحہ ٦٧) اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہو گئی کہ بقول دیوبندی علماء، علمائے حرمین بھی محمد ابن عبدالوہاب نجدی کو ظالم، فاسق، خونخوار، مکفر المسلمین اور گستاخ سمجھتے تھے۔ تو ہمارا دعوی ثابت ہوگیا کہ وہ واقعی ایسا ہی تھا۔ اور خود علمائے دیوبند نے اس سوال کو رد نہ کرکے بلکہ اس کا جواب دے کر واضح کر دیا کہ ان کے نزدیک بھی محمد ابن عبدالوہاب ایسا ہی تھا۔

اب پھر میں ایک بار کہوں گا کہ اپنے گنگوہی جی کی عبارت جو محمد ابن عبدالوہاب کے بارے میں ہے اسے سامنے لاکر بتاؤ کہ علمائے حرمین حق پر تھے یا گنگوہی جی؟ بلکہ یہ بھی بتاؤ کہ 'المہند' کے علمائے دیوبند حق پر تھے یا گنگوہی جی۔ بہرحال ہم لوٹتے ہیں اپنی گفتگو پر۔ مجھے یہاں یہ بتانا ہے کہ جب یہ سوال محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں کیا گیا ہے تو المہند کا جواب بھی اسی کے بارے میں ہے۔

اب بتاؤ! کہ محمد ابن عبدالوہاب کے تعلق سے میرا شامی کا حوالہ دینا اگر دجل تھا تو علمائے حرمین پر اور ان کے سوال کا جواب دینے والے علمائے دیوبند پر کیا حکم لگاؤ گے؟ کیا انھوں نے بھی دجل سے کام لیا ہے؟ جنھوں نے جواب میں صاف صاف لکھا کہ ہمارے نزدیک ان کا (محمد ابن عبدالوہاب نجدی) وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا........ الیٰ آخر العبارۃ۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ المہند والے خود بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ صاحب درمختار نے ابن عبدالوہاب اور اس کے پیروکاروں کو ظالم، فاسق اور باغی قرار دیا۔ تو اگر تم اسے میرا دجل کہتے ہو تو اس سے پہلے اس دجل کا الزام خود علمائے حرمین پر لگے گا بلکہ خود تمہارے دیوبندی اکابرین پر بھی لگے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ میں نے دجل سے کام لیا اور نہ ہی علمائے حرمین شریفین نے

اور نہ ہی اس عبارت میں المہند والوں نے ، بلکہ یہ تمہاری خالص جہالت ہے۔ کیوں کہ کاتب کی غلطی سے شامی کے اندر غلطی سے محمد ابن عبدالوہاب کے بجائے عبدالوہاب کے الفاظ آ گئے۔ کیوں کہ سارے اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبدالوہاب تو شیخ نجدی خبیث کے والد تھے اُن کا اِن وہابیہ اور اُن کے باطل نظریات سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ نہ انھوں نے وہابیہ نام کی کوئی جماعت تشکیل دی نہ ہی ان کے پیروکاروں کو وہابی کہا جاتا ہے۔

اگر اب بھی میری بات سمجھ میں نہیں آئی تو یہ لو اپنے فاضل دیوبند مولوی خضر حیات کی سنو! المہند کے سوال نمبر ۱۲/ر کے بارے میں اپنی کتاب المسلک المنصور صفحہ ۲۶۶/ر پر لکھتے ہیں: ''المہند کے مسئلہ نمبر ۱۲/ر کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے گروہ عصر حاضر کے علمائے حرمین کا حکم خوارج والا ہے۔ خوارج سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت علی کی جماعت سے خروج کیا اور حضرت علی و دیگر صحابہ کو کافر قرار دیا تھا اور حدیث میں اس گروہ کے بارے میں سخت وعیدیں ہیں۔
(دیکھئے المسلک المنصور صفحہ ۲۶۶)

خود دیکھو! تمہارے اس مولوی نے محمد ابن عبدالوہاب اور اس کے گروہ بلکہ علمائے حرمین سب کا حکم خوارج کا حکم بتایا۔ تو یہ بھی بتا دو کہ خوارج کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور انھیں مسلمان سمجھ کر بلکہ ان کی اقتدا کو باعث سعادت سمجھ کر نماز پڑھنے والا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟ پھر یہ بھی بتاؤ کہ دجل کا جو الزام میرے سر تم نے ڈالا تھا وہ خود تمہارے گھر سے ثابت ہوا یا نہیں؟

حسین احمد ٹانڈوی اپنے موقف پر قائم رہا

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا دسواں فراڈ۔ مولوی صاحب آپ کی حالت بھی کس قدر قابل رحم ہے! ہماری دوسری آڈیو کلپ کے ایرادات قاہرہ کا جب کوئی جواب آپ سے نہ بن پڑا تو آپ نے حسین احمد ٹانڈوی کے رجوع کا قول کر لیا۔

سامعین کرام! میں نے اپنے دوسرے آڈیو کلپ میں محمد ابن عبدالوہاب اور اس کے گروہ کے بارے میں گنگوہی جی اور ٹانڈوی جی کے الگ الگ متضاد نظریات کو سامنے رکھ کر اس مولوی کو للکارا تھا اور پوچھا تھا کہ ایک طرف محمد ابن عبدالوہاب کو گنگوہی جی عامل بالحدیث، متبع سنت اور اس کے پیروکاروں کو عمدہ عقائد کا حامل قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف دیوبندی شیخ الاسلام ٹانڈوی جی کی الشہاب الثاقب والی عبارت پیش کی تھی جس میں اس کو ظالم، فاسق، گستاخ، مکفر المسلمین قرار دیا گیا تھا۔ پھر پوچھا تھا تم ان دونوں میں کس کی غلامی کرو گے؟ اس کا کوئی جواب اس مولوی سے نہیں بن سکا۔ تو اس نے ٹانڈوی جی کا رجوع نامہ پیش کر دیا اور یہ کہا کہ حسین احمد ٹانڈوی نے اپنی بات سے رجوع کر لیا ہے۔

تو اولاً سوال یہ ہے کہ کیا یہ کوئی فقہی مسئلہ تھا جس میں خطا ظاہر ہونے پر صرف رجوع سے کام چل گیا، ہرگز نہیں۔ بلکہ ابن عبدالوہاب اور اس کے متبعین کو ظالم، فاسق، فاجر، باغی اور اسلاف اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کہا گیا تھا جو بلاشبہ کفر ہے۔ تو اگر واقعی حسین احمد ٹانڈوی نے رجوع کر لیا تھا تو اپنے دارالافتاء کے مفتیوں سے پوچھ کر بتاؤ کہ اگر کسی مسلمان پر ظالم، باغی، مسلمانوں کا مباح الدم اور گستاخ

رسول ہونے کا الزام لگا دیا جائے اور پھر الزام لگانے والا اپنے قول سے رجوع کر لے تو کام چل جائے گا یا اس شخص پر توبہ اور تجدید ایمان بھی ضروری ہے؟

ثانیاً یہ بھی بتاؤ کہ اگر بقول تمہارے حسین احمد ٹانڈوی نے رجوع کر لیا تھا تو کیا المہند کی تصدیق وتائید کرنے والے تمہارے اس وقت کے تمام اکابرین نے بھی رجوع کر لیا تھا؟ اور میں نے اس کلپ میں اس تعلق سے جتنے حوالے پیش کیے ہیں، ان تمام مفتیوں اور مولویوں نے بھی رجوع کر لیا تھا؟ اگر واقعی رجوع کر لیا تھا تو سب کا رجوع نامہ پلس توبہ نامہ پیش کرو۔ اور اگر نہیں، اور واقعی ایسا نہیں، تو حسین احمد ٹانڈوی کے رجوع سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہمارا سوال تو اب بھی تمہارے سر پر بعینہ مسلط ہے۔ مولوی صاحب! دامن چھڑانے سے کام نہیں چلے گا۔

اب آیئے! آپ کی امید کے آخری قلعے کو بھی مسمار کر دیتے ہیں۔ دیکھئے یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب چراغ محمد جو آپ کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کے خلیفہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں انھوں نے واضح طور پر اس بات کا اقرار کیا ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی کی طرف رجوع والی بات کی نسبت بالکل غلط اور باطل ہے۔ (دیکھئے چراغ محمد صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

دیوبندی اکابر انگریز نواز تھے

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا گیارہواں فراڈ۔ میں نے اپنے دوسرے آڈیو کلپ میں آپ کی بہتان تراشیوں کا جواب دیتے ہوئے آپ کے گھر کی مستند کتابوں اور ناقابل تردید شواہد سے آپ کے اکابرین کا انگریزوں کا ایجنٹ اور

انگریزی حکومت کا وفادار ہونا ثابت کر دیا تھا۔ آپ نے لاکھ لیپا پوتی کی مگر اپنے اکابرین کی پیشانیوں سے ملک و مذہب کی غداری کا داغ نہیں مٹا سکے۔ اگر آپ میں جرأت ہوتی تو اصولاً، اولاً آپ ہمارے اعتراضات کا معقول جواب دیتے، مگر آپ نے ہمارے اعتراضات کا جواب دینے کی بجائے جس مجرمانہ چشم پوشی، جھوٹ اور باطل تاویلات کا سہارا لیا ہے، اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ کے پاس ہمارے اعتراضات کا کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ جواب دیتے بھی تو کیا دیتے؟ کیوں کہ:

ع یہ کھلے کھلے سے گیسو یہ اڑی اڑی سی رنگت
تیری صبح کہہ رہی تیری شام کا فسانہ

کیوں کہ آپ کے اکابرین نے خود اپنی زبان سے اپنی انگریز نوازی کا اقرار کر لیا ہے۔ اسی لئے جب آپ نے دیکھا کہ اب تو ساری قلعی کھل گئی اور آپ کے اکابرین دنیا کے سامنے بالکل ننگے ہوگئے اور آپ کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں رہا تو آپ نے الٹے ہی ہمارے اوپر ادھر ادھر کی چند غیر معتبر کتابوں کی عبارات پیش کر کے نہایت غیر معقول اور پھسپھسے اعتراضات کر ڈالے تا کہ اپنی قوم کو جھوٹی تسلی دے سکیں۔ آیئے پہلے آپ کا یہ قرض بھی اتار دیں اور خود آپ پر آپ کے اعتراضات کی حقیقت بھی واضح کر دیں۔

مولوی صاحب! آپ نے ہمارے اکابرین پر انگریز نوازی کا جھوٹا الزام لگانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے ''اثبات النسب'' کے حوالے سے یہ بات کہی کہ پیر جماعت علی شاہ انگریزوں کو تعویذ دیا کرتے تھے۔

سنیئے! اولاً:۔ یہ بات ہماری کسی مستند کتاب میں نہیں اور نہ ہی ہمارے کسی مستند

عالم نے اس کی توثیق کی ہے۔ اثبات النسب کے مؤلف کی یہ تحقیقی خطا ہے۔ کچھ
دیوبندیوں کی جانب سے پھیلائی گئی اس جھوٹی افواہ کا وہ بھی شکار ہوگئے تھے اور آپ
اپنے خانہ زاد اصولوں کی روشنی میں ہم پر یہ اعتراض کرنے کا قطعاً حق نہیں رکھتے ۔
کیوں کہ تمارے امام تھانوی جی نے اپنی کتاب ''بوادر النوادر'' میں صاف لکھا ہے کہ
تحقیق کی غلطی علم وفضل یا ولایت ونبوت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتی ہے۔ پھر کس منہ سے
ہمارے خلاف یہ اعتراض پیش کررہے ہو؟

ثانیاً:۔ اگر یہ بات ثابت بھی ہوجائے کہ پیر صاحب نے تعویذ دی تو اس سے
انگریزوں کا وفادار ہونا کیسے ثابت ہوگیا؟ کیا تمہارے معوذین صرف مسلمانوں کو ہی
تعویذ دیتے ہیں یا جتنے معوذین غیر مسلموں کو تعویذ دیتے ہیں سب غیر مسلموں کے
ایجینٹ اوران کے وفادار ہیں؟ تمہارا مولوی صدیق ہتھوڑوی تو انگریزوں کو اپنا چیلا
بھی بناتا تھا۔ مہمان نوازی کا لطف بھی اٹھاتا تھا، نذرانہ الگ سے وصولتا تھا۔ اور ابھی
حالیہ دنوں میں تمہارے ایک دیوبندی مولوی مفتی الیاس قاسمی نے ہندوؤں کو خوش
کرنے کے لئے سارے ہندوستانیوں کو ہندو قرار دیا اور حضرت آدم کی بجائے سارے
انسانوں کو شنکر اور پاروتی کی اولاد قرار دیا ہے۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم**

ثالثاً:۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ایک غیر مسلم سردار کا سورۂ فاتحہ کے ذریعہ علاج کیا اور حضور علیہ السلام نے اس پر کوئی
نکیر نہ فرمائی ۔ بسا اوقات تعویذ کی برکت سے اسلام کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔
گمراہوں کو ہدایت اور بے ایمانوں کو ایمان نصیب ہوجاتا ہے۔ یہ کوئی قابل اعتراض

بات نہیں۔

اسی طرح آپ نے تنظیم المدارس کی کتاب ''مطالعۂ پاکستان'' پیش کیا ہے یہ
کتاب نہ تو مستقلاً مذہبی اصول وعقائد پر مشتمل ہے اور نہ ہی اس کے مواد مذہبی ماخذ کی
حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر اس کتاب سے اعتراض کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ مولوی صاحب!
اس قسم کی درجنوں کتابیں آپ کے مذہب کے رائٹروں کی لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود
ہیں جو بھارت کے دیوبندی اردو میڈیم اسکولوں میں چلائی جاتی ہے۔ جس میں گاندھی
جی ، پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل وغیرہ غیر مسلموں کو مجاہد آزادی اور
جنگ آزادی میں مارے جانے والے غیر مسلموں کو شہید لکھا ہے۔ مزید ان کی تعریف و
توصیف کے پل باندھے گئے ہیں۔ تو کیا میں بھی آپ کے خلاف ان ساری کتابوں کو
بطور حجت پیش کروں؟ کیا آپ تمام عوام وخواص ، اکابر واصاغر اور ساری دیوبندی
برادری اوران کے جملہ افعال وکردار کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو پھر
آیئے میدان میں، عمر بیت جائے گی مگر جواب نہ بن سکے گا، تو پھر ایسی حرکت کیوں
کرتے ہیں؟

بے بنیاد الزام تراشی

اسی طرح آپ نے جہاد اسلامی نامی کتاب پیش کر کے کہا کہ اس میں امریکہ کی
سلامتی کی دعائیں مانگی گئی ہیں اور امریکہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ بتاؤ یہ دونوں
باتیں صریح جھوٹ اور بے بنیاد الزام ہے یا نہیں؟ ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں اور ساری
دنیا کے سامنے آپ کی غیرت کو للکارتے ہیں کہ کتاب کا وہ اقتباس پیش کیجئے جس سے

آپ کا دعویٰ ثابت ہو جائے ، ورنہ اپنے نامۂ اعمال میں ایک اور گناہ کبیرہ کا اضافہ کر لیجئے۔

سامعین کرام! اس کتاب کے اندر امریکی اور برطانوی حکمرانوں کو، ان کی گندی پالیسیوں اور مسلم مخالف تخریبی کاروائیوں کی وجہ سے انسانیت کا قاتل اور ظالم قرار دیا گیا ہے۔ ہاں ملکی انتظامات اور مسلمانوں کے مذہبی امور کے لئے دی گئی آزادی اور دین وتبلیغ کے حوالہ سے مبلغین کو فراہم کی جانے والی آسانیوں پر وہاں کے سیاسی نظام کو سراہا گیا ہے۔ بتایئے! اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟

اسی طرح آپ نے 'غوث اعظم' نامی کتاب بھی پیش کی ہے جو نہ ہی ہمارے اکابرین کی تصنیف کردہ ہے اور نہ ہی کسی نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ مولوی صاحب! آپ ہمیشہ غیر معروف اور غیر معتبر کتابوں کا سہارا کیوں لیتے ہیں؟ پھر اگر ہم ان حوالوں کو تسلیم بھی کرلیں تو خود بتایئے کہ اس سے ہمارے اکابرین کی ذات پر کیا اعتراض پڑتا ہے؟ جب کہ آپ اپنے خانہ زاد اصول کی روشنی میں ایسی کتابوں کو ہمارے خلاف بطور حجت پیش نہیں کرسکتے۔

سنیئے! آپ کی جماعت کے ایک نہایت ہی معتبر جید عالم صاحب تصانیف کثیرہ مولوی ابوبکر غازی پوری خود اپنی کتاب '' کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ '' کے صفحہ ۱۶۱ر پر واضح طور پر لکھتے ہیں: ''کسی مذہب کا ماخذ اکابر کا کلام ہوتا ہے۔ چھوٹوں کا کلام ماخذ نہیں بن سکتا''۔ اپنے اس خانہ زاد اصول کو سامنے رکھ کر بتایئے کیا اب بھی آپ کو ایسی کتابیں پیش کرنے کا حق ہے؟ بلکہ آپ کی اس حرکت نے ثابت کردیا کہ ہمارے اکابرین کے خلاف آپ کے پاس کوئی مضبوط بات نہیں ہے۔ مگر اب آیئے! ہم آپ کو

ادھر ادھر کی بات دکھانے کی بجائے آپ کے گھر کی مستند کتابوں اور آپ کے اکابرین کی تحریروں سے خود انھیں کے خلاف حجت پیش کردیتے ہیں۔ جس کا جواب آپ قیامت تک نہیں دے سکتے۔

اسماعیل دہلوی انگریزوں کے حامی تھے

لیجئے! یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب 'حیات طیبہ' اس میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ مولانا اسماعیل صاحب سے کسی نے کہا کہ آپ انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ہر طرح آزادی ہے۔ بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں۔ اور اپنی گورمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (دیکھئے حیات طیبہ صفحہ ۴۲۳، ۴۲۴، اسلامی اکیڈمی لاہور)

ذرا اس اقتباس کو ایک بار پھر پڑھ لیجئے اور اس جملے کو بغور دیکھئے: ''اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں'' اگر انصاف و دیانت سے بالکلیہ توبہ نہیں کرچکے ہیں تو بتایئے کہ انگریزوں کی حمایت میں لڑنے کو فرض قرار دینا، انگریزوں سے لوہا لینے والے مجاہدین آزادی کی آواز ہے یا انگریزوں کا تلوا چاٹنے والے غدار وطن کا فتویٰ ہے۔ اخیر میں ایک لفظ ہے: ''اپنی گورمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں'' بتایئے کہ یہاں اپنی گورمنٹ سے کیا مراد ہے؟ کیا بالکل صاف صاف واضح نہیں کہ انگریزی حکومت کو ہی اپنی گورنمنٹ تسلیم کیا ہے۔ مولوی صاحب! کب تک دنیا کی

آنکھوں میں دھول جھونکتے رہو گے؟

اور سنیئے! مگر یاد رکھنا کہ اس کتاب کو غیر معتبر قرار دینے کی غلطی مت کرنا کیوں کہ تمہارے چوٹی کے مولوی محمد سرفراز صفدر دیوبندی نے اپنی کتاب 'عبارات اکابر' کے صفحہ ۵۶، ۵۸/اور ۶۱/ پر اس کتاب کو معتبر قرار دیتے ہوئے بطور ثبوت اسے پیش کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے۔

اشرف علی تھانوی کا انگریزوں کو آرام پہونچانے کی خواہش

اب جگر تھام کر ایک اور حوالہ سماعت کر لو۔ یہ ہے تمہارے گھر کی کتاب 'الافاضات الیومیہ' حصہ ششم مکتبہ تالیفات اشرفیہ۔ آپ کے امام تھانوی جی فرماتے ہیں۔ اب من وعن انہیں کے الفاظ میں سماعت کیجئے:

''ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کروگے؟ میں نے کہا کہ محکوم بنا کر رکھیں گے۔ کیوں کہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے۔ مگر ساتھ ہی اس کے نہایت آرام اور راحت سے رکھا جائے گا اس لئے کہ انھوں نے ہمیں آرام پہونچایا ہے''۔

مولوی صاحب! خود دیکھئے کہ بات اتنی واضح ہے کہ میں کسی تبصرہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس انگریز نے ہمارے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، لاکھوں عوام کو قتل کیا، ہزاروں علماء کو پھانسی کی سزا دی، ہزاروں عفیفائیں ان کی ہوس کا شکار بنیں، املاک تباہ کئے گئے۔ بایں ہمہ آخر مولانا اشرف علی کو اس نے کیوں ایسا آرام دیا تھا جس کی وجہ سے اسے صرف آرام سے نہیں بلکہ نہایت

آرام سے رکھنے کی بات کر رہے ہیں۔ ضمیر اگر زندہ ہے تو بتایئے کہ یہ انگریزوں کے وفادار کی بولی ہے یا ملک کے غدار کی۔ کتنا بڑا ابن الوقت، بے غیرت اور غدار ہے وہ انسان جو اپنے آرام کے لئے اپنی قوم کے ظلم وستم کو بھینٹ چڑھا دے۔ اب وہ کون سا آرام انگریزوں نے اشرف علی کو پہونچایا تھا یہ تو دیوبندی حضرات ہی بتا پائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ مکتبۂ فکر کے اختلاف کی وجہ سے میری بات آپ کو بڑی ناگوار لگتی ہو، اس لئے آیئے اب اپنے ہی گھر کے ایک جید عالم کا تبصرہ سن لیجئے۔ ہوسکتا ہے میری نہیں تو انھیں کی بات آپ مان لیں۔

دیکھئے یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب ''افادات وملفوظات امام عبیداللہ سندھی'' اس کتاب کے صفحہ ۳۰۸/ پر صاف صاف لکھا ہے:

''مولانا اشرف علی تھانوی نے ایک ممتاز عالم دین اور مشہور ومعروف صاحب طریقت بزرگ اور روحانی پیشوا ہونے کی حیثیت سے اپنی اجنبی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کو برا، اور اس کی حمایت ووفاداری کو اچھا قرار دیا اور اس طرح ان حلقوں میں انگریز سے وفاداری، نیکی وروحانیت کا ایک لازمہ بنا دی گئی''۔

مولوی صاحب! اگر دماغ پوری طرح سے ماؤف نہ ہو گیا ہو تو اس عبارت کو ایک بار پھر پڑھ لیجئے۔ آپ کے اکابرین کے لئے انگریز سے وفاداری کا جو الزام ہم آپ پر لگاتے تھے، کتنی فراخ دلی کے ساتھ آپ کے امام عبیداللہ سندھی نے تھانوی جی کے بارے میں اسے تسلیم کر لیا۔ پھر ذرا اس پر بھی غور کیجئے کہ انگریزوں سے کتنے گہرے مراسم تھے کہ انگریز کی وفاداری کو نیکی وروحانیت کے لئے لازم قرار دیا گیا۔ خود بتایئے! کیا یہ جبہ ودستار، شریعت وطریقت کے نام پر انگریزوں کے لئے راستہ ہموار کر کے مسلم

شہیدانِ وطن کے ساتھ کھلی ہوئی غداری اور اپنے مذہب کے تقدس کو تثلیث کے پجاریوں کے قدموں پر نچھاور کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

ع کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

اس لئے اندھی تقلید چھوڑیئے، سچائی کا سامنا کیجئے اور سچ یہی ہے کہ اکابر علمائے دیوبند انگریزوں کے سچے وفادار رہے اور ان کے لئے زمین ہموار کرتے رہے۔

میں نے دوسرے آڈیو کلپ میں اس تعلق سے جو شواہد پیش کئے تھے اس کا تو کوئی جواب آپ نے دیا نہیں۔ مگر دجل وفریب کا سہارا لیتے ہوئے اپنے ہی گھر کی کتاب 'مکالمۃ الصدرین' کو جھوٹی کتاب قرار دے دیا۔ آپ لاکھ کوشش کرلیں، مگر جھوٹ کی بنیاد پر حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔ مولوی صاحب!

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
اور خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جھوٹ کا پردہ فاش

آیئے! اب آپ کے اس جھوٹ کا بھی پردہ فاش کردوں۔ دیکھئے یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب ''حیات عثمانی'' جو دراصل آپ کے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی سوانح حیات ہے۔ اس کتاب میں صاف صاف لکھا ہے کہ 'مکالمۃ الصدرین' حضرت نے خود دیکھی اور اپنے قلم سے جہاں مناسب ہوا، ترمیم بھی فرمائی۔ (دیکھئے حیات عثمانی کا صفحہ ۴۸۰) تو ثابت ہوا کہ یہ آپ کے شیخ الاسلام کی مُصدَّقہ کتاب ہے اور آپ نے

صرف اپنے اکابرین کو بچانے کے لئے اسے جھوٹی کتاب قرار دیا ہے۔ مولوی صاحب! گوبر پر چاندی کا ورق لپیٹ دیا جائے تو وہ حلوہ نہیں ہوجاتا، اس کی بدبو اس کی حقیقت بتانے کے لئے کافی ہے۔

پھر میں نے تذکرۃ الرشید کی یہ عبارت: ''کہ جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کمپنی کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم بلند کردیا'' کو مولوی گنگوہی کی طرف منسوب کیا تھا۔ اس پر آپ بہت ناراض ہوئے۔ جب کہ یہ عبارت انھیں الفاظ کے ساتھ تذکرۃ الرشید میں موجود ہے۔ اب خواہ گنگوہی نے کہی یا عاشق الٰہی میرٹھی نے، ہے تو آپ ہی کے گھر کی کتاب۔ اور یہ دونوں بھی آپ ہی کے گھر کے بزرگ ہیں۔ تو مسئلہ یہ نہیں کہ کس نے کہی؟ مسئلہ یہ تھا کہ انگریز جیسی خونخوار اور ظالم حکومت، جس نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی، ظلم وبربریت کا طوفان برپا کیا، اس کے باوجود آپ کے اکابر اسے رحمدل گورنمنٹ تسلیم کرتے ہیں۔ بتایئے! یہ انگریز سے وفاداری ہے یا نہیں؟ مگر آپ اپنے غصہ میں اس اعتراض کا جواب بھی کھا گئے۔ جب کہ ہم نے اسی کلپ میں ثابت کردیا ہے کہ رحمدل گورنمنٹ سے مراد انگریزی حکومت ہی ہے۔ ورنہ آپ ہی بتائیں اس کے علاوہ اور کون سی گورنمنٹ تھی جس کو رحمدل گورنمنٹ لکھا گیا؟

پھر میں نے آپ کے امام ربانی گنگوہی جی کا یہ قول بھی نقل کیا تھا:

''جب میں حقیقت میں سرکار کا فرماں بردار ہوں تو اس جھوٹ سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو چاہے کرے''۔

دیکھئے! انگریزی سرکار سے وفاداری کا اظہار کس والہانہ انداز میں گیا ہے؟ اس

عبارت کا بھی کوئی جواب آپ نے نہیں دیا۔ بلکہ اس عبارت کی ایسی تاویل پیش کی جس نے گنگوہی جی کو اس گہری کھائی میں پھینک دیا ہے جہاں سے نکلنے کے سارے راستے بند ہو چکے ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے: ''بے وقوف دوست سے چالاک دشمن بہتر ہوتا ہے''۔ آپ نے فرمایا کہ اس عبارت میں سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس پر استدلالاً ایسا عجوبۂ روزگار قیاس پیش کیا ہے کہ اگر امام زفر باحیات ہوتے تو قیاس کرنا بند کر دیتے۔

مولوی صاحب! آپ کو اتنی بھی حیا نہ آئی کہ آپ کا یہ کلپ عوام نہیں بلکہ خواص بھی سنیں گے۔ آپ کے طلبہ، اساتذہ اور دوست واحباب بھی سنیں گے۔ جب وہ آپ کی اس فراڈ بازی، ہٹ دھرمی اور لچر باتوں کو سنیں گے تو آپ کے بارے میں کیا خیال کریں گے؟

سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لینا جہالت ہے

اب میں سامعین کی توجہ چاہتا ہوں۔ دیکھئے! اس دیوبندی نے اپنے اکابرین کو بچانے کے لئے کیا کیا گل کھلائے ہیں؟

ع کوئی کوئی بڑا دلچسپ باب ہے اس میں
کہیں کہیں سے محبت کی داستان سن لو

اسی کتاب ''تذکرۃ الرشید'' کے حوالہ سے میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سرکار سے مراد یہاں اللہ تعالیٰ کی ذات لینا صرف دھوکا اور فریب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تذکرۃ الرشید کے مؤلف نے جس عنوان کے تحت اس عبارت کو لکھا ہے وہ عنوان

ہے ''الزام بغاوت اور اس کی کیفیت''۔ اس عنوان کی شروعات یہاں سے ہوتی ہے:

''۱۸۵۹ء وہ سال تھا جس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ پر اپنی سرکار سے باغی ہونے کا الزام لگایا گیا اور مفسدوں میں شریک ہونے کی تہمت باندھی گئی''۔

عبارت پر غور کیجئے! اگر سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو ''اپنی سرکار'' کی بجائے ''اپنے سرکار'' ہوتا۔ دوسری بات ....اگر واقعی ''سرکار'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے تو کیا ۱۸۵۹ء میں گنگوہی جی پر اللہ عزوجل سے باغی ہونے کا الزام لگایا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے مفسدوں میں ان کا شمار ہونے لگا تھا؟ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

اس تاویل سے تو لازم آئے گا ۱۸۵۹ء میں گنگوہی جی پر اللہ تعالیٰ سے باغی ہونے کا الزام لگایا گیا۔ تیسری بات.... اگر گنگوہی جی اللہ تعالیٰ کے باغی ہو گئے تھے تو انگریزی حکومت کو اس سے کیا تکلیف تھی کہ وہ گنگوہی کے خلاف تحقیق کر رہی تھی۔ پھر یہ بھی بتائیے کہ جب انھوں نے اللہ تعالیٰ سے بغاوت کی تھی تو اس کی صفائی دینے کے لئے انگریزی کورٹ میں جانے کی کیا ضرورت تھی؟ مزید یہ بتائیے کہ اللہ کی بغاوت سے توبہ بھی کی تھی یا بغیر توبہ کئے ہی مر گئے؟ اگر توبہ کی تھی تو توبہ نامہ پیش کیجئے؟

مزید سنیئے! اسی عنوان کے تحت تذکرۃ الرشید کے مؤلف نے یہ بھی لکھا ہے: ''جہاں دیکھئے یہی ذکر کہ وہ باغی سمجھا گیا اور اس کو بجرم فساد سولی چڑھایا گیا''۔ تو کیا اس زمانے میں انگریزی حکومت ایک ایک کر کے اللہ کے سارے باغیوں کو سولی پر لٹکا رہی تھی؟

اسی عبارت کے بعد یہ لکھا ہے:

''حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابل اخذ

مجرموں کی فہرست میں درج ہو چکا ہے اور آپ کی گرفتاری اور تلاش میں دَوِش آیا چاہتی ہے''

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی رشید احمد کو انگریزی حکومت کی طرف سے اپنی گرفتاری کا اندیشہ تھا۔ مگر اپنی وفاداری پر اس قدر ناز تھا کہ فرماتے ہیں:

''جب میں حقیقت میں سرکار کا فرماں بردار ہوں تو اس جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے''۔

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ سرکار سے مراد یہاں انگریزی حکومت ہی ہے۔ اور یہ جذبۂ وفاداری اسی کے ساتھ ہے۔

مزید سنیئے! گنگوہی جی جب انگریزی کورٹ میں پیش ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ تم نے سرکار کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھائے؟ آپ اپنی تسبیح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارا ہتھیار تو یہ ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر سرکار سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو کیا گنگوہی جی نے اللہ تعالیٰ کے خلاف ہتھیار اٹھائے تھے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کے خلاف ہتھیار اٹھائے تھے تو انگریزی حکومت کو کیا پڑی تھی کہ وہ گنگوہی جی سے یہ سوال کرے تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف ہتھیار کیوں اٹھائے؟

سامعین کرام! اگر اندھی عقیدت کو چھوڑ دیا جائے تو عبارتیں چیخ چیخ کے کہہ رہی ہیں کہ ان تمام جگہوں پر 'سرکار' سے مراد انگریزی حکومت ہی ہے۔ تفصیل کے لئے تذکرۃ الرشید کا عنوان 'الزام بغاوت اور اس کی کیفیت' کا مطالعہ کیجئے۔

قابل غور بات یہ بھی ہے کہ اگر حقیقت میں گنگوہی جی انگریزی حکومت کے باغی تھے تو عنوان الزام بغاوت کا نہ ہوتا بلکہ اعلان بغاوت کا ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ تحقیق کے بعد انگریزی حکومت سے بغاوت کا الزام جب ثابت نہ ہو سکا تو گنگوہی جی باعزت رہا کر دیئے گئے اور حقیقت بھی یہی تھی کہ وہ باغی نہیں بلکہ وفادار تھے۔

سامعین محترم! جس طرح سے گنگوہی جی کو انگریزوں کی وفاداری کے الزام سے بچانے کے لئے بے جا تاویلات اور ہٹ دھرمی کا بھرپور مظاہرہ کیا جارہا ہے، ٹھیک اسی طرح سے اپنے اکابرین کی کفریہ عبارات سے الزام کفر کو دور کرنے کے لئے نہایت ہی رکیک اور بے جا تاویل بازی کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر دونوں محاذ پر دیوبندی جماعت پوری طرح ناکام ہو چکی ہے اور ان کا حال یہ ہے کہ:

ع دامن کو لئے ہاتھ میں کہتا تھا یہ قاتل
کب تک اسے دھویا کروں لالی نہیں جاتی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط باتوں کا انتساب

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا بارہواں فراڈ۔ میں نے آپ کی گندی تہذیب کا ایک چھوٹا سا نمونہ دکھاتے ہوئے آپ کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کی بدنام زمانہ کتاب 'الشہاب الثاقب' پیش کی تھی۔ جس میں اعلیٰ حضرت کو ۶۴۰ رگالیاں دی گئی ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ بلکہ خود دیوبندی مولوی تقی عثمانی نے 'نقوش رفتگاں' میں مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی گندی زبان کا اعتراف کیا ہے۔ آپ سے اس کا کوئی جواب تو نہ بن سکا مگر اس قدر آپے سے باہر ہو گئے کہ اپنے دو

ٹکے کے مولوی کو بچانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اپنے مولوی کے لئے ڈھال بنادیا۔

آنجناب کے تیسرے ویڈیوکلپ کا یہ ایمان سوز جملہ سنیئے۔آنجناب فرماتے ہیں:

''آپ کہتے ہیں کہ مولانا حسین احمد صاحب نے گالیاں دیں یہ تو انھوں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کی ہے''۔

سنا آپ لوگوں نے!(معاذاللہ ثم معاذاللہ) کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں دیتے تھے؟ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کر کے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا نہیں ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:''مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ''

رب کی عزت کی قسم! اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو پامال کردوگے تو میں کبھی تمہاری تہذیب پر اعتراض ہی نہ کرتا۔ بدعقلی دیکھئے کہ بعد میں کہتا ہے کہ یہ تمہاری بات ہے، ہماری بات نہیں ہے۔ایسا لگتا ہے کہ گستاخی رسول ان کی عادت بن چکی ہے کہ جب بھی بولتے ہیں گستاخی کا ہی جملہ نکلتا ہے۔

شیطانی تحقیق

اس کے بعد ایک حدیث پڑھی کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تیس دجال نہ آجائیں، جس میں ایک دجال کا نام مختار ہوگا۔ پھر اس پر اپنی شیطانی تحقیق پیش کی کہ میری تحقیق کے مطابق وہ دجال احمد رضا خان ہے۔(معاذاللہ ثم معاذاللہ) اس

پر دلیل یہ پیش کی کہ المختار احمد رضا خان کا تاریخی نام ہے اور اس کے عدد احمد رضا خان کی تاریخ پیدائش کے مطابق ہیں۔

اس ظالم کو شرم نہیں آئی کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی من مانی اور باطل توجیہ وتشریح دخول نار کا سبب ہے۔

بتاؤ! کیا المختار کا لفظ مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کیا؟ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں مختار کا لفظ نہیں ہے؟ کیا المختار کے عدد کے مطابق جس کی بھی تاریخ پیدائش ہوگی وہ دجال ہوگا؟ کیا ۱۲۷۲ھ میں اعلیٰ حضرت کے علاوہ دنیا میں کسی پیدا ہونے والے بچہ کا نام المختار نہیں رکھا گیا؟ تو ۱۲۷۲ھ میں جتنے بچے پیدا ہوئے اور ان میں جن کا بھی نام المختار رکھا گیا، وہ سب دجال تھے؟ افسوس ہے تمہاری جہالت پر اور شیطانی تحقیقات پر۔

شارحین حدیث کی تحقیق

اب آؤ! ساری دنیا کے سامنے تمہاری جہالت کا پردہ چاک کردیں۔ دیکھو یہ ہے شرح مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۸۲/اور مواہب اللدنیہ جلد ۷/صفحہ ۲۶۵/۔ یہ کتابیں خود تم دیوبندیوں کے نزدیک بھی مسلم ہیں۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ المختار سے مراد مختار بن عبید ثقفی ہے۔

سامعین کرام! خود دیکھئے، کس طرح شیطانی تشریح کر کے ساری دنیا کو گمراہ کررہا ہے۔ ٹھیک اسی طرح یہ اپنے گمراہ کن شیطانی عقائد کی بے جا تاویل کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

سامعین کرام! اگر اس کی شیطانی تحقیق کے مطابق دجال سے مراد اعلیٰ حضرت کی ذات ہے تو ذرا اس جاہل سے پوچھئے کہ جس دجال کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے کیا وہ مسلمان ہوگا، عاشق رسول ہوگا، اس کے لئے مغفرت کی دعا جائز ہے، اسے علمائے اہل سنت میں شمار کرنا، اس کی تعریف وتوصیف کرنا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، یہ سب جائز ہے؟ جب کہ اسی کے گھر کی کتاب سلوک واحسان صفحہ ۲۴۲ر، خطبات حکیم الاسلام صفحہ ۴۶۷ر، تاریخی دستاویز صفحہ ۱۱۳ر، الافاضات الیومیہ وغیرہ میں اعلیٰ حضرت کو صاحب ایمان، عاشق رسول اور اہل سنت والجماعت کا عالم تسلیم کیا گیا اور ان کی وفات پر دعائے مغفرت بھی کی گئی ہے۔

اب اگر بقول تمہارے، واقعی تمہاری تحقیق درست ہے تو تمہاری اس تحقیق کی بنیاد پر خود تمہارے اکابر ایک دجال کو مسلمان، عاشق رسول ﷺ ماننے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہوئے یا نہیں؟ یہی انجام ہوتا ہے جہالت کا۔

ع کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

اشرف علی تھانوی کا مادۂ تاریخ مکر عظیم ہے

وہ خود اپنے کو خبیث کہتے تھے

اب آخری بات.... اگر اسی کو تم اپنی تحقیق سمجھتے ہو تو میں نے بھی تمہارے بزرگوں

کے بارے میں کچھ تحقیق کی ہے۔ لیکن اس سے پہلے تھانوی جی کی اپنی تحقیق بھی سن لو۔ اٹھاؤ الافاضات الیومیہ اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ تھانوی جی نے اپنا مادۂ تاریخ یعنی تاریخی نام 'مکر عظیم' نکالا ہے۔ دوسری جگہ اسی الافاضات الیومیہ میں تھانوی جی کا یہ اقراری بیان موجود ہے کہ میں بھی 'خبیث' ہوں۔ یہ تو تھانوی جی کی خود اپنی تحقیق ہے جس کا انکار پوری جماعت نہیں کر سکتی۔

اب میری بھی کچھ تحقیق سن لو! میری تحقیق کے مطابق آپ کے قطب الارشاد بانی دیوبندیت مولوی رشید احمد اپنے وقت کے سب سے بڑے ''**فِتّین**'' تھے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ان کے نام کا عدد ''**جَاءَ الْفَتَّانُ**'' کے عدد کے موافق ہے۔ بلکہ ''بہت بڑے خبیث النفس'' بھی تھے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ان کی موت کا سنہ ۱۹۰۵ء ہے جو ''**ذَهَبَ الْوَهَابِي الْخَبِيْثُ**'' کے عدد کے موافق ہے۔ اور سن لیجئے! آپ کے قاسم العلوم مولوی قاسم صاحب نانوتوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی واقعی مرتد اور دجال تھے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ان دونوں کے ناموں کا عدد ''**وُلِدَ دَجَّالُ الْمُرْتَدُّ**'' کے عدد کے موافق ہے۔

امید ہے کہ اتنی ہی تحقیق سے آپ کا دماغ ٹھکانے آ گیا ہوگا۔ ورنہ بتایئے تو کچھ مزید تحقیقات بھی پیش کروں:

کیوں کسی اور سے میں شکوۂ بیداد کروں
لطف جب ہے کہ تجھ ہی سے تیرے فریاد کروں

دعویٰ بلا دلیل قابل قبول نہیں

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا تیرھواں فراڈ۔ مولوی صاحب! آپ نے ابوالخیر صاحب کے حوالے سے یہ کہا کہ بریلوی احمد رضا کو حضور سے بڑھ کر جانتے ہیں۔ اگر آپ کے اندر علمی غیرت ہوتی تو آپ اسے دلیل سے ثابت کرتے۔ نہ آپ نے کوئی دلیل دی ہے اور نہ ہی ابوالخیر صاحب نے۔ اس طرح تو کوئی بھی کسی کے بارے میں کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ تو کیا سب کی باتیں دلیل اور حجت بن جائیں گی؟ کیا دعویٰ بغیر دلیل کے مسموع ہوتا ہے؟ اس کے باوجود اگر سمجھ میں نہیں آتا تو فرمایئے آپ کے رضاعی بھائیوں، مماتی دیوبندیوں کے اقوال کو آپ کے خلاف پیش کرنا شروع کر دوں۔ ابھی عقل ٹھکانے آجائے گی۔

مولوی صاحب! سخت افسوس ہے آپ کے طرز کلام پر۔ مگر آیئے! میں صرف دعویٰ نہیں بلکہ دلیل کے ساتھ یہ بات ثابت کردوں کہ آپ لوگوں نے اپنے اکابرین کو ضرور صحابہ کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر انبیاء کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر منصب الوہیت تک پہونچادیا ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

ع سنا نے چلے ہم انھیں قصۂ غم
بہت دل کے ہاتھوں سے مجبور ہوکر

دیوبندیوں نے تھانوی کو انبیاء اور صحابہ کے برابر سمجھا

دیکھئے! یہ ہے آپ کے گھر کی کتاب مزید المجید تھانوی صفحہ ۱۸/ اور اشرف

المعمولات صفحہ ۵/ اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ ایک مرید نے اس بات کا اقرار کیا کہ میں آپ کو (اشرف علی تھانوی) نبیوں اور صحابۂ کرام کے برابر سمجھتا ہوں۔ آپ کے گھر کی ایک اور کتاب دیوبند سے بریلی تک اس کے صفحہ ۱۳/ پر دیوبندی اکبر آبادی کا مکتوب موجود ہے جس میں وہ ایک دیوبندی مولوی کی کتاب جامع المجددین کے بارے میں کہتے ہیں۔ جامع المجددین نامی کتاب میں اس کے مصنف نے حضرت تھانوی کو پیغمبر کے پہلو میں لے جاکر بٹھا دیا تھا۔ آپ کے گھر کی چوتھی کتاب کلمۃ الہادی باب نمبر ۴، صفحہ نمبر ۲۲۸/ میں اس بات کا اقرار ہے کہ اسی طرح کی باتیں مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت کے بارے میں بھی کہی گئی ہیں۔

مولوی محمود الحسن نے گنگوہی کو نبوت والوہیت کے مقام پر کھڑا کردیا

اور آیئے! دیکھئے یہ ہیں آپ کے شیخ الاسلام محمود الحسن صاحب دیوبندی انھوں نے تو گنگوہی جی کو بانی اسلام کا ثانی تک کہہ ڈالا ہے جبکہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ اللہ نے حضور کا ثانی کسی کو پیدا ہی نہیں کیا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل وہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

مگر اس کے باوجود اس پر بھی انھیں قرار نہ آیا اس لئے مزید فرمایا:

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

بتایئے! کیا گنگوہی جی کو مربی خلائق کہنا جائز ہے؟ بتایئے 'مربی خلائق' رب

العالمین کا ہم معنیٰ ہے یانہیں؟ خود دیکھئے کس طرح تدریجاً درجۂ الوہیت تک پہونچایا جارہا ہے۔ اسی لئے آگے چل کر بلی پوری طرح سے تھیلے سے باہر آ گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
ان کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم

دیکھئے! یہاں گنگوہی کے سارے احکام قضائے مبرم بنادیئے گئے۔ کیا آپ نے انسانوں کی صفوں میں کسی ایسی ہستی کو دیکھا ہے جس کے سارے احکام قضائے مبرم ہوں؟ اگر نہیں دیکھا تو گنگوہی جی کو دیکھ لیجئے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ گنگوہی جی نے بقول مؤلف تذکرۃ الرشید کئی بار اپنی زبان سے یہ فرمایا: ''سن لو حق وہی جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے'' چلئے صاحب! دیوبندیوں کے لئے تو مسئلہ بڑا آسان ہوگیا۔ قرآن، حدیث، فقہ، ارشادات صحابہ واقوال ائمہ سب سے چھٹی ملی۔ بس گنگوہی جی کے زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے کلمات نجات کے لئے کافی ٹھہرے۔ کیوں کہ جب تک یہ سب گنگوہی جی کی زبان سے نہیں نکلیں گے یہ بھی حق نہیں ہو سکتے؟ کیوں کہ یہ ساری باتیں حق ہونے میں گنگوہی جی کی زبان کی محتاج ٹھہریں۔ اسی لئے آگے قسم کھا کر مزید اس کی تاکیدی وضاحت فرمادی کہ میں بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر۔

قادیانی تھانوی پر بازی مار گیا

مولوی صاحب بتایئے! کیا آپ لوگوں نے تھانوی جی کو نبی بنانے کا پورا پروگرام نہیں بنالیا تھا؟ کیا ان کے نام کا کلمہ اور درود آپ کی کتابوں میں موجود نہیں؟ مگر لاکھ کوشش کے باوجود تھانوی جی نبی نہیں بن پائے اور بازی مار لے گیا مرزا قادیانی۔ جبکہ ٹانڈوی جی کو خدا بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا گیا مگر ان کی گندی زبان کی وجہ سے یہ پروگرام بھی فیل ہوگیا۔ ذرا پڑھ لیجئے اپنے گھر کی کتاب شیخ الاسلام نمبر، آپ کا مطالعہ آپ کے دھرم کے بارے میں اس قدر ناقص ہے کہ مجھے آپ کی حالت پر رحم آتا ہے۔ کبھی چیٹنگ بازی سے فرصت ملے تو پہلے اپنے گھر کی کتابیں پڑھیئے پھر دوسروں پر انگلی اٹھایئے گا۔

سامعین کرام! سن لیا آپ نے؟ اب خود ہی بتایئے! کہ اولیاء، صحابہ بلکہ انبیاء سے بھی آگے اپنے اکابرین کو کس نے بڑھایا؟ یہ فیصلہ ہم آپ کے ضمیر کے حوالے کرتے ہیں۔

شعر فہمی سے عاری، تاویل بے جا کے شکار

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا تیرہواں فراڈ۔ ہم نے آپ کے اس قول کے جواب میں کہ حرمین سے آپ کی کیا عقیدت؟ اپنی عقیدت ثابت کرنے کے بعد آپ کے شیخ الاسلام محمود الحسن دیوبندی کے ایک شعر کے حوالے سے آپ کی عقیدت

پر جارحانہ حملہ کرتے ہوئے واضح طور پر ثابت کر دیا تھا کہ اس شعر میں گنگوہ کے مقابلہ میں کعبہ شریف کی بے حرمتی اور بے عزتی کی گئی ہے۔ لاکھ جتن کے باوجود آپ سے اس کا کوئی جواب نہیں بن پایا۔ آپ نے اس شعر کی بالکل ایسی ہی مضحکہ خیز تشریح کی ہے جیسا آپ کے اکابر اپنی عبارات کفریہ پر کرتے رہے ہیں۔ درحقیقت آپ نے تشریح نہیں تحریف کی ہے۔ آپ پر لازم تھا کہ آپ اس کا تحقیقی جواب دیتے، ورنہ ہمارے الزام کو تسلیم کر لیتے۔ یہ سب تو آپ سے نہ ہوا مگر آپ نے الٹے ہی ہم پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ نے فوز المقال سے ایک شعر پیش کیا:

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسیٰ بنا دیئے ہیں

اس پر آپ نے جس بد دیانتی اور خیانت کا ثبوت دیا لگتا ہے کہ آپ کو مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہیں رہا۔ آپ نے کیسے جانا کہ اس شعر میں خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کی ذات مراد ہے۔ جب کہ اسی شعر میں قرینۂ واضحہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہے۔ مولوی صاحب! جہالت کی پٹی آنکھوں سے اتاریے اور شعر کو غور سے دیکھئے، اس میں یہ لفظ ہے: ''میرے آقا کے معجزوں نے'' بتایئے آقا کے ساتھ معجزہ کا لفظ کس کی ذات کو متعین کر رہا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو یا خواجہ قمر الدین سیالوی کی ذات کو؟ کیا دیوبندی دھرم میں اولیائے کرام سے بھی معجزات کا صدور ہوتا ہے؟ اور جب حضور کی ذات متعین ہوگئی تو اب اس پر کیا اعتراض؟ جب آپ کے پاس کوئی میٹر نہیں ہے تو جھوٹی تہمت لگا کر اپنا چہرہ کیوں سیاہ کر رہے ہیں؟

خود بتایئے! کہ یہ آپ کی کھلی ہوئی جہالت ہے یا نہیں؟ پھر آپ نے ایک اور گندی حرکت کی۔ اعلیٰ حضرت کی طرف ایک شعر کو منسوب کر کے اس کا خود ساختہ مطلب بتایا اور یہ کہا کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے۔ اگر جرأت ہوتی اور اپنے دعوی میں سچے ہوتے تو اولاً اس شعر کو پیش کرتے پھر گستاخی ثابت کرتے اور ہم سے جواب کا مطالبہ کرتے۔ یہ تو بزدلوں والی بات ہوئی۔ خود بتایئے! کیا آپ اس لائق ہیں کہ ہم بغیر حوالہ آپ کی بات پر بھروسہ کر لیں۔ جب کہ سچائی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں آپ کے اکابرین نے واقعی کھلی ہوئی گستاخیاں کی ہیں۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت یوسف علیہما السلام کی شان میں گستاخی

دیکھئے! آپ کے شیخ الاسلام محمود الحسن صاحب گنگوہی جی کے مقابلہ میں کس آن بان شان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرتے ہوئے للکارتے ہیں:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

یعنی اے عیسیٰ تم تو صرف مردے جلاتے ہو یہ کیا کمال ہوا، کمال تو ہمارے حضرت میں ہے کہ مردوں کو زندہ بھی کرتے ہیں اور زندوں کو مرنے بھی نہیں دیتے۔

اب بتایئے! یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں کھلی ہوئی توہین ہے یا نہیں؟ کیوں سانپ سونگھ گیا؟ کیوں جواب نہیں دیا؟ یہ شعر تو میں نے اپنی دوسری آڈیو کلپ میں بھی پیش کیا تھا۔ مگر بے غیرتی کی چادر اوڑھ کر خاموش ہو گئے۔ اب حضرت

یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں بھی ایک توہین آمیز شعر سنو! یہی آپ کے شیخ الاسلام محمودالحسن کہتے ہیں:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کہ ان کا لقب ہے یوسف ثانی

کیا واقعی تمہارے گنگوہی جی کا کالاکلوٹا حقیر غلام بھی حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی ہے؟ بتاؤ یہ حسن یوسف علیہ السلام کی کھلی ہوئی تضحیک اور شان نبوت میں بدترین گستاخی ہے یا نہیں؟

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا چودھواں فراڈ۔ میں نے آپ کے اس بے بنیاد الزام کہ آپ کے اکابرین نے بھی گستاخیاں کی ہیں، کا منہ توڑ جواب دینے کے بعد آپ کے اکابرین کے کچھ خواب براہین قاطعہ، تذکرۃ الرشید اور رسالہ الامداد جیسی معتبر کتابوں سے نقل کئے تھے۔ پھر ان کی تعبیرات پر اعتراضات پیش کرتے ہوئے اس کو گستاخی ثابت کیا تھا۔

گستاخانہ خوابوں کی تعبیر

سامعین کرام! میرا دوسرا آڈیو کلپ سن لیجئے۔ میرا اصل اعتراض ان خوابوں پر نہیں تھا بلکہ ان خوابوں کی خودساختہ، گستاخانہ تعبیروں پر تھا۔ جو خود دیوبندی اکابرین نے بیان کئے تھے۔ اس مولوی میں غیرت ہوتی تو ہمارے اعتراضات کا تحقیقی جواب دیتا اور اپنے اکابرین کو گستاخیوں سے بچاتا۔ مگر صرف یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ خوابوں پر اعتراض نہیں ہوتا۔ کیا اتنے سے جواب ہوگیا؟ مولوی صاحب! جب جواب نہیں

دے سکتے تو مناظر دیوبند کیوں بن گئے؟ اور دے سکتے تھے تو دیا کیوں نہیں؟ دراصل آپ کی خاموشی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارے اعتراضات برحق ہیں اور آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ لہٰذا آپ کے اکابرین کا گستاخ ہونا ثابت ہوگیا۔

اسی پر سیخ پا ہوکر آپ پھر اپنی پرانی حرکت پر آ گئے اور مرأۃ العاشقین سے ایک خواب نقل کر کے سوال کر ڈالا کہ یہ گستاخی ہے یا نہیں؟ پہلی بات مرأۃ العاشقین ہماری معتبر کتاب نہیں۔ مولوی صاحب! ایک بات بتاؤ کہ کیا وجہ ہے کہ ہم تو تمہارے اکابرین کی مستند کتابوں پر بحث کرتے ہیں اور تم ہمیشہ ادھر ادھر کی غیر معتبر کتابیں ڈھونڈ کرلاتے ہو۔ جب کہ اسی کلپ میں تمہارے اپنے خانہ زاد اصول کی روشنی میں یہ ثابت کر چکا ہوں کہ غیر معتبر کتاب یا غیر معتبر عالم کو ہمارے خلاف پیش کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ ثانیاً یہ بات تم خود تسلیم کر چکے ہو کہ خوابوں پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا؟ تو پھر کس منہ سے ہمارے خلاف اعتراض کرتے ہو؟ اگر ہمت ہے تو میری طرح اس کی تعبیر کو گستاخانہ ثابت کر کے دکھاؤ۔ پھر ہم تمہیں تمہارے انجام تک پہونچا دیں گے۔ انشاءاللہ

بہرحال آپ نے اعتراض کر دیا تو سنیئے! آپ نے تو خواب بتایا کہ کسی نے دیکھا کہ قرآن اس کے سر پر اور اس کے پیروں کے اردگرد بکھرا پڑا ہے۔ تو مولوی صاحب! اگر آپ کے اصول سے خواب کی یہ بات گستاخی ہے تو ذرا ہمت کر کے جواب دیجئے کہ جو شخص بیداری کی حالت میں قرآن پاک کو پیروں میں باندھنے کا حکم دے وہ آپ کے اصول سے گستاخ ہے یا نہیں؟

لیجئے! یہ ہیں آپ کے حکیم الامت، یہ اپنی کتاب اعمال قرآنی صفحہ ۳۳/ پر لکھتے

ہیں کہ ان آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لئے بائیں ران میں باندھ دے۔ اسی طرح اسی اعمال قرآنی میں عورت سے ہمبستری کرنے پر امساک کے لئے ایک حکمت بیان کی ہے کہ انگور کی پتی پر یہ آیت لکھ کر ران پر باندھے۔ بتاؤ! قرآن پاک کو پیروں میں باندھنا تمہارے اصول کے مطابق گستاخی ہے یا نہیں؟

ع تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا میری جان جگر کس کا ہے

پھر آپ نے اعلیٰ حضرت کی ملفوظات کے حوالے سے اعتراض کرتے ہوئے ایک خواب بیان کیا کہ امام بخاری نے خواب دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے جسم پاک پر مکھیاں بیٹھی ہیں۔

عرفانِ شریعت پر اعتراض کھلی جہالت ہے

سامعین کرام! سنا آپ نے! مولوی صاحب خود بیان کر رہے ہیں کہ یہ خواب امام بخاری نے دیکھا تھا تو اگر آپ کو اس میں کوئی اعتراض والی بات نظر آتی ہے تو آپ کو چاہئے کہ آپ امام بخاری کی قبر پر تشریف لے جائیں اور اس سلسلے میں انھیں سے مناظرہ کرلیں۔ اعلیٰ حضرت تو صرف ناقل ہیں۔ جس طرح دوسرے علماء نے اسے اپنی کتابوں میں نقل کیا ایسے ہی اعلیٰ حضرت نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ اس کے باجود اگر پورا واقعہ اسی کتاب سے پڑھ کر سنا دیتے تو آپ کا اعتراض وہیں ختم ہو جاتا۔ پھر یہ بھی بتائیے کہ اگر امام بخاری نے خواب میں دیکھا کہ مکھیاں بیٹھی ہیں تو از روئے شرع اس میں کیا گستاخی ہے؟

در حقیقت گستاخی خواب میں نہیں تمہاری زبان اور تمہاری سوچ میں ہے۔ امام بخاری نے تو کبھی نہیں سوچا کہ گندگی پر بیٹھنے والی مکھی ہی حضور علیہ السلام پر آکر بیٹھی۔ یہ تم دیوبندیوں کے گندے دماغ کی گندی سوچ ہے۔ ورنہ اس خواب کی تعبیر کو سامنے رکھ کر بتاؤ کہ اس مکھی سے یہی گندگی میں بیٹھنے والی مکھی مراد ہے؟۔ کیا فریب دینے کے علاوہ دنیا میں کوئی اور پیشہ نہیں ملا تھا؟ پھر اپنے خانہ زاد اصول کو سامنے رکھ کر یہ بھی بتاؤ کہ کیا واقعی اس پر کوئی اعتراض بنتا ہے؟ پھر آپ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی عرفان شریعت کے حوالہ سے ایک خواب نقل کر کے اپنی اصلیت کو ظاہر کر دیا ہے۔

سامعین کرام! اگر اس مولوی میں ہمت ہوتی تو عرفان شریعت کی اس عبارت کو من وعن پیش کر کے اعتراض کرتا۔ مگر اس مفتری اور کذاب نے اس میں جو بدترین خیانت کر کے واقعے کو توڑ مروڑ کر کے پیش کیا ہے یہ اس کے دجل وفریب کی بدترین مثال ہے۔

دیکھئے! یہ ہے عرفان شریعت اور یہ ہے وہ واقعہ جو اعلیٰ حضرت نے بیان کیا ہے۔ آپ خود اس واقعہ کو پڑھیں۔ اولاً عرض یہ کرنا ہے کہ نہ تو اعلیٰ حضرت نے یہ خواب دیکھا اور نہ ہی اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کو بذات خود اپنی طرف سے بیان کیا ہے۔ اسی طرح واقعہ کے شروع میں ہی یہ مولوی ایک لفظ کی خیانت نہ کرتا تو خود اس کے خانہ زاد اصول سے بھی اعلیٰ حضرت پر کوئی اعتراض نہ پڑتا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ''حضرت ام المؤمنین محبوبۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہا کا روح اقدس سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانا بعض مداحین حضورا سے واقعۂ خواب بیان کرتے ہیں **کما رأیت فی کتبھم التصریح بذلک**''

صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ واقعہ سرکار غوث الاعظم کی حیات ظاہری کا نہیں بلکہ اس کا تعلق سرکار غوث الاعظم کی روحانیت سے ہے۔بعض لوگوں نے اسے واقعہ خواب بتایا ہے۔ جب کہ اس مولوی نے جس ڈھنگ سے بیان کیا ہے، سننے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ آپ نے اپنی حیات ظاہری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا ہو۔تو جب یہ واقعہ بطور خرق عادت اور روحانی طور پر ہے۔تو اس کے بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ اگر یہ واقعہ شرعاً ثابت ہو تو روحانی طور پر سرکار غوث الاعظم کا اماں عائشہ صدیقہ کا دودھ پینا خواہ خواب میں ہو خواہ بیداری میں، نہ اس میں شرعاً کوئی قباحت ہے نہ عقلاً۔ پھر روح کے آنے جانے اترنے چڑھنے کھانے پینے پر دلائل شرعیہ اور براہین قاطعہ پیش کر کے اس کا امکان ثابت کیا۔مگر یہ سب اسی صورت میں جب کہ یہ واقعہ شرعاً ثابت بھی ہو۔اور اگر یہ ثابت نہیں ہے تو ایسی بات کہنا جس کا شرع میں ثبوت ہی نہ ہو بے اصل اور بے بنیاد ہے۔

لہٰذا جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی طرف سے اس واقعہ کی صحت یا عدم صحت پر کوئی کلام نہیں کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے کسی پہلو کو متعین کیا۔ ہاں کلام اصول شرع کی روشنی میں کیا ہے کہ اگر ثبوت شرعی ہو جائے تو عقلاً اور شرعاً اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ کہ جو شرع سے ثابت ہو اس پر کسی کو حق اعتراض نہیں ہوتا۔اور اگر ثبوت نہیں ہے تو ایسی بات بے اصل اور بے بنیاد ہے۔

سامعین کرام! دیکھا آپ نے! جواب کتنا واضح اور صاف مزاج شریعت کی روشنی میں ہے۔اس کے باوجود اس جاہل کو اگر گستاخی نظر آ رہی ہے تو اپنے خانہ زاد اصول کی روشنی میں بتائے کہ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت حسن بصری نے ام المؤمنین

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا جس کی برکت سے ان کے کلام میں فصاحت پیدا ہو گئی۔تو کیا یہاں بھی گستاخی ہے یا نہیں؟ اور اعلیٰ حضرت نے جن صاحبوں کی کتابوں میں اس خواب کو پڑھا وہ لوگ گستاخ ہوئے یا نہیں؟ پھر ہم تمہیں چیلنج کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کی اس پوری عبارت کو نقل کر کے اپنے ہی دارالافتاء میں بھیج دو، اگر تمہارے ہی گھر سے تمہاری جہالت کی سند سب کے سامنے پیش نہ کر دوں پھر کہنا۔

ع اللہ رے خودساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

ہر مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ مدت رضاعت دو سال ہے اور حرمت رضاعت کا ثبوت ڈھائی سال تک ہوتا ہے۔تو اگر بالفرض سرکار غوث الاعظم کی روح پاک نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پی لیا تو کیا اماں عائشہ صدیقہ پر اس طرح گندہ تبصرہ کرنا کہ جب وہ دودھ پلائیں گی تو ان کا پردہ نہیں اٹھے گا۔معاذ اللہ، اپنی ماں کے بارے میں ایسا گندہ تبصرہ کوئی بھنگی چمار بھی نہیں کرے گا۔مگر اس خبیث مولوی نے یہ تبصرہ اس ماں کے بارے میں کیا جسے قران نے ہم تمام مومنین کی ماں قرار دیا ہے۔جن کے قدموں پر ہماری مائیں قربان۔ بتائیے دنیا کا ہر بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے مگر ایسا گندہ خیال کبھی اس کے دل میں نہیں آتا جیسا اس خبیث مولوی نے پیش کیا ہے۔ سچ ہے نالی کا کیڑا نالی میں ہی گرتا ہے۔

پھر اپنے خودساختہ تبصرے کو بیان کر کے اس کی آڑ میں جس طرح ساری دنیا کے اہل سنت کی ماں اور بہنوں کو گالیاں دی ہیں وہ اس کی اصلیت کا مظہر اور اس کی شکست خوردہ ذہنیت کی غماز ہے۔

مولوی صاحب! ہم چاہتے تو تمہاری اس گندی حرکت کا بھرپور جواب دیتے جس کے درد کو تم اپنی قبر میں بھی محسوس کرتے۔ مگر گھبراؤ نہیں، ہم ایسا نہیں کریں گے۔ کیوں کہ ہمارے اکابرین نے دلائل کی روشنی میں بات کرنا سکھایا ہے۔ گالیاں دینا تمہیں کو مبارک ہو۔

سامعین کرام! اس بات کو دنیا کا ہر شخص مانتا ہے کہ انسان جس ماحول کا پروردہ ہوتا ہے اور جس شخصیت کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس پر اسی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس مولوی پر یہ گندے اثرات کہاں سے آئے اسے سمجھانے کے لئے ان کی جماعت کی سب سے معتبر شخصیت کی بارگاہ میں آپ کو لے چلنا چاہتا ہوں۔ میری مراد دیوبندی جماعت کے حکیم الامت حجۃ اللہ فی الارض اور جامع المجد دین جیسے القابات سے ملقب مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ دیوبندی دھرم میں ان کا پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ آنجناب کی آوارہ ذہنیت کو اگر سمجھنا ہے تو ان کے ملفوظات کا مجموعہ الافاضات الیومیہ اٹھا لیجئے۔ سردست چند نمونے حاضر خدمت ہیں:

ع انھیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
انھیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

تھانوی کے مغلظات

الافاضات الیومیہ کی چوتھی جلد میں یہ واقعہ موجود ہے۔ تھانوی صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزا ہے۔ حافظ جی نے کوشش کر لیا اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔ مزہ کیا

خاک آتا؟ صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزہ ہے، بڑا مزہ ہے۔ ہم نے روٹی لگا کر کھائی، ہمیں نہ تو نمکین معلوم ہوئی نہ کڑوی۔ آگے کا واقعہ بیان کرنے سے قاصر ہوں اس لئے خود کتاب میں پڑھ لیں۔

یہی تھانوی جی چند سہیلیوں کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ان میں آپس میں یہ عہد ہوا تھا کہ ہم میں سے جس کی شادی پہلے ہوگی تو وہ اپنے سب حالات ظاہر کر دے گی۔ اس کے بعد کا واقعہ آپ کتاب میں پڑھ لیں۔ واقعہ کا اختتام اس شعر پر کیا ہے:

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہوئے گا
تب مزہ معلوم سارا ہوئے گا

دیکھئے الافاضات الیومیہ جلد ۷۔

تھانوی جی نے ایک زانی کا واقعہ بیان کیا جو مکان کے اندر کنڈی لگا کر زنا کر رہا تھا۔ لوگوں نے دستک دی تو اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں۔ یہاں خود ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے۔ اب اس پر حجۃ اللہ فی الارض کا تبصرہ سنیئے! دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی تھا۔ جھوٹ نہیں بولا۔ کیسی ذہانت کا جواب ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

حرام کاری پر نہ استغفار ہے نہ اظہار نفرت بلکہ اسے سچا آدمی کہا جا رہا اور اس کے ذہانت کی داد دی جا رہی ہے۔ دیکھئے الافاضات الیومیہ جلد ۴۔

تھانوی جی مزید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذِکر میں مزہ نہیں آتا میں نے کہا ذِکر میں کہاں مزہ؟ مزہ تو مذی میں ہوتا ہے۔ جو بیوی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو؟

سن لیا آپ نے ! دیوبندی جامع المجد دین کی بات کو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن
مجید میں فرماتا ہے:"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" کہ اللہ کے ذکر میں ہی دلوں کا
اطمینان ہے۔مگر تھانوی جی کو اللہ کے ذکر میں نہیں بلکہ مذی میں مزہ آتا ہے۔ دیکھئے
الافاضات الیومیہ جلد۴۔

تھانوی جی نے اپنی کتاب 'بہشتی زیور' میں جس کتاب کو تھانوی جی نے عورتوں
کے دین کی تباہی کو دیکھ کر علاج کی فکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔دیوبندی عوام میں یہ
کتاب بہت مقبول ہے۔ اکثر دیوبندی حضرات اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو جہیز میں بطور
تحفہ دیتے ہیں۔اسی کتاب میں تھانوی جی مردوں کے عضومخصوص کو لمبا اور موٹا کرنے
کے نسخے بھی بتائے ہیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔تفصیلی طریقہ آپ اسی
کتاب میں پڑھ لیں۔

تھانوی کے ماموں بھڑوا تھے

تھانوی جی نے ماموں صاحب کا واقعہ بیان کیا ہے۔عقیدت مندوں نے ماموں
صاحب سے حقائق ومعارف بیان کرنے کی گزارش کی۔اس کے بعد کیا ہوا تھانوی جی
کی زبانی سنیئے:"ماموں صاحب بولے میں بالکل ننگا ہوکر بازار میں نکلوں اس طرح کہ
ایک شخص آگے سے میرے عضوتناسل کو پکڑ کر کے کھینچے اور ایک شخص پیچھے کے مقام میں
انگلی کرے، ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں، بھڑوا ہے رے بھڑوا
ہے،اس وقت میں حقائق ومعارف بیان کروں۔ دیکھئے الافاضات الیومیہ جلد ۷۔
کیا دیوبندی مذہب میں اسی طریقے سے حقائق و معارف بیان کئے جاتے

ہیں جسے سن کر بھڑوے بھی شرما جائیں۔چونکہ کہ حقائق ومعارف بیان کرنے کا یہ نادر
طریقہ تھانوی جی نے بیان کیا ہے،اس لئے زندگی میں ایک بار دیوبندی مولویوں کو اس
پر ضرور عمل کرنا چاہئے ،ورنہ اخروی نجات کیسے ملے گی۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

افسوس ہے دیوبندی عوام پر! کہ ان لوگوں نے اپنے مولویوں کے چکر میں تھانوی
جی سے اس قدر والہانہ عقیدت کا اظہار کیا کہ انھیں حکیم الامت،خلیفۃ اللہ فی الارض بنا
دیا،ان کے پیر دھو کر پینے کو نجات اخروی کا سبب تک مان لیا۔مگر ان ساری عقیدتوں کی
تھانوی جی کی بارگاہ میں کیا حیثیت ہے؟ خود تھانوی جی سے سنئے! فرماتے ہیں:"عوام
کے عقیدے کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضومخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا
جائے اور غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہ چلے"۔ دیکھئے الافاضات الیومیہ جلد۴۔

ایسا لگتا ہے کہ تھانوی جی نے جانوروں کے عضومخصوص پر کافی تحقیق کی تھی۔ بہر
حال اگر میں سناتا رہوں تو تھانوی جی کے اس قسم کے سیکڑوں بیہودہ واقعات ومغلظات
اور فکری آوارگی کی مثالیں پیش کرسکتا ہوں۔ بتانا صرف یہ ہے کہ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے
کہ جو شخص ایسے بیہودہ افکار وخیالات کا حامل ہو،اس کی بارگاہ کے پروردہ پر بھی لازماً
ایسے ہی اثرات مرتب ہوں گے۔

ع کون کھولے گا تیرے دل کی گرہ بعد میرے
کون سلجھائے گا الجھا ہوا گیسو تیرا

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا پندرہواں فراڈ۔آپ نے رسائل رضویہ
کے حوالے سے اعتراض پیش کیا کہ آپ کے یہاں انگریزوں سے چندہ لینا جائز ہے۔
مولوی صاحب! آپ کا دعوی ہمیشہ دعوی ہی رہتا ہے۔جرأت ہو تو حوالہ کے ساتھ اس

عبارت کو پیش کرو۔ پھر اسی عبارت میں تمہارے خانہ زاد اصول کی روشنی میں تمہیں رسوا نہ کردوں، تو کہنا۔ آپ اپنے مذہب کے تعلق سے افسوس ناک حد تک فریب خوردہ واقع ہوئے ہیں۔ یا تو واقعی جہالت کے عذاب میں گرفتار ہیں یا دانستہ تجاہل سے کام لے رہے ہیں؟

دارالعلوم دیو بند میں مشرکین سے چندہ اور مشرکہ کا سواگت

اب آیئے آپ کے سامنے آپ کے دارالعلوم کی پوری تاریخ پیش کردوں۔ دیکھئے یہ ہے تاریخ دارالعلوم دیو بند ادارہ اسلامیات لاہور کراچی صفحہ ۱۹۴۔ اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ دارالعلوم سے تعاون اور چندے کے سلسلے میں شروع سے ہی یہ عمل رہا ہے کہ ہر مذہب وملت کے لوگوں کے چندے قبول کئے جاتے ہیں۔ پھر کچھ آگے لکھا ہے۔ چنانچہ دارالعلوم کی رودادوں میں جابجا اہل ہنود اور دوسرے غیر مسلم چندہ دہندگان کے نام درج ہیں۔ یہ سلسلہ شروع سے اب تک جاری ہے۔

بتایئے کتنا کھلا ہوا اعتراف ہے جس پر تبصرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر اس میں خاص طور پر اس فقرہ پر غور کیجئے جو در پردہ بڑا معنی خیز ہے۔ ''جابجا اہل ہنود اور دوسرے غیر مسلم چندہ دہندگان کے نام درج ہیں'' اسی طرح آپ کی جماعت کے رئیس القلم مناظر حسین گیلانی دیو بندی نے بھی سوانح قاسم جلد دوم صفحہ ۳۱۷/مکتبہ رحمانیہ لاہور میں ان باتوں کا اعتراف کیا ہے بلکہ کچھ غیر مسلم چندہ دہندگانوں کے نام بھی پیش کئے ہیں۔ اور یہ بات تو پہلے ہی ثابت کرچکا ہوں کہ چندے کی شروعات انگریزوں کی امداد سے ہوئی تھی۔ آپ کو تو شاید یہ بھی معلوم نہ ہو کہ چندے کے حصول میں دارالعلوم کے

علماء اس حد تک گر چکے تھے کہ اپنے جشن صد سالہ میں اندرا گاندھی جیسی مشرکہ عورت کو زینت جشن بنا کر اپنے علمی اور مذہبی وقار کو اس کے قدموں پر قربان کردیا تھا۔ یہ آپ ہی کا دارالعلوم ہے، جہاں سنجے گاندھی کے استقبال میں پورا دارالعلوم ہار اور مالے لے کر دوڑ پڑا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیا کرو۔

ع دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈھتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیہ کاری بھی دیکھ

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا سترہواں فراڈ۔ آپ نے حج فقیر بر آستانہ پیر نامی کتاب سے اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ اب کسی کو کعبۃ اللہ جا کر حج و عمرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے پیر کی قبر کا طواف کرلیتا ہے تو اس کا حج بھی ہوجائے گا اور اس کا عمرہ بھی ہوجائے گا۔ مولوی صاحب! میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں اگر آپ میں ہمت وجرأت ہے تو اس پر جو فتوی لگانا ہے لگا کر دکھایئے۔ اگر آپ ہی کے گھر سے جوتے اور چپلوں کی بارش نہ ہوئی تو آپ کا کبھی سامنا نہیں کروں گا۔ میں آپ ہی کے خانہ زاد اصولوں کی روشنی میں وہی فتوی آپ پر لگا کر دکھاؤں گا، آپ فتویٰ تو لگایئے۔

علامہ جامی، شیخ فریدالدین پر اعتراض

سامعین کرام! حج فقیر بر آستانہ پیر کی جس عبارت پر اس مولوی نے اعتراض کیا ہے وہ عبارت دراصل ان علمائے ربانیین کی کتب میں موجود ہیں جو دیوبندیوں کے نزدیک بھی نہایت معتبر اور قابل اعتماد ہیں۔ چنانچہ حج فقیر بر آستانہ پیر کے صفحہ ۱۳۱/ پر یہ حوالہ صاف صاف لکھا ہوا ہے ؛نفحات الانس صفحہ ۱۹۶/ میں مولانا جامی قدس سرہ السامی اور تذکرۃ الاولیاء میں حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید ابوالخیر کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ دیکھئے یہ ہے علامہ جامی کی نفحات الانس، اس کے صفحہ ۳۱۵/ پر وہ واقعہ موجود ہے۔ اور یہ ہے حضرت شیخ فریدالدین عطار کی تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۹۷/ اس پر بھی وہی واقعہ موجود ہے۔ بلکہ اسی مضمون کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب اخبار الاخیار کے صفحہ ۱۰۲/ میں بھی نقل فرمایا ہے۔ نیز اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۲۶/ پر بھی یہ مضمون موجود ہے۔ اب اس دیوبندی مولوی کا دجل وفریب دیکھئے کہ اس نے اس وقعہ کو ہم سنیوں کے خلاف بطور اعتراض پیش کیا ہے۔ جب کہ یہ علماء خود اس کے نزدیک بھی نہایت معتبر ہیں۔ تو بقول تمہارے مجھے بھی یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اب تم لوگوں کو حج اور عمرہ کرنے کے لئے بیت اللہ شریف جانے کی ضرورت نہیں، اپنے پیر کی قبر کا طواف کرلو تمہارا حج وعمرہ ہو جائے گا۔

ع آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی!!! یہ رہا آپ کا اٹھارہواں فراڈ۔ آپ نے پیر کرم شاہ

ازہری کے رجوع والے قول پر ہمارا دجل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور اپنے ویڈیو کلپ میں خوب شوروغوغا مچایا کہ دیکھو تمہارے علماء نے ان کے رجوع کو قبول نہیں کیا۔

مولوی صاحب! کیا عقل سے بالکل پیدل ہو چکے ہیں۔ صرف بولنا جانتے ہیں یا کچھ سمجھتے بھی ہیں؟ ہمارے کلپ کو پھر سے سن کر بتاؤ کہ ہم نے کب کہا کہ ہماری تحقیق کے مطابق وہ حق پر تھے؟ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ تمہاری بات کا الزامی جواب تھا۔ جس کا حاصل صرف یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ پیر کرم شاہ ازہری نے تحذیر الناس کے مسئلہ میں علمائے اہل سنت کے نظریہ سے اختلاف کیا ہے جب کہ تمہارا ہی مولوی ڈاکٹر خالد محمود مطالعہ بریلویت میں لکھتا ہے کہ انھوں نے اپنے اس موقف سے رجوع کرلیا تھا۔ تو اگر یہ جھوٹ ہے، دجل ہے، دھوکہ ہے تو اس کا ارتکاب خود تمہارے مولوی خالد محمود نے کیا ہے۔

مولوی صاحب! تم پر لازم تھا کہ اولاً تم ڈاکٹر خالد محمود کی تحریر کا جواب دیتے۔ یہ تو تم سے ہوا نہیں۔ ہاں اپنی خردماغی کا ثبوت دینے لگے۔ اب تم اپنے ہی اصول سے بتاؤ! کیا یہ اعتراض کرنے کا حق تمہیں ہے؟ اب یا تو تم جھوٹ بول رہے ہو یا تمہارا مولوی خالد محمود جھوٹ بول رہا ہے۔

رہ گئی بات علمائے اہل سنت کے فتویٰ کی تو اگر واقعی پیر کرم شاہ ازہری کا رجوع ان کے نزدیک ثابت نہیں ہے تو ان کا فتوی اپنی جگہ بالکل حق وصواب ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مولوی ہو اگر دیابنہ کے کفریات پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی ان کے باطل نظریات میں ان کی موافقت کرتا ہے تو اس کا حکم بھی انہیں جیسا ہے۔

۱۳۲۴ھ میں علمائے حرمین نے دیوبندیوں کی تکفیر کی

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا انیسواں فراڈ۔ میں نے یہ بات کہی تھی کہ آج سے تقریباً ایک سو تیرہ سال قبل علمائے حرمین شریفین نے آپ کے اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کر کے ساری دنیا میں آپ لوگوں کو بالکل ننگا کر دیا ہے۔ اور پھر ثبوت میں حسام الحرمین کو پیش کیا تھا۔ جس پر ۱۳۲۴ھ میں حرمین شریفین کے تقریباً ۳۶ رمفتیان کرام نے اپنی تصدیقات ثبت کر کے نام بنام آپ کے اکابر کی تکفیر کی ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ ''مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ''۔

اس دستاویزی ثبوت کا کوئی جواب آپ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے چیخ کر کبھی تو آپ نے یہ بات کہہ دی کہ علمائے حرمین شریفین نے ہمارے اکابرین کے خلاف جو فتوی دیا تھا اس سے رجوع کر لیا۔ چلئے آپ نے یہ تو تسلیم کیا کہ علمائے حرمین شریفین نے آپ کے اکابرین کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ رہ گئی بات رجوع والی تو ہم صرف تمہیں نہیں قیامت تک آنے والی تمہاری ساری ذریت کو چیلنج کرتے ہیں کہ ان علمائے ربانین کا رجوع والا قول پیش کرو اور انھیں کی تحریروں سے ثابت کرو کہ انھوں نے واقعی رجوع کر لیا تھا۔

تعجب ہے! ساری دنیا کے سامنے اتنی ڈھٹائی سے کیسے جھوٹ بول لیتے ہو؟ اور کبھی آپ یہ کہتے ہیں کہ علمائے حرمین شریفین نے ہمارے اکابر کی تکفیر نہیں کی بلکہ مولانا احمد رضا اور مولوی نعیم الدین مرادآبادی کی تکفیر کی۔ جب کی یہ بھی تمہارا صریح جھوٹ اور ان علمائے ربانین پر بہتان عظیم ہے۔ تم کہتے ہو کہ ہم نے حوالجات سے یہ بات

ثابت کر دی تو میں اپنے دوسرے آڈیو کلپ کا جملہ پھر دہراتا ہوں کہ اگر تمہاری اصل میں خطا نہیں ہے تو لاؤ علمائے حرمین شریفین کا وہ فتویٰ، وہ دستاویز جس میں ہمارے ان دونوں بزرگوں کی تکفیر کی گئی ہے۔ دیوبندیو! آخر کیا بات ہے؟ کہ میرے بار بار للکارنے پر بھی تمہارا یہ مولوی تکفیر والا فتویٰ پیش نہیں کرتا۔ اگر ان علماء نے تکفیر کا فتویٰ دیا تھا تو دکھانے میں کیا حرج ہے؟ ہے نا تعجب کی بات!!! کہ اپنے اوپر حرامی ہونے کا الزام برداشت کر لیا مگر فتویٰ نہیں دکھا سکا۔ سوچو! کیسے جھوٹے اور مفتری لوگوں کو تم نے اپنا مفتی اور مناظر بنا رکھا ہے؟ جو اپنی جہالت سے پوری قوم کی لوٹیا ڈبونے پر تلے ہوئے ہیں۔ تمہارا مولوی قیامت تک نہیں پیش کر سکتا۔ کیوں کہ ان علماء نے ہمارے اکابرین کی تکفیر ہی نہیں کی تھی۔

دیوبندی فریب کاری

اب سنو! اس مفتری کذاب نے مولانا عبدالستار خان نیازی کی کتاب 'اتحاد بین المسلمین .....وقت کی اہم ضرورت' کا جھوٹا حوالہ پیش کر کے تم دیوبندیوں کو گمراہ کیا ہے۔ اور مولانا کی طرف صریح جھوٹ اور بہتان کی نسبت کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے صاف اور واضح طور پر لکھا ہے کہ حرمین کے علماء نے مولانا احمد رضا اور مولوی نعیم الدین مرادآبادی کی تکفیر کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اتحاد بین المسلمین انٹرنیٹ پر موجود ہے، آپ حضرات خود اس کا مطالعہ کر لیں۔ تا کہ اس مفتری کذاب کا جھوٹ سب پر واضح ہو جائے۔ چلو اس کے باوجود میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر واقعی تو حلالی ہے تو پوری اتحاد بین المسلمین میں کہیں بھی اپنا یہ جملہ دکھا دے کہ مولانا عبدالستار خان نیازی نے یہ

بات کہی ہے۔

آپ ہی بتائیں! یہ دیوبندی مولوی ادھرادھر کی باتوں پر تو خوب حوالے پیش کرتا ہے، مگر اپنے اس دعوی کو ثابت کرنے کے لئے اب تک اتحاد بین المسلمین کو کیوں نہیں پیش کرسکا؟ کیوں کی اسے پتہ ہے کہ جب کتاب دکھائے گا تو اس کا دجل وفریب کھل کر سب کے سامنے آجائے گا۔اب میرے سوالوں کا جواب دو؟ کیا مولانا عبدالستار خان کا نام علمائے حرمین ہے؟ یا ان کی کتاب علمائے حرمین کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔

اس دیوبندی مولوی نے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ علمائے حرمین شریفین نے اگر علمائے دیوبند کی تکفیر کی تو کیا حرج؟ انھوں نے تمہارے ان دونوں بزرگوں کی بھی تکفیر کی ہے۔اپنی اس بات میں اس نے شیطانی مغالطے سے کام لیا ہے۔ کیوں کہ ہم جن علمائے حرمین شریفین کی بات کر رہے ہیں، وہ سنی صحیح العقیدہ، ترکی دور حکومت کے علمائے ربانیین ہیں۔ جو ساری دنیا کے نزدیک متفق علیہ طور پر قائد ورہنما تھے۔خود دیوبندی اکابرین نے بھی ان کی عظمت کو تسلیم کیا اور ان کے فتاوے پر اعتماد کیا ہے۔ انھوں نے ۱۳۲۴ھ میں اکابر علمائے دیوبند کو کافرو مرتد قرار دیا اور یہ دیوبندی مولوی جن کو علمائے حرمین کہہ رہا ہے یہ وہابی حکومت کے نجدی وہابی زر پرست ملا ہیں۔ جو وہابی خیالات کے حامل ہیں۔

نجدی وہابی علماء نے بھی دیوبندیوں کی تکفیر کی

مزے کی بات یہ ہے کہ یہ جن کو علمائے حرمین کہہ رہا ہے انھوں نے خود بھی دیوبندیوں کی تکفیر کر ڈالی ہے۔ دیکھو یہ ہے تمہارے گھر کی کتاب 'کچھ دیر غیر مقلدوں

کے ساتھ' اس کے صفحہ ۱۲۰/ پر تمہارا جید عالم مولوی ابوبکر غازی پوری خود اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ان وہابی علماء نے بھی الدیوبندیہ تعریفہا وعقائدہا نامی کتاب پر علمائے دیوبند کو کافرومشرک قرار دیا ہے۔ بلکہ انٹرنیٹ پر درجنوں فتاوے اور بیانات ان سعودی وہابی علماء کے موجود ہیں جنھوں نے دیوبندیوں کی کتب پر بدعت وکفر کا حکم صادر کیا ہے۔

سامعین کرام! آپ خود تحقیق کرلیں۔اور تفصیل کے لئے مملکت سعودیہ عربیہ عمومی ایوان صدارت برائے علمی وتحقیقات وافتا کو دیکھ لیں۔سعودی وزیر خارجہ نجدی ملا بالخصوص عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور دیگر ملائے نجد نے ان دیوبندیوں کی کتب پر بدعت وخرافات اور کفریات پر مشتمل ہونے کے فتوے صادر کئے ہیں۔ ان علمائے حرمین شریفین کا ان نجدی وہابی ملاؤں سے کیا تعلق؟

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ان علمائے ربانیین نے تو خود وہابی ملاؤں کے امام ابن عبدالوہاب کو ظالم، فاسق، گستاخ، مکفر المسلمین قرار دیا ہے۔ بلکہ خود دیوبندی علماء نے بھی ان نجدی ملاؤں کو خارجیوں کی جماعت اور شیطانی گروہ قرار دیا ہے۔ پھر کس منھ سے ان وہابی ملاؤں کو ہمارے خلاف علمائے حرمین شریفین بنا کر بطور حجت پیش کرتے ہو؟

سامعین کرام! ان وہابی ملاؤں اور ان کے آقاؤں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سترہ مسائل میں خطاوار بتایا ہے۔مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت بلال بن حارث مزنی پر کفر وشرک کا فتوی لگایا ہے۔ بلکہ ہم سب کی ماں حضرت حوا رضی اللہ عنہا پر حکم شرک عائد کیا ہے۔ بلکہ ساری دنیا کے مقلدین کو مشرک

قرار دیا ہے۔تو اب آپ ہی بتائیے! جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیں حتی کہ صحابہ تک کی تکفیر کریں۔اگر بقول تمہارے ان خبیثوں نے اعلیٰ حضرت اور سید نعیم الدین مرادآبادی رحمہما اللہ کی تکفیر کی تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے۔تعجب تم دیوبندیوں پر ہے کہ ان سب کے باوجود تم ان کے تلوے چاٹتے ہو۔اور تھوڑے سے ریال کی لالچ میں اپنا دین دھرم سب کچھ قربان کر دیتے ہو۔اور ہم اگر ان سے نفرت کرتے ہیں تو ہمیں مورد طعن ٹھہراتے ہو۔

سامعین کرام! ان سب کے باوجود اتحاد بین المسلمین نامی کتاب میں مولانا عبدالستار خان نیازی نے ان بزرگوں کی تکفیر کا قول نہیں کیا ہے۔بات صرف اتنی ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے ۱۹۸۲ء میں حکومتی سطح پر ایک اعلامیہ جاری کر کے کنزالایمان اور خزائن العرفان کو بدعت وکفریات پر مشتمل قرار دیتے ہوئے پابندی لگادی تھی۔بس اتنی سی بات کو یہ علمائے حرمین شریفین کے فتوی کا نام لے کر بھونک رہا ہے۔اب اگر یہی بات تمہارے لئے قابل اعتراض ہے تو سنو تبلیغی جماعت اور ان کے علماء کی کتب پر بھی بدعت وخرافات اور کفریات پر مشتمل ہونے کا حکم لگا کر پابندی عائد کردی گئی ہے۔تو تمہیں دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آگیا مگر اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جرم کی سزا

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا بیسواں فراڈ۔آپ نے اپنی ویڈیو میں بتایا کہ تصویر بنانا حرام وگناہ ہے۔تو کس نے اس بات سے انکار کیا؟ تم کہتے ہو کہ میں نے تمہاری شیخ کی تصویر بنائی۔جب کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اس کی شروعات بھی تمہاری طرف سے ہوئی ہے۔سب سے پہلے تم نے نہ جانے کس کی تصویر اپنے دوسرے ویڈیو کلپ میں دکھا کر میرے نام کے ساتھ جڑ دیا اور مجھ ہی سے کہا یہ دیکھو تمہارا ویڈیو میں آنے کا کردار۔

دوسری بات یہ ہے کہ تم تصویر سازی فوٹو اور ویڈیو کو خود ہی ناجائز وحرام کہتے ہو اور اسی حرام کاری کا ارتکاب تم بھی کر رہے ہو اور تمہارا شیخ بھی کر رہا ہے۔بتاؤ اپنے ہی اصول سے تم اور تمہارے شیخ دونوں حرام کار ہوئے یا نہیں۔اعتراض کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ہمارے یہاں جب بھی یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ آیا دین وتبلیغ کی اشاعت اور احقاق حق وابطال باطل کے حوالے سے ویڈیو بنوانا جائز ہے یا ناجائز؟ بعض جواز کا قول کرتے ہیں اور بعض پھر بھی ناجائز کہتے ہیں۔مگر تمہارے یہاں تو تمہارے شیخ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مع تذکیر صفحہ ۶۰ر پر تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قتل کے ساتھ گنا ہے اور اسے یزید اور شمر سے بھی بدتر بتایا ہے۔اس کے باوجود تم لوگ بغیر نکیر کے دھڑلے سے تصویریں بنا رہے ہو۔اس لئے اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر بتاؤ کہ تم لوگ یزید وشمر سے بھی بدتر ہوئے۔

ع سلجھ جاتی ہے اک الجھن تو مشکل اور بڑھتی ہے
کسی صورت محبت کی پریشانی نہیں جاتی

جہالت کا اعتراف

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا اکیسواں فراڈ۔ آپ نے ایک اور بات کہی کہ مولوی اشرف علی تھانوی کو اعلیٰ حضرت کے عقائد ونظریات کا علم نہیں تھا۔ کیا یہ آپ کا صریح جھوٹ اور بلا وجہ کی بکواس نہیں ہے؟ مولوی صاحب! کیوں فالتو باتیں کرتے ہو؟ امام اہل سنت نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ مولوی صاحب زندگی بھر کوشش کرتے رہے مگر اپنی عبارت کا دفاع نہیں کر سکے۔ ذرا خود سوچئے کہ انھوں نے اعلیٰ حضرت سے بدلہ لینے کے لئے ان کی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا ہوگا؟ مگر ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد بھی آخر کار حقیقت تسلیم کرنی پڑی۔ کافر تو نہ ثابت کر سکے مگر عاشق رسول ہونے کا اقرار کرلیا۔ سوال یہ ہے کہ ایک شخص آپ کو کافر کہہ رہا ہے اس کے باوجود آپ اس کے عقائد ونظریات کو جانے بغیر اسے عاشق رسول کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اسے سچا مسلمان جانے بغیر اس کے لئے مغفرت کی دعا کیسے کر سکتے ہیں؟ جب کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے تکفیری فتوی کے باوجود مولوی اشرف علی کا انھیں مسلمان تسلیم کرنا درحقیقت اپنے کفر کا اقرار ہے۔ کیوں کہ اگر مولانا اشرف علی کو اپنے مسلمان ہونے کا یقین ہوتا تو اسی بنیاد پر وہ اعلیٰ حضرت کی تکفیر کر دیتے۔ کیوں کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

مزید بتائیے کہ عاشق رسول کہنا عقائد ونظریات پر واقفیت کی دلیل ہے یا عدم واقفیت کی؟ پھر اگر مولوی اشرف علی کو ان کے عقائد ونظریات کا علم نہیں تھا؟ تو کیا اکابرین دیوبند میں سے کسی کو نہیں تھا؟ تمہارے سیکڑوں مدارس اور ہزاروں علماء کو آج

تک اعلیٰ حضرت کے عقائد ونظریات کا علم نہیں ہوسکا، نہ ان کے زمانے میں نہ ان کی وفات کے بعد؟ کس قدر مضحکہ خیز بات کرتے ہیں آپ۔ ذرا سوچئے اعلیٰ حضرت کے سامنے اکابر علمائے دیوبند کس قدر بے بس تھے کہ سارے اکابر نے مل کر المہند تو تیار کر لی مگر اعلیٰ حضرت کے عقائد ونظریات پر اس وقت سے آج تک کوئی کفر کا فتوی نہ دے سکا۔ آپ کی یہ بات دراصل خود آپ کے اکابرین کی توہین ہے۔ آپ دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں میں آپ سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ نہ اکابرین میں نہ اصاغرین میں۔ جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ دیوبندیوں میں آپ سے بڑا کوئی جاہل نہیں۔ بہرحال تمہارے اکابرین کچھ پڑھے لکھے تھے اس لئے انھوں نے اعلیٰ حضرت کی عبارات کو سمجھا اور کسی عبارت پر گستاخی کا الزام نہ لگا سکے۔ اب آج اگر تم گستاخی یا کفر کا الزام لگاتے ہو تو نہ تو اعلیٰ حضرت کی عبارت میں کوئی کمی ہے اور نہ ہی اس تعلق سے تمہارے اکابرین کا مطالعہ ناقص تھا۔ بلکہ یہ اعتراضات صرف اور صرف تمہاری جہالت کی پیداوار ہیں۔ اور جہاں تک تمہارے علم کی بات ہے تو اب تک کے حالات سے میں اس یقین پر پہونچ گیا ہوں کہ تم اعلیٰ حضرت کی عبارت پڑھ بھی نہیں سکتے، سمجھنا تو دور کی بات ہے۔ تم اعلیٰ حضرت پر گستاخی کا فتویٰ لگا کر دکھاؤ اسی ایک فتوی سے تمہارے خانہ زاد اصول کی روشنی میں تمہارے سارے اکابرین واصاغرین کو گستاخ نہ ثابت کر دیا تو مناظرہ کرنا بند کر دوں گا۔

تم نے ایک بات اور کہی کہ بریلی اسٹیشن پر اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر مولوی اشرف علی نے کہا یہ تو بھنڈ معلوم ہوتا ہے۔ اولاً تم سے مطالبہ ہے کہ یہ کب کا واقعہ ہے؟ کس سنہ میں یہ واقعہ پیش آیا اور کس کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے؟ باحوالہ ثابت کرو؟ ثانیاً اگر واقعی

تمہارے تھانوی جی نے یہ جملہ استعمال کیا ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا عاشق رسول کو بھنڈ کہنا جائز ہے؟ ثالثاً یہ بھی بتاؤ؟ کسی کا چہرہ دیکھ کر کچھ بھی کہہ دینا کیا یہ اس کے خلاف حجت بن سکتا ہے؟ اگر کوئی سنی یہ کہہ دے کہ ابوایوب قادری دیوبندی چہرے سے بندر لگتا ہے اور مولوی مجاہد چہرہ سے بھڑوا لگتا ہے۔ تو بتاؤ یہ تمہارے خلاف حجت ہو جائے گا؟

الزام واتّہام

مولوی ابو ایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا بائیسواں فراڈ۔ آپ نے بریلی سے مدینے تک کتاب کے حوالہ سے یہ اعتراض کیا کہ فاضل بریلوی احمد رضا خان کو حقیقت میں حضرت علی قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی آپ کا فراڈ اور دھوکہ ہے۔ کسی نے اعلیٰ حضرت کو حقیقت میں حضرت علی قرار نہیں دیا۔ یہ تمہارا جھوٹ اور بہتان ہے۔ اگر سچے ہو تو اس پوری کتاب میں کہیں بھی یہ بات دکھاؤ؟ یہ تو صرف ایک کرامت تھی جس کا ذکر اس کتاب میں ہے۔ ایک بوڑھی عورت جو دماغی مریضہ تھی اس نے اعلیٰ حضرت سے مولا علی کے زیارت کی درخواست کی اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے کرامتاً اسے حضرت علی کی زیارت کروائی۔

اگر اس کے باوجود تمہیں اس پر اعتراض ہے تو یہ لو یہ ہے تمہارے گھر کی کتاب ''قصص الاکابر'' اس کے صفحہ ۱۱۵/ پر لکھا ہے کہ جنھوں نے حضرت شیخ کو دیکھا گویا انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۷/ پر ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ میں برسوں رہے ہیں۔ تمہارے گھر کی کتاب اشرف السوانح جلد اول صفحہ ۱۸۵/ میں ہے کہ حضرت شاہ

غلام رسول صاحب کا لقب ہی رسول نما تھا کیوں کہ وہ اپنے تصرف سے حضرت رسول پاک کی بیداری میں بھی زیارت کرا دیا کرتے تھے۔ ایک اور کتاب ہے تمہارے گھر کی دینی دعوت اس کے صفحہ ۵۱/اور ۵۲/ پر بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس دیوبندی کی نانی کا قول لکھا ہوا ہے کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ اب اگر فتوی لگانا ہے تو پہلے اپنے گھر کے بزرگوں پر لگاؤ۔

ع نکتہ چینی کر رہے تھے جو میرے کردار پر
میں نے ان کے سامنے آئینہ لا کر رکھ دیا

مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی! یہ رہا آپ کا تیئیسواں فراڈ۔ آپ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے بچپن کے ایک واقعہ کے طرف اشارہ کر کے جس طرح کی بیہودہ گوئی اور طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دجل وفریب اور فراڈ بازی سے کام لیا ہے۔ بتایئے کیا آپ اپنی اس بیہودہ گوئی کو کسی کتاب میں دکھا سکتے ہیں؟ کیا پیدائش سے لے کر اب تک کبھی سچی بات بولنے کا اتفاق نہیں پڑا؟

پاکی کو ناپاک سمجھنا دیوبندیوں کا شیوہ ہے

سامعین کرام! دیکھئے یہ ہے کتاب سوانح اعلیٰ حضرت۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ چار یا چھ سال کی عمر شریف تھی کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ایک بڑا سا کرتا زیب تن کئے ہوئے مکان سے باہر تشریف لائے۔ کچھ طوائفیں گزر رہی تھیں جنھیں دیکھتے ہی آپ نے کرتے کے دامن سے اپنی آنکھیں چھپا لیں۔ یہ حالت دیکھ کر ایک عورت بولی، میاں صاحب زادے آنکھیں چھپا لیں اور ستر کھول لیا۔ آپ نے اسی عالم میں اس کی

طرف نگاہ کئے بغیر برجستہ یہ بصیرت افروز جواب ارشاد فرمایا کہ جب آنکھ بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔

سامعین کرام! یہ ہے پورا واقعہ۔ خود بتائیے کہ اس میں قابل اعتراض بات کیا ہے؟ چار سال کے بچے تو عام طور ننگے گھومتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود امام اہل سنت کی پرورش ایسے پاکیزہ ماحول میں ہوئی تھی کہ اس عمر میں بھی ایسا جواب دیا جو درحقیقت حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: ''آنکھوں کا زنا غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا ہے'' اور دوسری حدیث میں ہے: ''کہ زنا کی شروعات آنکھوں سے ہوتی ہے'' اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالو، کہ پہلی نظر تو معاف ہے اور دوسری قابل گرفت۔

اندازہ کیجئے! کہ چار سال کے بچے کا جواب کس قدر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کر رہا ہے۔ مگر برا ہو بدمذہبوں کا انھیں سوائے توہین اور گستاخی کے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ اس کے باوجود اگر تمہیں بات سمجھ میں نہیں آتی تو آؤ ہم تمہیں تمہارے حکیم الامت کا بچپن بھی دکھا دیں۔

تھانوی کا بھائی کے سر پر پیشاب

دیکھئے یہ ہے کتاب الافاضات الیومیہ۔ خود تھانوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے سر پر پیشاب کر دیتا تھا۔ اب یہ دیوبندی مولوی بتائے کہ جب وہ بھائی کے سر پر پیشاب کرتے تھے تو ان کی شرمگاہ ان کے گھر والے دیکھتے تھے یا نہیں؟

اشرف السوانح جلد اول صفحہ ۵۲/ میں ہے کہ حضرت والا یعنی تھانوی جی ہم عمر لڑکوں کے ساتھ نہ کھیلتے تھے کیوں کہ ان کے برے افعال کا حضرت والا کو علم تھا۔ اب دیوبندی مولوی بتائے کہ وہ کون سے برے افعال تھے؟ اور تھانوی جی کو کیسے اس کا علم تھا؟ خیر یہ تو تھانوی جی کا بچپن تھا۔

نانوتوی دوسرے کا ازار بند کھول دیتے

اب آئیے! ذرا دیوبندی اکابرین کے جوانی کا حال سنیئے! چنانچہ ارواح ثلاثہ صفحہ ۲۵۸/ اور اشرف التنبیہ تھانوی صفحہ ۲۰/ میں لکھا ہوا ہے کہ تم دیوبندیوں کے امام جنھیں تم قاسم العلوم والخیرات کہتے ہو، وہ بچوں کے ازار بند کھول دیا کرتے تھے۔

دیوبندی پیر کو اس کی مریدہ کا جواب

اب ذرا جگر تھام کر تذکرۃ الرشید جلد ثانی صفحہ ۲۴۲/ کا یہ واقعہ بھی سن لیجئے! یہ واقعہ دیوبندیوں کی دوسری کتب میں بھی موجود ہے۔ دیوبندی جماعت کے بڑے مشہور پیر حافظ ضامن صاحب ہیں۔ انھوں نے بہت ساری رنڈیوں کو مرید کر رکھا تھا۔ جب تشریف لاتے تو ساری رنڈیاں ملاقات کے لئے آتیں۔ ایک بار ایک رنڈی نہیں آئی پیر جی نے پوچھا وہ فلانی کیوں نہیں آئی؟ اسے بلواؤ۔ بہر حال جب اسے بلایا گیا تو پیر جی نے فرمایا کہ تو مجھ سے ملنے نہیں آئی۔ اس رنڈی نے جواب دیا کہ اپنے اعمال کی شرمندگی کی وجہ سے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پیر صاحب نے کہا تو کیوں پریشان ہوتی ہے؟ کون کرنے والا، کون کرانے والا؟ اتنا سننا تھا اس رنڈی نے کہا ایسے پیر کے منہ پر

پیشاب بھی نہ کروں۔

سنا مولوی صاحب! زیادہ کچھ تبصرہ نہ کر کے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا رنڈی کے گھر قیام وطعام جائز ہے؟ ہزاروں مریدوں کی بھیڑ میں ایک رنڈی کی غیر حاضری پیر صاحب کو کیسے معلوم ہوئی؟ مولوی صاحب! میں نے آپ کو وارننگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اپنی اوقات میں رہو ورنہ اگر تمہارے اکابر کے کالے کرتوت بیان کردوں تو پاکستان کی رنڈیاں بھی تمہارے چہرے پر تھوک دیں گی۔ لیکن آپ اپنی حرکت سے باز نہیں آئے۔ دیکھو ہم نے تو صرف تھوکنے کی بات کی تھی یہاں تو وہ پیشاب کر کے چلی گئی۔ میں پھر تمہیں وارننگ دیتا ہوں کہ آئندہ اگر تم نے جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگانے کی کوشش کی تو ابھی جو کچھ بچا ہوا ہے وہ سب سامنے آجائے گا۔

ع یہ قصۂ لطیف ابھی نا تمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا وہ آغاز باب تھا

جس نے چیلنج کیا اسے ہی مخاطب بنایا

مولوی صاحب! آپ نے اپنے تیسرے ویڈیو کلپ میں یہ کہا کہ میں نے آپ کی آڈیو کا جواب دیا ہے۔ اس لئے ہمیں مخاطب بنایئے۔ مولوی صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم کسی مولوی مجاہد کو نہیں جانتے۔ جس نے ہم اہل سنت والجماعت کو چیلنج کیا تھا اس کا نام ابوایوب قادری دیوبندی ہے۔ اس سے کہو کہ جب چیلنج تم نے کیا ہے تو جواب بھی تم ہی دو۔ رہ گئی بات تم سے بات کرنے کی تو تم تو بلاوجہ بیچ میں کود گئے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تمہارا شیخ چیلنج کرنے کے بعد گوشہ نشین ہو جائے گا اور تم جیسے جاہل

خردماغ مفتری کذاب اور چیٹنگ باز کو میرے سامنے پیش کرے گا تو واللہ العظیم میں کبھی اپنا قیمتی وقت تمہارے ساتھ برباد نہ کرتا۔ تم نے اپنے آپ کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ اگر تمہیں اپنی اوقات کا صحیح اندازہ لگانا ہے تو اپنی قوم کو جذباتی باتوں سے بے وقوف بنانے کے بجائے غیر جانب دار افراد کے سامنے تم اب تک کی اپنے تینوں ویڈیو کلپ اور اس کے جواب میں ہمارے تینوں آڈیو کلپ پیش کر کے دیکھو۔ تمہاری حقیقت سامنے آجائے گی۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

اب ایک بات میری بھی سن لو۔ اگر تم لوگ ہمارے اس تیسرے آڈیو کلپ کا جواب دینے کی جرأت و ہمت کرنا تو یاد رکھنا جس طرح میں نے چن چن کر تمہاری سار ی بکواسوں کا مدلل اور مکمل جواب دیا ہے اسی طرح میری تمام باتوں کا تحقیقی جواب دینا ہوگا۔ جس طرح میں نے تمہارے علماء اور اکابرین کی مستند کتابوں کے حوالے صاف ستھرے اسکیننگ کے ساتھ پیش کیا ہے اسی طرح تمہیں بھی ہمارے مستند علماء اور اکابرین کی اصل عبارتیں صاف ستھری اسکیننگ کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ نیز خود ساختہ مطلب بتانے کے بجائے اصل عبارت پڑھ کر کے سنانا ہوگا۔ تبھی تمہارا جواب، جواب سمجھا جائے گا۔ ورنہ ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ تمہارے پاس جھوٹ، فریب، مکاری اور خیانت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اور تم نے راہ فرار اختیار کر لیا ہے۔

آخر کس حکمت کی وجہ سے نہ ہی تم واضح اسکیننگ کے ساتھ عبارتیں پیش کرتے ہو، نہ اصل عبارتیں پڑھتے ہو اور نہ عبارت کے مطابق اس کا مفہوم بتاتے ہو؟ یہ فراڈ بازی اور جعلسازی نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک بات اور یاد رکھنا! اب تک تم نے اعتراضات کئے تھے اور ہم نے اس کے جوابات دیئے ہیں۔مگر اب ہماری باری ہے۔اعتراضات ہمارے ہوں گے اور جواب تمہیں دینا ہوگا۔

مولوی صاحب! آپ نے ہم پر بدزبانی کا الزام لگایا ہے اور ہمیں بدزبانی بند کرنے کی نصیحت کی ہے۔مولوی صاحب! اولاً تو آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں نے کوئی بدزبانی نہیں کی بلکہ صرف آپ لوگوں کی بدزبانی کا جواب دیا ہے۔قرآن حکیم میں ہے: ''جَـزَاءُ سَيِّـئَةٍ سَيِّئَةٌ بِمِثْلِهَا'' آپ کو چاہئے تھا کہ ہم کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے شیخ ابوایوب قادری کو نصیحت کرتے ۔ اس لئے کہ بدزبانی اور بدتمیزی کی شروعات انھیں کی طرف سے ہوئی ہے۔اگر یقین نہ آئے تو چیلینج مناظرہ کا سب سے پہلا ویڈیو کلپ سن لیجئے۔اور جب شروعات تمہاری طرف سے ہے تو تمہارے ہی گھر کی کتاب ’کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ‘ کے صفحہ ۱۲۱/ پر صاف صاف لکھا ہے: ''ابتدا کرنے والا زیادہ ظالم ہوتا ہے'' تو دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے صرف تمہاری باتوں کا جواب دیا ہے اور بالکل برحق جواب دیا ہے۔خود ہی بتاؤ! جھوٹے ،مکار، دھوکہ باز اور عبارتوں میں خیانت کرنے والے کو اگر جھوٹا ،مکار دھوکہ باز، خائن، گستاخ نہ کہا جائے تو کیا اسے زاہد، متقی ، پرہیزگار، عابد شب زندہ دار کہا جائے؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دیوبندی کی راہِ فرار کی ناکام کوشش

مولوی صاحب! آپ نے اپنے تیسرے ویڈیو کلپ میں یہ بات بھی کہی کہ اگر آپ نے میرے اس کلپ کا جواب دینے کی کوشش کی تو میں سمجھوں گا کہ آپ مناظرہ نہیں کرنا چاہتے۔واہ بھئی واہ! کیا خوب بات کہی آپ نے!

سامعین کرام سنا آپ نے! کہ آنجناب کچھ بھی بکے جائیں، میں خاموشی سے سنتا رہوں تب تو ٹھیک ہے اور اگر جواب دے دیا تو حضرت جی مناظرہ سے راہِ فرار سمجھیں گے۔اب رہ گئی بات مناظرہ سے فرار کی تو آیئے اب ساری دنیا پر واضح کئے دیتا ہوں کہ مناظرہ سے فرار کون اختیار کر رہا ہے؟

سامعین محترم! یہ ہے مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کا سب سے پہلا ویڈیو کلپ ،جس میں انھوں نے ان لفظوں میں چیلینج کیا ہے۔صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے ساری دنیا کے اہل سنت والجماعت کو چیلینج کیا ہے۔ان کا یہ چیلینج بالکل مطلق ہے جس میں نہ تو پیسے کی بات ہے نہ ویزے کی اور نہ ہی حفاظت کی۔ میں نے تمہارے اسی چیلینج کو قبول کرتے ہوئے اپنے پہلے آڈیو کلپ میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔اگر تم انڈیا آتے ہو تو تمہارے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی۔ جب کہ تم نے اپنے چیلینج میں اخراجات کا قطعاً مطالبہ نہیں کیا تھا۔اب جب انھوں نے دیکھا کہ معاملہ بگڑ گیا ہے۔ ہم نے تو صرف سستی شہرت بٹورنے کے لئے یہ ڈراما کیا تھا پر یہاں تو یہ ہمارے گلے کا پھندہ ثابت ہو گیا۔ تب انھوں نے پھر پینترا بدلا اور دوسرے کلپ میں یہ کہا۔

دیکھئے صاف ظاہر ہے کہ پہلے آپ پیسہ بھیجو تب ہم آئیں گے۔ جب کہ پہلے کلپ میں ان کی طرف سے پیسہ کا کوئی مطالبہ نہیں تھا تو دوسرے کلپ میں مطالبہ کیوں کر؟ وہ بھی اس طرح سے کہ پہلے آپ پیسہ بھیجو تب ہم مناظرے کے لئے آئیں گے۔ یہ بات تو ہم نے اپنی طرف سے کہی تھی۔ پہلے آپ انڈیا آتے، ہم سے مناظرہ کرتے، پھر ہم وعدے کے مطابق آپ کو اخراجات دیتے۔ پھر جب ہم نے ان کے دوسرے کلپ کا منہ توڑ جواب دیا اور انھیں پھر اپنی غلطی کا احساس ہوا تو تیسری کلپ میں پھر پینترے بازی کی اور یہ کہا کہ ویزا بھیجو اور حفاظت کا انتظام کرو، تب آئیں گے۔

سامعین محترم! اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ اگر یہ واقعی مناظرہ کرنے میں مخلص تھے تو آخر انھوں نے اپنے تینوں کلپ میں بار بار مناظرہ کرنے کی شرطوں کو کیوں بدلا؟ حد تو یہ ہے کہ میرے شدید مطالبے کے باوجود اب تک اپنے لیٹر پیڈ پر چیلنج مناظرہ کا تصدیق نامہ تک نہیں دیا۔ جب کہ میں نے پہلے کلپ میں جو وعدہ کیا تھا آج بھی اس پر قائم ہوں۔ اگر یہ ہم سے مناظرہ کرنے کے لئے انڈیا آتا ہے تو رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم اس کے سفر کے جملہ اخراجات ہماری مناظرہ کمیٹی برداشت کرے گی۔

مولوی صاحب! جذباتی باتوں اور گیدڑ بھپتیوں سے اپنی قوم کو بے وقوف بنانا بند کرو۔ دنیا سمجھ گئی ہے کہ راہ فرار کون اختیار کر رہا ہے۔ انصاف سے بتاؤ! کہ آخر کس بنیاد پر آپ ہم سے ویزے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے ویزا دینے کا عہد کیا تھا تو ثبوت پیش کرو۔ اور نہیں کیا تھا تو آپ کو ویزا مانگنے کا حق کس نے دیا؟ سیدھی بات یہ ہے یہ معاملہ آپ کے گلے کی ہڈی بن چکا ہے۔ نہ تو آپ اگل پا رہے ہیں اور نہ نگل

پا رہے ہیں۔ اگر یہی سب کرنا تھا تو مناظرے کا چیلنج کیوں کیا تھا؟ غلطی آپ نے کی ہے اور سجدہ سہو مجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔

سامعین محترم! ذرا غور تو کریں کہ یہ لوگ سولی پر چڑھنے تک کو تیار ہیں۔ تو جب سولی پر چڑھ سکتے ہیں تو ویزا حاصل کرنا تو اس سے بہت آسان کام ہے۔ سنیئے! ہندوستان کا ویزا نکالنا آپ کے لئے آسان ہے، ہمارے لئے مشکل۔ کیوں کہ آپ کل بھی انگریزوں کے وفادار تھے اور آج بھی آپ ہی لوگ ہندوستان کی موجودہ حکومت کی ناک کے بال ہیں۔ اس لئے اگر مناظرہ کرنے میں مخلص ہیں تو انڈیا آ کر ہم سے مناظرہ کیجئے۔ ہم آپ کے جملہ اخراجات برداشت کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے آپ سے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ اب اگر آپ انڈیا نہیں آتے ہیں اور ہم سے مناظرہ نہیں کرتے ہیں تو اصولاً مناظرہ سے آپ کا فرار ہے، میرا نہیں۔ اور اگر آپ نے ہم سے مناظرہ کر لیا تو اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، ہم تمہارا وہ حال کریں گے کہ زندگی بھر کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔ آئندہ کبھی اہل سنت کو چیلنج کرنے سے پہلے شیخ سعدی کا یہ شعر یاد کر لینا:

ع ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید پلنگے خفتہ باشد